UNIVERSAL LIBRARY

OU_232801

UNIVERSAL LIBRARY

هذا بیان للناس وهدی وموعظة للمتقین

هرکه بیند نامه ام از ابتدا تا انتها ۞ من بدل اوراغلامم او بود خواجه مرا

لله الحمد

کتاب بشارت ۞ رسالهٔ خلعت ۞ خزینهٔ بدرت ۞ وصایا خوبتر ۞ خوبتر بعزیز

۱۳۲۶ھ ۱۳۲۶ھ ۱۳۲۶ھ ۱۳۲۶ھ ۱۳۲۶ھ

باسم تاریخ

عزیز الآخرة

۱۳۲۶ھ

مصنفهٔ عزیز جهان و بیدار کن قلب غافلان حسب فرمان فرزندان حضرت

مؤلف ذیشان محمد عبدالرحمن برادر ایشان

در قاسم پریس واقع حیدرآباد دکن بعجلت تمام مطبوع و آراسته شد

جمله حقوق سرکار عالی دائنگر بذریعهٔ رجسٹری محفوظ ہیں

فہرستِ کتاب لاجواب موسوم باسم تاریخی عزیز الآخرۃ ۱۳۲۶ھ

صفحہ	خلاصۂ مضمون
۱	تاریخ تحقیق کتاب مذکور الصدر و نامِ مصنف
۲	حمد و نعت
"	حالِ والدِ مصنف
۳	آپ سخی و ملک التجار تھے
۴	جدِ بزرگوارِ مصنف امیر البحر تھے
۵	آپکو ایکہزار روپیہ پنشن دیکر دربارِ انگریزی مین شریک ہونیکے لئے کہا گیا لیکن آپنے بسبب تقوی انکار کیا
"	اشعارِ نصیحت آمیز
"	حالِ مصنف بعد انتقالِ والدِ ماجد
۶	مصنف کا حیدرآباد مین آکر ملازمت اختیار کرنا اور دستکاری قطعہ لندن کی نمائش گاہ مین بھجوانے سے میڈل و سرٹیفکٹ کا ملنا
۷	مصنف کا مہتممی ٹیپیرا و رکنیت مجلس و مددگاری معتمدی حجاز ریلوے پر مقرر ہونا
۸	سلطانِ روم کے پاس سے تمغہ و سپاسنامہ ملنا
"	مصنف کا سفرِ عراق مین جانا اور والی بصرہ کا تعظیم و تکریم سے ملنا یہان تک کہ سعید افندی کوتوال

صفحہ	خلاصۂ مضمون
	کو سربراہی کے لئے متعین کر دینا
۹	مصنف کا بغدادِ شریف حاضر ہوکر حضرت پیر سید عبد الرحمن صاحب افندی جیلانی مدظلہ سجادہ نشین سلطان الاولیا کی قدمبوسی حاصل کرنا
"	حضرت سجادہ صاحب موصوف کے احسانات و کمالات کا ذکر
۱۰	حضرت سجادہ صاحب ممدوح کا وعظ مین تشریف فرما ہوکر پیر و مرشد کو عزت بخشنا
"	حضرت سجادہ صاحب کے صرف دو صاحبزادگان کا ذکر
"	حضرت پیر سید ابراہیم صاحب افندی جیلانی مدظلہ فرزند حضرت پیر سید مصطفی صاحب قدس سرہ کے احسانات و کمالات کا ذکر
۱۱	حضرت موصوف کا مصنف کی دعوت خاص کرنا اور ایک جوڑی گھوڑون کی نایاب عطا فرمانا
۱۲	مصنف کا سفر کربلا وغیرہ مین آرام سے گذرنا
"	ذکر ملاقات مدار المہام بطور خاص

۱۳ وہی ملاقات باعث رنج افسر بالادست ہوئی
بالادست نے مصنف کو بورڈ مین جانیکے لئے
مجبور کیا اور وہان سے بعد امتحان طبی جواب ملا
کہ اُن کے قوی صحیح و صحت درست ہے
اور ملازمت سرکاری کی قابلیت موجود ہے
۱۴ مصنف کی صداقت مدخلۂ محکمۂ سرکار مین باوجود
منظور ہونیکے پھر بھی بالادست کا وہی بیرحمی و
سختی کرنا آخر نصف ماہوار کا وظیفہ مجبوراً
لیکر آرام سے گذارنا
۱۵ دعاے مصنف رئیس و ریاست کیلئے
〃 فرزندون کو نصیحت
۱۶ خیریت دنیا و آخرت ہر شخص چاہتا ہے
لیکن عمل ضرور ہے
۱۷ جیسی کرنی ویسی بھرنی
〃 ایمان و طاعت خدا یتعالی
۱۸ نعمتون کا شکر ادا کرنا
۱۹ شکر باعث مزید نعمت ہے
۲۰ سب سے زیادہ رسول خدا سے محبت کرنا
۲۱ خدا سے جو ڈرے اُس سے سب خوف کرتے ہین
〃 چار امور کی تاکید
۲۲ ہر دم کو آخری دم سمجھکر خلوص سے یاد الٰہی کرنا

۲۲ حق کی تعظیم خلق پر شفقت کرنا
〃 حاکم مجازی کے موافق ہی اگر حاکم حقیقی کو
سمجھا جاے تو بہت سے کام درست ہو جائین
۲۳ حاکم حقیقی کی مہربانی اور ہماری نافرمانی
۲۴ کیسا ہی گنہگار ہو خدا سے ناامید نہووے
خدا سے مایوسی ہی سب مین بڑا گناہ ہے
۲۵ خدا یتعالی کے صفات کاملہ کا بیان
۲۶ اگر خدا کے صفات سے متصف ہونا منظور ہے
تو صوفیہ کے اشغال کے پابند رہنا
〃 ہوش در دم
〃 نظر بر قدم
〃 سفر در وطن
〃 خلوت در انجمن
〃 یاد کرد
〃 نگاہداشت
〃 جنگل کا خشک ہوکر پھر سبز ہو جانا قیامت مین
مُردون کے اُٹھ کھڑے ہونیکے لئے عمدہ دلیل ہے
۲۷ حضرت علی مرتضی کا منکر قیامت سے مناظرہ
۲۸ اگر قیامت نہوئی تو عاصی و غیر عاصی برابر ہونگے
ورنہ عاصی و منکر کا جو حال ہوگا ظاہر ہے
۲۹ معراج جسمی کو اپنی نگاہ سے تمثیل

٢٩	ع تقدیر سے تدبیر کی کچھ بھی نہین چلتی
٣٢	سلف صالحین کے اعتقاد پر رہنا مذہب مین تعصب و جھگڑا نکرنا
٣٣	حضرت شبلی کی ایک عمدہ نصیحت
٣٤	فضول گو نہ بننا دو سننا ایک کہنا
٣٥	تکلیفات مین مستقل رہکر صبر و شکر بجا لانا
٣٦	حق العباد سے بچنا اور عزت سے چار پیسے پیدا کرنا موافق شرع حاکم کی اطاعت کرنا
٣٧	فصل خصومات و پیشہ وکالت سے بچنا
٣٨	دین کو دنیا کیلئے فروخت نکرنا
"	عدالت مین نہ جانا مگر سچی گواہی کیلئے
٣٩	جھوٹ نہ بولنا مردم آزاری نکرنا
"	فرائض کو وقت پر ادا کرنا
٤٠	اسراف و بخل سے بچنا سخاوت کرنا
٤١	مصنف کی وصیت اپنے لڑکون کو کہ اپنی مان کی تعظیم اور بھنون پر شفقت کرین سب ملکر اتفاق سے رہین مکان مسکونہ برباد نکرین
٤٢	تجہیز و تکفین کا موافق شرع شریف کرنا
"	میرے دوستون کی تعظیم کرنا اپنے دوستون کی حقارت نکرنا
٤٣	بقدر امکان کسی سے التجا نکرنا
٤٣	استخارہ کرنا سائل کو رد نکرنا
٤٤	عفو و حلم و مدارا و عاجزی اختیار کرنا
٤٥	قرض نہ لینا آج تک مصنف کو قرض لینے کا اتفاق نہین ہوا
"	موازنہ تیار کرکے اسمین ایک مد پس انداز کا رکھنے سے قرض کی ضرورت نہین ہوتی
٤٦	کلام مین اپنے خطاب و موقع کا خیال رکھنا
"	مہمان سے خوش ہونا۔ اور مصنف کا دسترخوان سے اُٹھکر مہمان سے ملاقات کرنا
٤٧	عمدہ اشعار
"	انگریزی یا قانونی تعلیم دنیوی ہے
٤٨	عربی علم دینی ہے دنیوی علم تھوڑا جو مخالف شرع نہو سیکھو اور جتنی کوشش ہوسکے دینی علم مین کرو کیونکہ دنیا ناپائیدار۔ آخرت ابدی ہے
٤٩	اشعار آبدار
"	عارضی سکونت کے لئے پختہ و بلند مکان کی ضرورت نہین
٥٠	ایک اسرائیلی کی حکایت
٥١	وقت کی قدر کرنا ہر کام مین مشورہ لینا راز کو ظاہر نکرنا
٥٢	اچھے کام خدا کیلئے کرنا ورنہ آدمیون کے

	خیال سے ہی سہی آخر مین یہہ ریاکاری خلوص سے بدل جائیگی
۵۲	شرمناک رسومات جلسے وغیرہ سے احتراز کرنا
۵۳	فاسق کی نہ تعریف کرنا نہ اسکا ہدیہ لینا
۵۴	کسی کام کے پورا ہونے پر دو رکعت شکریہ ادا کرنا
؍؍	اپنے کام خود ہی انجام دینا
۵۵	فقیرانہ زندگی کرنا آبرو پر سے مال کو قربان کرنا
	استغفار توبہ ہر وقت کرنا خصوص دربار و آفت کے وقت
۵۶	اہل بلد ناموافق ہون تو سفر کرنا
؍؍	بعض کبیرہ گناہون کا ذکر
؍؍	پانچ حواس مین سے لامسہ ہی ایک قوی ہے کہ اپنے ساتھ دوسرے شخص کو بھی گرفتار گناہ کرتی ہے
۵۷	اصرار صغیرہ کبیرہ گناہ ہے
؍؍	مصنف نے مفاتیح الاعجاز شرح گلشن راز کا ترجمہ شروع کیا ہے
۵۸	نصیحت کرنا سہل ہے اسپر عمل مشکل ہے
؍؍	علم سے عمل مقصود ہے ورنہ عالم بےعمل کو سخت عذاب ہوگا
۵۹	احادیث نبوی مین ہر طرح کے نصائح موجود
؍؍	احادیث سے بعض نصیحتین
۶۰	نماز تہجد کے فضائل
؍؍	حضرت جنید بغدادی کی حکایت
۶۱	حضرت لقمان کی نصیحت کہ مرغ کے ہوشیار ہونے سے پہلے آدمی کو بیدار ہونا چاہئے
۶۲	ہر شب مین بعد نصف شب تا طلوع آفتاب تجلی الٰہی ہوتی ہے
۶۳	نداء منادی اول رات اور آدھی رات مین
؍؍	رباعی فضیلت شب بیداری
۶۴	عالم بےعمل مثل سپاہی مسلح ہے جو وقت پر ہتیار سے کام نہین لیتا یا مثل طبیب جو بوقت مرض دوا نہین پیتا
۶۵	بنا و اسلام پانچ شئے پر ہے
۶۶	بندے کو بندگی کرنی چاہئے کو بے رحمت حق کوئی بہشت مین نہ جائیگا
۶۷	حکایت اسرائیلی کہ جو خود کو دوزخ کا مستحق جاننے کے بعد بھی عبادت کرتا رہا
۶۸	رباعیات لاجواب
۶۹	کارآمد نصیحتین و رباعیات
۷۰	نافع نصائح نثر و نظم مین
۷۱	رباعی قدر عمر مین اور معنی طاعت کا بیان
۷۲	بی بی سے مقاربت و مزاح باعث ثواب ہے

۷۳	سلوک بغیر مجاہدہ کے پورا نہین ہوتا	۸۴	بندگی تین چیزون کا نام ہے
"	رباعیات پُر اثر	۸۵	حقیقت توکل و حقیقت اخلاق
۷۴	ترغیب اعتقاد صحیح واجتناب از قبائح وادائے حقوق وتعلیم علم شریعت	۸۶	حکایت شیر خدا کہ جب کافر نے آپکے منھہ پر تھوک دیا تو آپ قتل سے باز آگئے
"	رباعیات سراپا ہدایات		مولانا روم فرماتے ہین ؎
۷۵	خالق سے دوستی کرنی چاہیئے مخلوق کی دوستی نافع نہین		گفت من تیغ از پئے حق میزنم بندۂ حقم نہ مامور تنم
"	رباعیات نصیحت آمیز		چون تو خیو انداختی بر روئے من نفس جنبید و تبہ شد خوئے من
۷۶	علم مال و جاہ کیلئے نہ سیکھنا بلکہ خدا کے واسطے سیکھنا		نیم بہر حق شد و نیمے ہوا شرکت اندر کار حق نبود روا
"	حکایت حسن بصری کہ پانی پیتے وقت دوزخیون کا پانی طلب کرنا یاد آنا	۸۷	کسی سے مجادلہ و بحث نکرنا
"	رباعیات نایاب و پُر درد	۸۹	مذمت حسد و حاسد
۷۷	مُردہ سے سوالات	۹۰	حماقت علاج پذیر نہین
۷۸	جو حظوظ نفسانی سے بے تعلق رہا بعد موت آرام مین رہا اور با تعلق تکلیف مین	۹۱	جو جہل مرکب مین گرفتار ہے اسکا جواب ندو اور فہیم غیر حاسد کا جواب دو
۷۹	حکایت حاتم اصم کہ تینتیس ۳۳ سال مین آٹھہ فایدے حاصل کیئے	۹۲	قبل عمل وعظ و نصیحت نکرنی چاہیئے
		"	حکایت ایک جوان ہنسا بعد نصیحت پھر نہ خندان ہوا
۸۰	فرائض پیر		
۸۳	حال مدعیان تصوف وشیخی	۹۴	اشعار گہر بار
"	تصوف ۲ دو چیزون کا نام ہے	"	سب علوم سے پہلے دل کی صفائی چاہیئے

۹۵	شغل پاس انفاس کی تاکید
۹۶	رباعیات عمدہ و نفیس
۹۷	تربیت مرشد اُس ڈکوری کے مثل ہے جو کیڑے کو اپنا ہمرنگ بناتی ہے
؍؍	رباعیات پُر درد و با اثر
۹۸	معیت الٰہی کی مثال بلا تشبیہ جیسے لکڑی اور شعلہ یا دایرہ اور شعلہ
؍؍	اشعار برجستہ
۹۹	عالم اعراض ایک ذات سے قائم ہے
۱۰۰	غزل صوفیانہ
۱۰۱	غزل شمس تبریز و امیر خسرو رحمہم اللہ
؍؍	حج کرنا اور زیارت مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ضرور جانا ع کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو
۱۰۲	معنی لولاک لما حدیث صحیح مین آئے ہین
؍؍	احادیث زیارت مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم
۱۰۳	مکہ معظمہ مین اجابت دعا کے مقامات
؍؍	ایک رباعی جسکا ترجمہ یہہ ہے کہ جب مین مکہ سے مدینہ کو چلا اور کعبہ سے وداع و رخصت ہونے کو آیا تو رکن و مقام ابراہیم علیہ السلام و حطیم و زمزم ہر ایک جوش محبت سے پکارا اوٹھا کہ کاش ہم بھی تمہارے ساتھ ہوتے اور مدینہ کو چلتے
؍؍	راہ مدینہ کی تکلیف کو عین راحت سمجھنا
۱۰۴	آداب دخول مدینہ منورہ
؍؍	سلام منظوم بحضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جو اپنے قبر مبارک مین زندہ ہین ہر ایک کے سلام کا جواب عنایت فرماتے ہین
۱۰۵	قصیدہ مولانا جامی
۱۰۶	آداب زیارت صحابہ و اہل بیت رضی اللہ عنہم

١٠٦	ترغیب بزیارت بیت المقدس و اقامت	١٣٥	نصائح ثمانی
	مدینۂ طیبہ زادہم اللہ شرفاً و تعظیماً	١٣٧	نصائح تساعی
١٠٧	ایک عزیز درود شریف میں ایک نکتہ جو	١٣٨	نصائح عشاری
	مصنف کے خیال میں آیا	١٤١	اے نور العینین ہماری روح کو
١٠٨	فضائل درود شریف	"	فقیر کو اپنی عمر کے لحاظ سے
١٠٩	بغیر درود دعا قبول نہیں	١٤٢	جناب امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ
"	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	١٤٣	نقل بہلول دانا
	ابو الارواح ہیں	"	ہائے ری دنیا سچ ہے کہ
١١٠	مسجد نبوی میں ایک نماز کا ثواب ہزار ہے	١٤٥	محمد بن محمد غزالی فرماتے ہیں کہ
١١١	صلعم یا ؐ بجائے صلی اللہ علیہ وسلم	١٤٧	دعا بر ختم نامہ
	لکھنا نازیبا ہے	١٤٩	خاتمۂ نسخہ
"	نصائح ثنائی	١٥١	نامۂ محب صادق
١١٤	نصائح ثلاثی	١٥٣	تاکید طبع و تشہیر باجازت پیر و مرشد
١١٩	نصائح رباعی	١٥٤	تقریظ سراپا تنویر مرشد کامل
١٢٤	نصائح خماسی	١٥٦	تقریظ عالم باعمل
١٢٩	نصائح سداسی	"	قطعۂ تاریخ
١٣٣	نصائح سباعی	١٥٧	تقریظ منظوم دوست صمیم

ـــه

اے مرشدِ طریقت خوش رنگ رنگ رنگ دے ‎ ‎ دُہل جائیں نقشِ کثرت وہ رنگ رنگ رنگ دے
واعظ کو ہی بہانہ حورون سے دل لگانا ‎ ‎ مانگی ہی کون جنت خوش رنگ رنگ رنگ دے
دل مین سُرور آئے آنکھون مین نور آئے ‎ ‎ آیا ہون در پہ تیرے کچھہ رنگ رنگ رنگ دے
یا تو شراب دیدے ورنہ جواب دیدے ‎ ‎ مرشد مین صدقہ جاؤن کچھہ پہ رنگ رنگ رنگ دے

رباعی نعتیہ

اے مظہرِ حق آیۂ نوری بخدا ‎ ‎ در مظہرِ خویش بے قصوری بخدا
این جملہ مظاہر از تو بگرفتہ ظہور ‎ ‎ تو غنچۂ انشائے ظہوری بخدا

ـــه

بیکارم و با کارم چون مد بحساب اندر ‎ ‎ خاموشم و گویانم چون خط بکتاب اندر
اے زاہد ظاہر بین از قرب چہ می پرسی ‎ ‎ او در من و من در وے چون بو بگلاب اندر
من صورتِ مجنونم واللہ درین منزل ‎ ‎ گہ خندم و گہ گریان چون طفل بخواب اندر
دریا رود از چشمم لب تر نشود ہرگز ‎ ‎ این شعبدہ حیرانم تشنہ است باب اندر
در سینہ نصیرالدین جز عشق نمی گنجد ‎ ‎ این طرفہ تماشا بین دریا بحباب اندر

تمت تمام شد کار من نظام شد

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ

ہر کہ بیند نامہ ام از ابتدا تا انتہا ۞ من بدل اورا غلامم او بود خواجہ مرا

الحمد للہ و المنتہ کہ نسخہ +

موسوم بہ اسم تاریخی

عزیز الآخرۃ

۱۳۰۰

عزیز نگار گیہان ۔ کتاب بشارت

از تصنیف شریف و تالیف لطیف جناب حقائق آگاہ معارف دستگاہ عارف باخبر و باتمیز حضرت مولوی محمد عبد العزیز صاحب القادری ذیعت العزیز

خلیفہ یا منیجر دار الطبع سرکار عالی سابق مددگار معتمد کونسل حجاز ریلوے سلطانی بہ حسن سعی فراوان و تصحیح بیکران فرزندان حضرت مصنف ذی شان

محمد عبد الرحمن منشی دار الانشاء دفتر پیشی گرد و رکیسری سرکار عالی و احمد عبد اللہ کار آموز محکمہ معتمدی سرکار عالی صیغہ عدالت کوتوالی و امور عامہ

قاسم پریس حیدرآباد دکن میں طبع ہوئی

قیمت فی جلد (عمر)

(جملہ حقوق محفوظ ہیں)

طبع اول ۱۰۰۰ جلد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زلالِ حمد و نعت اولیٰ ہست بر خاکِ ادب خفتن
سجودے می توان کردن درودے می توان گفتن

اسعدکما اللہ تعالیٰ فی الدارین ایہا الولدان

محمد عبد الرحمن سلمہ المنان۔ و احمد عبد اللہ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

بعد سلام و دعا کہ بہترین تحفہ ہے معلوم کریں کہ تمھارے
دادا حضرت غلام محمد صاحب مرحوم شافعی المذہب مشاہیر قوم۔
خوش حال۔ فارغ البال نہایت سر برآوردہ قبیلہ پرور۔ مرفہ الحال تھے

نہایت سیر چشمی سے امیرانہ عمر گذارنی - اور ہر طرح کے عمدہ انتظام سے
مُدبرانہ زندگی بسر کی - باوصف کثرتِ تعلقات دنیا کے للّٰہی اور خیراتی
کاموں مین بیدریغ روپیہ خرچ کیا - جو مثل روز روشن نمایان و آشکار ہے
چنانچہ گلشن آباد مضافِ میسور مین آپکی بنائی ہوئی مسجد دینداری کا مشہور
ومعروف نمونہ ابتک آپکا موجود ہے - دنیا مین ہزارہا روپیہ خیرات مبرات
مین صرف کرکے زادِ آخرت اپنے ہمراہ لیگئے - ملک التجار تھے - آپکی
تجارت مین بڑا فروغ رہا - سیلم - کوئمبتور - ارکاٹ - ترچناپلی - کڑپا -
کرنول وغیرہ مین جابجا آپکی کوٹھیان تھین - صدہا نوکر چھوٹنگر - علی آباد -
پی پی نگر - کیمپ وغیرہ متعدد منقطعہ جات - و باغات - و مکانِ عالیشان
گھر مین گھوڑے - باقی سب کچھ قادر قدیر نے دیا تھا - کمتر مقدمات
عدالت سرکاری مین جاتے ہونگے - اکثر نزاعاتِ باہمی کو آپسمین تصفیہ

فرما دیا کرتے - آپ مصلح - و ہمدرد قوم تھے - راجہ میسور نے ہر چند
آپکو قبولِ ملازمت پنجصدی پر اصرار بیشمار کیا لیکن آپنے اوسکو اپنی
کسرِ شان خیال فرمایا - اور ہرگز قبول نکیا - راجہ صاحب نے باستماعِ
خوش حالی باظہارِ مسرت خلعت و دوشالہ عنایت ورخصت کیا - جو
کلان تر عہدہ دار مقرر پاتا - اولاً آپسے ملتا بعدہٗ جائزہ خدمت لیتا -
مثلِ پیر عبدالرحمن صاحب نقیب الاشراف بغداد کے آپکی بھی سرکار
دربار مین کافی قدر و منزلت تھی - اِسلئے کہ راجہ والی ریاست کو اُسکے
باپ نے تمھارے پردادا محمد علی صاحب مغفور نایطی سے ارادۃً
متبنٰی کردیا تھا تمھارے جدِ اعلیٰ محمد علی صاحب کو ٹیپو سلطانی حکومت
مین امیر البحر کوڑیال مُلکِ ملیبار کی حکومت تفویض تھی آپکو سلطان شہید سے
مخصوص تعلقات تھے چنانچہ حضرت ممدوح نے بعد شہادتِ سلطان

وتاراجی قلعہ سریرنگ پٹن - بہ تبدیلِ لباس فقیرانہ گذران اختیار لیا۔ اور بعد تسلط کے ہرچند انگریزون نے چاہا کہ مثل اعزا سلطانی ایک ہزار روپیہ پنشن نسلاً بعد نسل آپکے نام جاری کرکے شریک دربارِ انگریزی کرین۔ مگر آپنے قطعی انکار کیا۔ آپ نہایت متقی تھے۔ اسکی تفصیل بسط و تطویل چاہتی ہے اِس مختصر مین گنجایش نہین۔ اسکا داخلہ تواریخ مین موجود ہے۔ ع

درگدائی ذکر شاہی خوب نیست ◆ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ ہ

ہمنے یہہ مانا کہ جب گلشن مین ہو فصلِ خزان ◆ بے محل ہی چھیڑنا دانِ عہدِ گل کی داستان

گو یقین ہے رفتہ رفتہ یادِ ایامِ سلف ◆ دل سے چھوڑیگی مٹا گر گردشِ دورِ زمان

ہین یہہ باتین بھول جانے کی مگر کیونکر کوئی ◆ بھول جا رات کا سب صبح ہوتے ہی سمان

بزم کو برہم ہوے مدت نہین گذری بہت ◆ اُٹھہ رہا ہی گُل سے شمعِ بزم کے اب تک دھوان

بعدِ انتقال حضرتِ والدِ مرحوم و مغفور صغر سنی مین گردشِ زمانہ نے کشان کشان

راقم آثم کو بلدۂ حیدرآباد دکن تک پھونچایا۔

دو چیز آدمی را کشد زور زور ؛ یکی آب و دانہ دیگر خاکِ گور

اور سرکار عالی کی ملازمت کا طوق اوائل عمر گردن مین ڈلوایا۔ اگرچہ اوسکا آغاز نیک نفس خداترس حکام کی ماتحتی مین ہوا تھا۔ بموجب محنت بتدریج ترقی پاتا گیا۔ بعض عہدہ داران جلیل المناصب کے اصرارِ بے شمار پر نمایش گاہ لندن مین اپنا دست کاری قطعہ جسمین بہت باریک صنعت اطلس پر حریری دوخت حروفِ جلی انگریزی کی ایسی کی تھی کہ نوشت و دوخت مین تمیز محال تھی۔ سرکار عالی کے ہی ذریعہ سے بھجوایا۔ وہ وہان نہایت پسند ہوا حالانکہ انگریزی کا ایک حرف نہین جانتا تھا۔ اوسکے صلہ صنعت مین سرکار عظمت مدار کے جانب سے میڈل و سرٹفکیٹ بواسطہ صاحب رزیڈنٹ و بذریعہ معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ نشان ۱۲۱۹ مورخہ ۲ امرداد ۱۲۹۹ ف

فقیر کو وصول ہوا - چونکہ میڈل پر اڈورڈ ہفتم کی - اور سرٹیفکٹ
پر اکثر رؤسا و اہل دول کے تصاویر تھے - فقیر تصاویر
رکھنا پسند نہین کرتا تھا مسترد کر دینا چاہا - بعض احباب
خلاف مصلحت جانکر مانع ہوئے - ۵

ملک آتے نہین جس گھر مین صورت ہو تو صد حسرت ؎
کہ خود ہم قصر دل مین غیر کی تصویر رکھتے ہین ؎

سرکار عالی نے بذریعہ مراسلہ نشان (۱۶۳) مورخہ ۱۳ فروردی ۱۲۹۹ ف
فقیر کے لئے بطور خاص خدمت مہتممی ٹپہ کی ترقی منظور فرمائی
چونکہ فقیر کے ذمہ رکنیت مجلس و مددگاری معتمدی کے خدمات تفویض تھے
سلطان الاسلام والمسلمین عبد الحمید خانِ عثمانی فرمانروائے
ممالک روم و شام کے نزدیک سے بھی تمغہ و سپاس نامہ

بصلۂ اعانۂ حجاز حمیدیہ ریلوے وصول ہوا۔ جبکہ ۱۳۲۱ سنہ ہجری
مین سفر عراق درپیش ہوا۔ غازی مصطفےٰ نوری پادشاہ
عزیز قریب سلطان والی بصرہ یعنی بادشاہ نے جنھون نے
یونان کو فتح کیا تھا۔ باستماع کیفیت نامۂ مذکورہ سرِ تسلیم
خم و دستِ ادب بہم کرکے اپنی خاص سواری بھجوائی نہایت
تعظیم و تکریم و بیحد اخلاق سے مُلاقات کی۔ اور بعد گفت و
شنید کے فقیر کو سلطانی مہمان بنانے پر اصرار کیا۔ چونکہ ہمکو فقر
سے فخر تھا۔ بعذر ہمرکابی پیرِ جوان سید السادات ولیٔ عہد
سرورِ کائنات خلاصۂ موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکار کیا گیا
جبکہ اُسنے بازدید کا ارادہ ظاہر کیا۔ بوجہ عالم مسافرت و بے سرسامانی
معافی چاہی گئی۔ حتیٰ کہ ہمارے قیام بصرہ تک سعید افندی کو توالِ ولایت

بصرہ سربراہی و خبرگیری کے لئے متعین کردئے گئے تھے۔ باوصف
ممانعت و عدم ضرورت شبانہ روز حاضر رہتے تھے۔ بوقت روانگی
والی بغداد کے نام ایک رقعہ لکھکر حوالہ کیا۔ بوجہ عدم ضرورت ایصال
نہین کیا گیا۔ پیر سید عبد الرحمن صاحب افندی جیلانی نقیب الاشراف
وسجادہ درگاہِ سلطان الاولیا سے فقیر کو شرفِ ملازمت حاصل ہوا
آپ بڑے پیر کی اولاد مین ہین۔ نہایت ذی علم بامروت خلیق خوشحال
ہین۔ آپکا دسترخوان وسیع ہے۔ آپ قیامِ بغداد تک پیر و مرشد کو
مع ہمراہین شام کے خاصہ مین مدعو کرتے تھے۔ کھاتے وقت علمی
مذاکرے اور ادبی گفتگو پیر و مرشد سے ہوتی۔ آپکے کثرتِ معلومات سے
نہایت خوش ہوکر فرماتے کہ آپ جیسے علما حیدرآباد مین اور بھی ہین
پیر و مرشد نہایت فروتنی سے جواب دیتے کہ مین ایک معمولی درجہ کا

طالب العلم ہون - حیدر آباد عالمون کا معدن ہے وغیرہ کافی شریف
مین جبکہ پیر و مرشد کا وعظ ہوتا آپ چھپکر اکثر تشریف لاتے - مبادا
منبر سے پیر و مرشد ادنکی نظر پڑ جائین - اور نہایت شوق سے سماعت فرماتے
سلطان کے نزدیک آپکی نہایت وقعت ہے جو والی بغداد مین
مقرر ہوتا ہے - آپکا فرمان بردار رہتا ہے - آپکے صاحبزادگان
بلند اقبال مولانا سید پیر محمود صاحب افندی جیلانی - و مولانا سید پیر یحییٰ الدین
صاحب جیلانی افندی سے بھی فقیر کو شرف ملازمت حاصل ہے -
آپ ہردو اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ کے مصداق ہین جب آپسے ملاقات
کا اتفاق ہوتا - چای و قہوہ سرفراز فرماتے - مولانا و بالفضل اولانا
پیر سید ابراہیم صاحب افندی الجیلانی سے بھی فقیر کو ملاقات کا اعزاز
حاصل ہے - آپ حضرت پیر سید مصطفےٰ صاحب قدس سرہ کے یادگار

دو فرزند ارجمند ہین۔ آپ خلقِ مجسم رحم دل نہایت متین سیر چشم ہین
علوم عربی و فارسی و ترکی و پشتو کے علاوہ اُردو مین بھی دستگاہ کافی
رکھتے ہین۔ آپ بڑے مہمان نواز ہین۔ متعدد مرتبہ پیر و مرشد کی مع
خدام دعوتین کین۔ قطع نظر اسکے بطور خاص فقیر کی دعوت پُر تکلف
فرمائی۔ انواع و اقسام کی نعمتون کے علاوہ میوہ جات مثل فواکہ بہشتی
بکثرت دسترخوان پر موجود تھے۔ کشادہ پیشانی سے بصرف زر کثیر
فقیر کو سرنگون کیا۔ اور ایک جوڑی کفش اُون کی بیش قیمت صدف کے
کام سے مرصع۔ عبد الحمید خان خلد اللہ ملکہ سلطان اسلام بول کی والدہ
ماجدہ نے آپکے محل مین بطور نذر گذرانی تھی۔ بطور تحفہ فقیر کو باصرار
بیشمار عنایت فرمائی۔ اکثر شائقین پیر دستگیر درماندگان کے اولاد
عظیمہ کو تبرکاً بہ تمنا سے تمام آتے اور دیکھ جاتے ہین۔ غرض قائم مقام

نجف نے بھی بہت آؤ بھگت کی۔ افسر پولیس کو کربلاے معلی تک ہمراہ کر دیا۔ مدیر جمروق یہہ ترکی لفظ ہے بمعنی کمشنر کروڑگیری۔ وقسطنطینہ مین ڈاکٹرادر جو جو افسر ترک۔ نامۂ سلطانی کو دیکھتا مثل خاتم سلیمانی اُسکی عظمت سے سرنگون ہو جاتا اِسمین شک نہین کہ ترکون کو سلطان سے خاص محبت وابستہ ہے مثل پروانہ فدا ہین شکر خالق المنان از پیر تا جوان پردیس مین بھی قدر و منزلت فقیر کافی ہوتی رہی۔ ہر چند کہ بہت مُلکون کا گشت کیا بغداد کی جیسی عمدہ آب و ہوا۔ و ارزانی کہین نہین پائی۔ فقیر کے ایک معزز دوست باخدا اکرم فرما۔ مدار المہام صاحب حال حیدرآباد کی اکثر اوقات تعریف و توصیف کیا کرتے تھے۔ چونکہ بالطبع انسان حریص جاہ ہوتا ہے۔ سُنتے سُنتے ایک روز بعد اطلاع کے فقیر بھی گیا۔ خاص طور پر ملاقات ہوی نہایت اخلاق سے ملے

خدا تعالیٰ انھیں نیک توفیق دے عبرت کی آنکھیں کھلیں [illegible]

رخصت فقیر کو دوبارہ آنے کے لئے کہا۔ فقیر نے استعفا [illegible]

جواب دیا کہ معاف فرمائیے خدا تعالیٰ بعد [illegible]

ہے وغیرہ ذالک ع گردن [illegible]

این سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

شاید دیوان کو اس دیوانہ پن کے جواب سے [illegible]

افسر بالا دست کو جنکی ماتحتی میں فقیر کا [illegible]

دیئے بخلی ہوئے خلاف قاعدہ [illegible]

و معتمدی عدالت و کوتوالی و امور [illegible]

طرح طرح پر مجبور کیا گیا ع مبارک ہے [illegible]

بعد تشخیص وہاں سے جواب آیا کہ انکے [illegible]

کی قابلیت انمین موجود ہے۔ اور محکمہ سرکار سے بھی بدفعات جوابات
ملتے گئے کہ صداقت مدخلہ کافی ہے بوجہ خزانہ شاہی پر وظیفہ کا
بار نڈالا جاسے وغیرہ۔ اسپر سکوت نکرکے اپنے ہمرنگ کو جانیکے لیے
اسقدر ناقابل برداشت سختیان کین۔ اور وہ وہ مصیبتین جھیلنی پڑین کہ
الامان ؎ آنکہ شیران را کند روبہ مزاج ؛ احتیاج است احتیاج است احتیاج
جبکہ بے لطفی روزافزون ہوئی جلی ع حق خدمت جو نہ سمجھے اُسکی خدمت ہے عبث
اکثر ضروریات کو نظر انداز کیا۔ اور تھوڑے پر دل کو رضامند و بہ تکمیل
مدت ملازمت و حصول نصف وظیفہ حسن خدمت بہ تقاضا و بس فشار
دگران باری سے سبکدوشی حاصل کرلی۔ صدہا کی خوشامد و ہزارہا افکارات
سے نجات ملی۔ اَلْخَیرُ فِیمَا وَقَعَ۔ اور اب بفضلہ تعالیٰ شانہ ملا خوشامد
احد سے نہایت اطمینان و آزادی سے بقیہ زندگی بسر کرتا ہون طلوع آفتاب

کے ساتھ ہی ایک روپیہ۔ اور غروب آفتاب کے ساتھ ہی ایک روپیہ

بے منت مخلوق خالق دیتا ہے حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ

وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلاً۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ریاست کو آباد۔ ورئیس کو

تقویٰ عطا کرے۔ جیسی گذری اچھی گذری ع اے وقت تو خوش کہ وقت ما

خوش کردی ۔ دنیا کے ہر قسم کے نرم و سخت و عیش و تکلیف کا مشاہدہ

ختم ہو لیا۔ ؎ آخر ہے عمر دوستو اور دل بھی سیر ہے ۔ پیمانہ بھر گیا ہے

چھلکنے کی دیر ہے ۔ بقول شخصے ہمکو دوسری منزل درپیش ہے ؎

کٹھن ہے جانی عدم کی منزل کہ جسمیں رکھنا قدم قدم ہے ۔

نسیم جاگو کمر کو باندھو اٹھاؤ بستر کہ رات کم ہے ۔

اب لکھوا۔ وَالْبَاقِیَاتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّکَ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ اَمَلاً

یہ التجا ہے کہ خداوند عالم تمکو عمل نیک کی توفیق رفیق عطا فرما اور تم اسکے

احکام کے پابند و عامل رہو۔ اور نواہی سے مجتنب و محترز۔ اور اللہ تعالےٰ نے طرفین کا خاتمہ بخیر کرے تو نعیم مقیم اور ربانی کی یکجائی کا ذریعہ تصور کرے ورنہ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ یعنی جیسی کرنی ویسی بھرنی ایک فریق جنت میں۔ اور دوسرا دوزخ میں پس تم خوب غور سے سمجھو کہ ہر ہوشیار آدمی بموجب آیہ کریمہ۔ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اپنے خدا برحق و قادر مطلق سے انھیں دو باتوں کا خواہاں و جویاں رہتا ہے کہ (۱) دنیا میں باعزت و تندرست رہوں اور سب ضرورتیں ہر وقت پوری ہوتی رہیں (۲) آخرت کی نعمتوں سے استفادہ ہو۔ اور عذاب الٰہی سے محفوظ رہوں۔ انھیں مقاصد کے پورا کرنیکے لئے دنیا بھر کی تکالیف اور ہر قسم کی آفتوں کو اپنے سر جھیلتا ہے مگر ظاہر ہے کہ

کسی کام مین کامیاب ہوجانا بندہ کا اختیاری فعل نہین ہے البتہ بندہ کا کام بندگی اور تابعداری کا ہے اور خدا پاک سے التجا کرنا امید ہے کہ جزا نیکی کی نیکی ملیگی۔ عیش کرو جتنا جی چاہے۔ مگر مرنا ضرور ہے۔ پیار کرو جسکو چاہو۔ مگر اُسکو چھوڑنا ضرور ہے کام جیسا چاہو کرو جیسا کروگے ویسا ہی بدلا پاوگے۔ ؎ گندم از گندم بروید جو ز جو از مکافاتِ عمل غافل مشو ٭ مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَہٗ جَزَاءُ نِ الْحُسْنٰی یعنی جو شخص اپنے خدا پر ایمان لایا اور نیک عمل کیا اوسکو نیک بدلہ ملیگا۔ اول ہر مسلمان مرد۔ و عورت کو چاہیے کہ اپنا ایمان اور عقیدہ خدا کے ساتھ درست کرے۔ اور خدا سے ڈرتا رہے۔ اور نیک کامون کو بجالاوے۔ اور منہیات سے بچے۔ تو وہ دنیا مین بھی بامراد رہیگا۔ اور آخرت مین بھی شاد۔ و شادمان ہوگا۔ ورنہ خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ کہلاوےگا

جسطرح کہ خداوند کریم فرماتا ہے کہ فَاَمَّا مَنْ طَغٰی وَاٰثَرَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا
فَاِنَّ الْجَحِیْمَ ھِیَ الْمَاْوٰی وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَنَھَی النَّفْسَ
عَنِ الْھَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ھِیَ الْمَاْوٰی یعنی جس شخص نے سرکشی کی۔
اور اوسنے صرف دنیا ہی کو اختیار کرلیا۔ اوسکا ٹھکانا جہنم ہی ہے
اور جو شخص خدا سے ڈرا۔ اور اوسنے اپنے نفس کو ہوا و ہوس سے
روکا۔ اوسکا ٹھکانا جنت ہی ہے۔ اور جو جو نعمتین خدا تعالی نے
عنایت فرمائی ہین اوسکا شکریہ ادا کرتے رہنا چاہیے جیسا کہ دولت
تندرستی و صحت ہے یا ایمان جس سے ہمکو خدا تعالی نے سرفراز فرمایا ہے
اور بمفحواے اُولٰئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ مثل چوپایون کے
یا اون سے بھی بدتر ہمکو نہین پیدا کیا۔ ؎

اے خدا قربان احسانت شوم　　این چہ احسانست قربانت شوم

پس جو شخص خدا تعالیٰ کے احسانات کو سمجھیگا اوسکا شکر ادا کریگا
شکر کی جزا مزید نعمت ہے پس خدا تعالیٰ کی مہربانی اور زیادہ ہوگی
جیسا کہ ارشاد فرماتا ہے۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ۔ یعنی تم میرا
شکر کروگے تو میں تمکو اور نعمتیں عطا کرونگا۔ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي
لَشَدِيدٌ۔ اور اگر تم کفران نعمت کروگے تو میرا عذاب سخت ہے
ع شکر نعمت ہاے تو چندانکہ نعمت ہاے تو۔ جل جلالہ
ہزار بار بشویم دہان بعطر و گلاب ؎ ہنوز شکر تو کردن کمال بے ادبی است
جب بندہ خدا تعالیٰ کے نعمتوں کو سمجھیگا اور اوسکا شکر ادا کریگا تو
رفتہ رفتہ درجات عالیات کا مستحق ہوگا۔ اور مرتبہ رضا و تسلیم تک
پہونچیگا۔ اور اوسکا بندہ خاص اور ف اہل صفا قرار پائیگا۔ مَنْ كَانَ
لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهُ۔ پس اوس بندہ کی غرض صرف مقصود روحی یعنی

رضا جوئی مالک حقیقی باقی رہجاتی ہے - جو کوئی اوسکے پورا کرنے مین رجوع ہوگیا اوسیکا بیڑا پار ہے - پس ہمکو چاہیئے کہ اول ایمان کی درستی کرو جیسا کہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ لَایَکُوْنُ الْعَبْدُ مُوْمِناً حَتّیٰ اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَالِدِہٖ وَ وَلَدِہٖ وَمَالِہٖ - یعنی کوئی شخص جب تک مومن نہین ہوتا کہ سب گھربار - بال بچون سے زیادہ اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی محبت نہو اور وہ جب پورا مومن ہوگیا تو ضرور اوسکو خدا تعالی کی محبت بھی ہوگی اور خدا کے ملنے کا راستہ تلاش کریگا - اور خدا تعالی کے ملنے کا راستہ شرع شریف کی پیروی پر منحصر ہے - جیسا کہ فرماتا ہے - قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ - یعنی کہدواے نبی اگر تم اللہ تعالی کو دوست رکھتے ہو تو تم میری پیروی کرو کہ خدا تعالے

تمھین محبوب رکھیگا۔ پس تم اوسکے فضل و کرم سے ہرگز نا امید نہونا اور اوسکے غضب سے بے خوف نہ بنّا۔ جو شخص خدا یتعالی سے ڈرتا ہے سب لوگ اوس سے ڈرتے ہین۔ جو کوئی خالق سے نہین ڈرتا اوسکو مخلوق سے ڈرنا پڑتا ہے۔ ؎

؎ چون از و گشتی ہمہ چیز از تو گشت ٭ چون بد و گشتی ہمہ چیز تو گشت

ہرکہ ترسید از حق و تقوی گزید ٭ ترسد از وے جن و انس و ہرکہ دید

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ ٭ کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ

از خدا بترس پادشاہی کن ٭ از خدا مترس ہرچہ خواہی کن

کلام الہی تعالی شانہ کے احکام پر جہان تک غور کیا گیا ہے سب سے زیادہ انھین چار امور پر تاکید ظاہر ہوئی کہ اللہ تعالی کو ہمیشہ[۱] یاد کرو اور اوس[۲] سے ڈرو۔ اوسکا[۳] شریک نہ ٹھہراؤ۔

نماز پڑھو۔ پس ان امور کی تعمیل کا تکمیل کے ساتھہ تم بھی زیادہ تر
خیال رکھو۔ اعمال کے مقبول ہونیکا معیار یہی ہے کہ جو باتین شرعی
مخلوق کو مرغوب ہین وہی خالق لاشریک لہ کو پسند ہین۔ خلوص کو
اپنا رہبر بنانا۔ اور پاس انفاس کے عامل رہنا۔ ذکر عینی سے غافل نہ رہنا
غافل از احتیاط نفس یک نفس مباش ؎ شاید ہمین نفس نفس واپسین بود
خالق کے اوامر کی تعظیم۔ مخلوق پر شفقت کرنا۔ یہہ بڑا گر عبادت
کا ہے کم از کم حاکم حقیقی سے اتنا تو ڈرو جسطرح حاکم مجازی کے
روبرو جاتے وقت لباس خوش اور حالت درست ہوش سنبھالکر
ہمہ تن گوش ہوکر ہاتھہ جوڑتے ہوئے۔ نرم الفاظ و پست آواز
مین بات کرتے ہو۔ پکار کر بات کرنا بے وقت جانا خلاف ادب
جانتے ہو۔ دیکھو۔ سوچو۔ سمجھو۔ بخوبی یاد رکھو۔ کہ جس حاکم کی حکومت

دائمی و بے زوال ہے۔ اور جسکے حکم کا مرافعہ ہے۔ نہ نگرانی۔ و نہ نظرثانی اور جو جرم وہ قرار دیتا ہے۔ نہ وہ قابل ضمانت ہے۔ نہ لائق راضینامہ پس ایسے حاکم مقتدر سے ہمیشہ ڈرتے رہو۔ اوسکے وارنٹ کی فوری تعمیل ہو جاتی ہے۔ اوسکی مزاحمت کرنیکا کسی کے دل مین خطرہ تک نہین آسکتا۔ اوسکا انصاف حقیقی انصاف ہے۔ ذرہ برابر ظلم کا شائبہ نہین۔ لیکن اگر خوف ہے تو اپنے ہی اعمال۔ اور اپنے ہی جرائم کا تاہم وہ رحیم و کریم۔ و غریب نواز بھی ایسا ہے کہ ذرہ سی عاجزی۔ و معذرت پر عمر بھر کے لگاتار قصورات معاف فرما دیتا ہے۔ اگر وہ اپنے ترحم اور فضل سے کام نہ لے۔ اور انصافاً ہماری بداعمالی کے لحاظ سے ہمکو سزا دے تو۔ بے شبہ ہم حبس دوام۔ بعبور دریا شور۔ یا پھانسی کی سزاوار ہین ہان اگر وہ جان بخشی فرمائے۔ اور بلا مواخذہ ملزم کی

رہائی کا حکم دے تو بیڑا پار ہے۔ پس ہمپر واجب ہے کہ ہمیشہ اپنے
قصورات پر نادم اور اوسکے فضل و کرم کے خواہان۔ و جویان ہیں

اے خدا از فضل تو حاجت روا ٭ با تو یاد ہیچکس نبود روا

غیب سے یہہ ندا ہوتی ہے۔ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ
یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ ٭ گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
این درگہہ ما درگہہ نومیدی نیست ٭ صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

اوسکے خالق ہونیکی۔ آسمان۔ و زمین۔ جھاڑ۔ پہاڑ۔ دریا۔ و نہار
ذرہ ذرہ بالاتفاق۔ پکار پکار کر شہادت و گواہی دے رہے ہیں
کہ اوس قادر مطلق کے سوا کوی ہمارا مالک و ربنانے والا و قائم رکھنے
نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کے صفات کے اسطرح قابل رہنا کہ اوسکے

صفات کاملہ سے ہمین بر آنام سماعت و بصارت وغیرہ عطا ہوئی ہین تمھاری قوتون
سے قوت بصارت کی یہہ کیفیت ہے کہ پلک و ٹھاتے ہی تمام فضا حتی آسمان کی
سیر کر لیتے ہو آیا وہ بصیر حقیقی چیونٹی کو اُسکے سوراخ اور ریت کو قعر دریا مین نہین
دیکھہ سکتا لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ
جبکہ تم از روی قیافہ ہر شخص کی اندرونی بھلی بُری حالت کو تمیز کر لے سکتے ہو تو
کیا اوس قدیر و قیوم کا علم ایسا وسیع نہین ہو سکتا کہ تمھارے دلون کی بات
جان سکے وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِكُمْ ۝
جملہ ذراتِ زمین و آسمان ۔ لشکرِ حق اند گاہِ امتحان ۔ از دہان لقمہ نشد سوے گلو
تا نگوید لقمہ را حق کا دخلو ۔ وہی پاک ذات محیی و ممیت سے مُردہ کو زندہ زندہ کو مُردہ کرنا
تعجب خیز و حیرت انگیز امر نہین ہے مارنے جلانے کی کُنجی اُسکے ید قدرت کے باہر نہین ہو سکتی ہی
يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُونَ ۝

اگر تم صوفیہ کے اشتغال کے پابند ہو گے تو جب بعض صفات الٰہی سے باخبر ہو گے یہاں تک کہ جو چیز تمھارے نظروں سے غائب ہے اگر خدا چاہے تو وہ بھی دیکھ لو گے اسی پر دوسرے صفات کو قیاس کرو مشتے نمونہ از خروارے بعض اصطلاحات تمھارے علم وعمل کیلئے قید قلم کرتا ہوں (۱) ہوش در دم ہر ہر دم کے محاسبہ کا نام ہے (۲) نظر بر قدم اپنے چلنے کے وقت اپنے قدم کے سوا کسی چیز پر نظر ڈالے اور بیٹھنے کی حالت میں اپنے روبرو دیکھے کیونکہ نقوش مختلفہ کا دیکھنا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا ہے لوگوں کی باتیں سننا بھی اسی میں داخل ہے (۳) سفر در وطن سالک کا صفات بشریہ خسیسہ سے صفات ملکیہ فاضلہ کے طرف نقل کرنا ہے (۴) خلوت در انجمن یعنے دل سے خدا کی طرف متوجہ رہنے کا ملکہ بہم پہونچانا (۵) یاد کرد دفع غفلت کا نام ہے ذکر زبانی ہو یا قلبی (۶) نگاہداشت جب دل ذاکر ہووے تو خطرات اغیار سے دل کو نگاہ رکھے وغیرہ۔

قیامت کا اسطرح قائل رہنا کہ جسطرح ساری روئے زمین بغیر تخم ریزی کے بارش پڑتے ہی سبز و شاداب

ہو جاتا ہے۔ کیا اوس قدیر و قیوم کے نزدیک جو تمکو ابتدا مین صرف

ایک جلمہ کن سے کتم عدم سے خیز وجود مین لایا ہے۔ ایک آواز

صور مین تمکو دوبارہ قبور سے اوٹھانا۔ اور حشر و نشر کرنا کچھہ دشوار

گذار امر ہے۔ یا تمھارے اعمال کا تاکہ تمھارے سامنے کردینا ؏

تمھارے اعضا سے شہر گواہی دلانا کوئی بڑی بات ہے ہرگز نہین ؎

اوست سلطان ہرچہ خواہد آن کند ٭ عالمے را در دمے ویران کند

باز از احکام جبروتی خویش ٭ جملہ را موجود و یکسان میکند

مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ

ایک یہودی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت مین حاضر ہوا۔

اور عرض کیا۔ کہ بعث۔ و نشر۔ و ظہور حشر۔ قابل اعتبار نہین۔ نہ

عقلمندون کے نزدیک تصدیق اوسکی پایۂ ثبوت کو پہونچی۔

محض امر خیالی ہے۔ پس دنیا جائے عیش و عشرت۔ و خوشی کا مقام ہے کھاؤ۔ پیو۔ فکر بے سود عقبی سے فارغ رہو۔ حضرت نے فرمایا کہ مین راسخ الاعتقاد ہون۔ کہ ظہور قیامت اور ذرہ ذرہ مواخذہ اعمال مردم بروز حساب صحیح و لازمی امر ہے۔ مین خدا۔ و رسول خدا کے حکم پر عمل کرتا ہون۔ و لو بفرض محال تیرے خیال کے موافق۔ قیامت کا کوئی اثر نہو۔ تو اپنی چند روزہ ریاضت و محنت شاقہ کی فکر نہین رکھتا ہون۔ مخطی و عاصی نہوا۔ اور اگر بخلاف تیرے خیال کے۔ جسطرح قرآن و احادیث سے ثابت ہے۔ قیامت برپا ہوگی۔ تو مینے ضعف اعتقاد و انکار سے مخلصی پائی۔ اور تو ماخوذ و ملحد ہوا۔ مجھے خیال امور دوامی عقبی کا ہے معاملہ دور روزہ دنیا کا اعتبار نہین ہے افسوس ہے کہ اسوقت بھی بعضون کا خیال ہے کہ مرنیکے بعد عذاب

اسکو ہوتا ہے قطرہ جاکر دریا مین مل جاتا ہے وغیرہ وغیرہ - پس ایسی گفتگو سُننے سے بھی پرہیز کیا کرو

کہ جس سے صریح قرآن و حدیث کا بطلان ہوجاتا ہے - ایمان باقی نہین رہتا معراج جسمی آنحضرت

علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسطرح قائل رہنا کہ جسطرح نگاہ سات عینکین ایک پر ایک لگاکر

آسمان پر نظر کرنے سے پار ہوجاتی ہے - اور آپکا جسم مبارک - ہماری روح سے بھی

لطیف تر تھا - ؎ صاحب عرش ہلائے جسے نعلین سمیت ٭ کون کہتا ہے اوسے

پاؤن سے نعلین اوتار ٭ تقدیر کے اسطرح قائل رہنا کہ وہ ٹلانے سے کیسیکے نہین ٹلتی

ع تقدیر کے آگے تدبیر کی کچھ نہین چلتی ٭ اور یقین جاننا کہ جو خداتعالی نے تمھاری تقدیر مین

لکھدیا ہے وہ بلا شائبہ شک و آمیزش شبہ ملیگا اگرچہ تمام جہان اوسکے روکنے کی کوشش کرے - اور جو قسمت مین

نہو سارا جہان اسکے ملنے کیلئے زور لگادے نہ ملیگا - غور کرو تمھاری نوکری کے معاملہ مین تقدیر نے

کسیکی خوشامد کی نہ تم کسیکے نزدیک التجا لیکئے گھر بیٹھے بے منت مخلوق خلاف توقع مسبب نے

کس آسانی سے نوکر کرادیا ؎ کار ساز ما بفکر کار ما ٭ فکر ما در کار ما آزار ما ٭ ؎ نغز تشبیہا

بدستِ خود نوشت کہ خوشنویس است نخواہد بد نوشت ۔ بخلاف اسکے فقیر تمنے عجلتِ طبعی سے
اپنے اضافہ ماہوار و ترقی کیلئے بیحد کوششین کین ہ سب کو دنیا کی ہوس خوار لئے پھرتی ہے تو
کون ہی پھرتا ہے یہہ مردار لئے پھرتی ہے ۔ دل اگر قابو مین ہوتا تو یہہ دُکھہ کیون ہوتا ۔ میرے پہلو
مین ہے یہہ دشمنِ جانی افسوس کہ اپنے اعلیٰ افسر سے بذریعہ جنگ بہادر تعارف کرایا ۔ اور عمائدین و
معززین کے سفارشی رقعات بہم پہونچائے ہ اے خواجہ اگرچہ مالِ دنیا طلبی و رزق تو مقدر ست
بیہُدہ طلبی تو ہیچ از تو خدا طاعتِ فردا طلبد ۔ کامروز از و روزی فردا طلبی ۔ تمھارے افسر اعلیٰ کی
توجہ خاص تمھارے حال پر مبذول رہی ۔ تمھارے حقوق کو تسلیم کیا ۔ زبانی و تحریری بکرات و مرات وعدے
بھی کئے آخر نتیجہ اسکا معلوم ہ گر زمین را بآسمان دوزی ۔ نہ دہندت زیادہ از روزی ۔ تو ہی ہندوستان
قسمت را چہ سود از رہبرِ کامل ۔ کہ خضر از آبِ حیوان تشنہ می آرد سکندر را ۔ ظاہر ہے کہ دنیاوی ترددو
پیروی مین کوئی حد و حصر باقی نرکھے ۔ شرق سے غرب جنوب سے شمال و تحت سے فوق تک سلاسل دامہا کے
تدابیر کو پہنچا تو حائر مقصود بیخواست خواہندہ حقیقی کیونکر گرفتار ہوگا ۔ تا وقتیکہ اثر ارادتِ لم یزلی عزّ اسمہٗ

مین ہمارے ظاہر نہو کوئی امر خواہ صغیر ہو یا کبیر بغیر نفخہ ظہور پر جلوہ گر کسطرح ہوگا۔ ہر تار کو جنبش و ہر ساز کو آواز
اونہین سے ہے ہمیش قرار پا ہوا ارکا ہونا کمال لیاقت و عقلمندی پر منحصر نہین ہے اگر روزی بدانش
بر فزودے ؛ ز نادان تنگ تر روزی نبودے ؛ لَا تَتَحَرَّكُ ذَرَّةٌ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰی۔ دنیا کو جو اسباب ظاہر
سے تعبیر کرتے ہین یہان اسقدر تردد جائز ہے کہ۔ بر توکل زانوے اشتر بہ بند بلکہ اسی مین منہمک ہون
لوگ طول امل کو تدبیر سمجھتے ہین۔ اور تدبیر کو تقدیر پر ڈالتے ہین۔ کسرٰی کو تعمیر ایوان مین کیا کچھہ تدبیر تھی
افلاطون کو تقریر فلک نے کیا نفع دیا نہین بتا تو کہ سلطنت فرعون کے سر پر کیا لائی اور دولت
قارون کے ساتھہ کیا کیا اگرچہ دنیاوی امور بظاہر منحصر مین تدبیر پر۔ و اصلِ تدبیر تقدیر۔ و تقدیر
غالب ہے تدبیر پر۔ کیونکہ وہ علوی ہے اور یہہ سفلی ؛ مثنوی ؛ بیخبر دان تخم امل کاشتند ؛ تا ہزاران کشت
چہ بر داشتند ؛ رختِ امل بند کہ تاجر شوی ؛ آمدی و باز مسافر شوی ؛ اصل تدبیر یہہ ہے کہ رضائے
حق تعالیٰ مین کوشش کرے تا بروز خجالت نہ کھینچے شرط بندگی یہ ہے کہ اگر چاہ مین گرے تو اپنے آنکھون کو
ملامت کرے اگر جاہ ملے شکرِ نعمتِ خدا بجا لائے جبکہ حسب خواہش انسان کسی امر کا ظہور وقوع مین آئے تو

اسکو تدابیر متنوعہ و محنت ہائے شاقہ پہ اپنے حمل نکرنا چاہیے بلکہ نوازش و کرامت خالق پر اپنی نگاہ رکھے۔ الحاصل تدبیر کے ذریعہ سے تقدیر ظہور پذیر ہوتی ہے۔ یعنی جیسی تقدیر ہوتی ہے ویسی ہی تدبیر سوجھائی جاتی ہے پس تدبیر کو بھی ہاتھ سے نہ دینا مگر اسی میں غوطہ زن نہونا ہمیشہ از روئے قسمت نہ چاہنا۔ دعا کا غافل نہ رہنا کہ اسی سے مشکل امر آسان ہو جاتا ہے۔ اور یہی عاجزی بندگی بیچارگی کی علامت ہے۔ قسمت کیا ہے ایک تقسیم ازلی جو شخص کو جس چیز کے قابل نظر آیا۔ بلبل کو دیا نالہ تو پروانہ کو جلنا۔ غم ہمکو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا۔ مثنوی

نکو کاری ز ما ناید دمہم بد کرد۔ بدی را بایدم نسبت بخود کرد۔ ہمہ تقصیر ست آمر و دانا۔ مگر نشنیدۂ اِنَّا ظَلَمْنَا۔

افعال شیطانی اور افعال رحمانی میں بخوبی تمیز رکھنا بھی ضروری ہے۔ نصیحت کم سنو و بہانہ گیر کو ہر چند یا صحیح مشفق مگو تیز بند ہر نہ۔ مذہب کی تحقیق میں گر نہ پڑنا کہ کسی کی عمر اس راہ میں پوری نہو سکی اور بفرض محال اگر تحقیق بھی ہوئے۔ تو اس سے کیا حاصل۔ اسلئے کہ محقق ہونے کے بعد بھی تو عمل کرنا لازمی امر ہے۔ اس خود رائی سے آدمی گمراہ ہو جاتا ہے شفاعت قرآن و پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محروم و ناکام رہجاتا ہے پس تحقیق کے پردہ میں اعتقاد کو ڈانواں ڈول رکھنا اور عمر عزیز کو برباد کر دینا عقلمندی نہیں ہے سلف صالحین جو راہ بتلا گئے ہیں وہی کافی مقصود ہے

شبانہ روز عمل صالح کیے جاؤ کہ عمل صالح کا پورا پورا بدلہ یقیناً ملنے والا ہے
جیسا کہ خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا ۵ دوسری
جگہ نَقِیْرًا ہے یعنی تمکو تمھارے اعمال کا پورا پورا بدلہ ملیگا۔ اور تم ایک
خرما کے چھلکے یا پتے کی قیمت برابر کم نہ دیے جاؤ گے بخلاف
اسکے اگر عمل نکروگے تو اپنا سر اپنے ہاتھوں سے پیٹو گے۔ اور قیامت کے
روز کہو گے کہ ہمکو لوٹ جانے دیجئے تاکہ اچھے کام کرآویں حکم ہوگا
کہ یہ احمق تو وہاں سے ابھی چلا آتا ہے۔ اب تلافی مافات کی۔
مہلت کہاں حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دنیا کے کام
اتنے کرو جبتک دنیا میں تمھارا قیام ہے۔ اور آخرت کا کام اسقدر
کرو کہ جتنی آخرت کو بقا ہے۔ اور خدا کے واسطے اتنا کام کرو جتنی
تمکو حاجت ہے۔ اور دوزخ کا کام اتنا کرو جسقدر عذاب کا تحمل کر سکو

لقمان حکیم سے منقول ہے کہ مینے چار سو کتب سے پانچ امر منتخب کر لئے
دو بھول جانیکے۔ تین یاد رکہنے کے۔ موت کو خدا کو۔ اور جسنے
اپنے ساتھہ احسان کیا ہو۔ اوسکو نہ بھولنا۔ تو نے کیسکے ساتھہ احسان
کیا ہو اور کیسنے تیرے ساتھہ بدی کی ہو ان دونون کو بھول جانا۔
ایعزیز فضول گو نہ بنا کہ اسمین قار جاتا ہے اور گنہ سر پر ہوتا ہے۔
حدیث صحیح مین وارد ہے کہ مَنْ تَکَلَّمَ بِمَا لَا یَعْنِیْہِ یَھْوِیْ اِلٰی جَھَنَّمَ
سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا۔ یعنی جو شخص فضول و غیر ضروری بکتا رہے تو۔ وہ جہنم
کے گڑہے مین ستر سال تک ہفسایا جائیگا۔ تا بحد امکان زبان بند رکھنا
کہ فساد کی یہی جڑ ہے۔ سَلَامَتُہُ الْاِنْسَانِ فِیْ حِفْظِ اللِّسَانِ۔
دو سننا تو ایک کہنا۔ کیونکہ دو کان و یک زبان عطا ہوی ہے ع
خموشی معنئِ دارد کہ در گفتن نمی آید ٭ خموشی خود ایک حال ہے بلکہ

زبان اللہ کے ذکر سے اور دل اوسکے فکر مین مشغول رکھنا چاہیے۔ دل بیار۔ دست بکار

رباعی کم گوی جز مصلحت خویش مگوی ٭ چیزیکه نپرسند تو از پیش مگوی ٭ گوش تو دو

داد ندو زبان تو یکے ٭ یعنے کہ دو بشنو و یکے بیش مگوی ٭ ۵ نہین یک لحظہ خالی

تجھ سے بیرون درون میرا ٭ کہ دل مین یاد ہے تیری زبان پر نام ہے تیرا ٭ ہر

حال مین استقلال کو ہاتھ سے نہ دینا کہ دنیا کی کوئی اڑی ایسی نہین ہے جو

ٹل نہ جاے۔ اور کوئی دشواری نہین جو سہل نہ ہوجاے کہ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا۔ وارد ہے

۵ استقامت اپسرا دل گزین ٭ از درخت صبر وصل بعدش خوشہ چین ٭ صبر داریکا

و مصائب کا کسیکے سامنے گلہ نکرنا۔ بلکہ صبر و شکر بجالانا۔ جیسا کہ قرآن پاک مین خدا تعالی

فرماتا ہے کہ۔ وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

أُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ یعنی جو

لوگ کہ جب اونکو کوئی غم و مصیبت پہونچتی ہے وہ کہتے ہین کہ ہم خدا کی ملک ہین

اور انجام کار اوسیکی طرف واپس جائینگے۔ پس اونپر خدا کی عنایت و

رحمت ہے۔ اور یہی لوگ ہدایت کی راہ پانے والے ہین۔

خالق سے گناہ کی مغفرت وبخشش کی امید ہے۔ مگر خلائق کے گناہ سے

بچتے رہنا۔ کہ حق العباد کی پرسش اور گرفت کا بڑا اندیشہ ہے۔

بلحاظ وقت اپنے دنیاوی حاکم کی بھی اطاعت و مزاجداری کرنا۔ فی زمانا

یہی عین مصلحت۔ اور بمقابلہ لیاقت کارآمد ہے۔ اوسکی سختی و برا

کہنے کو برا نہ ماننا۔ مگر حتی الامکان مایۂ عزت ہاتھہ سے نہ کھونا

کیونکہ غرض ملازمت سے جائز پیسے پیدا کرنا ہے۔ اور عزت ہی

کیلئے پیدا کئے جاتے ہین۔ جائز ذریعہ سے جائز امور کے حاصل

کرنیکی کوشش کرنا۔ ناجائز ذریعہ سے کاربراری مین انسان ذلیل ہوتا ہے

اور نک اوٹھاتا ہے۔ دنیاوی حوائج کیلئے ایسا کام کرو کہ جسمین

دین کو کچھ بھی نقصان نہ پھونچے - ورنہ وہ فعل لغو محض ہے - دنیا کو مثل سایہ کے تصور کرو کہ پکڑنے جاؤ تو بھاگ جاتا ہے ؎ خواب مرگ خوابگہ قبرست و بیدار یست حشر ؎ چشم اگر بینا بود ہر روز روز محشر است

نیک نیتی و ہوشیاری سے کار مفوضہ انجام و انصرام دیا کرو - ؎

تو پاک باش برادر مدار از کس باک ؎ زنند جامۂ ناپاک گازران بر سنگ

فصل خصومات کی خدمت - و پیشہ وکالت سے گریزان ہو کہ حرام وشبہات کا اندیشہ ہے بعض ملازمت صریح حرام - بعض قریب تر بحرام بعض حلال - بعض حلال سے قریب تر ہیں - اسکی تفصیل تفسیر کشف القلوب پارۂ قد افلح المومنون میں واضح طور پر موجود ہے - مَن اَعانَ ظالماً فَهُوَ ظالِمٌ صحیح حدیث شریف ہے - جہان تک ہو سکے آئندہ حلال - یا قریب تر حلال - کی ملازمت ڈھونڈو - جب تک حلال طیب

نوکری میں ملے خود کو قصوروار تصور کرو۔ اور کھانے کے وقت ہر لقمہ
چار چار آنسو بہاؤ۔ اور خدا تعالیٰ سے طلب معاش حلال کی التجا کرو۔
دیندار طلب مال میں دین کو برباد نہیں کرتا۔ دین کو دنیا کے عوض بیچ ڈالنا
اور یہ سمجھنا کہ مال و اولاد کا حاصل ہونا اللہ تعالیٰ کے تقرب کی علامت
کافروں کا مقولہ ہے نعوذ باللہ من ہذا الاعتقاد۔ دنیا گذشتنی و گذاشتنی
بے طور گذر جاتی ہے ۵ چند ازیں غم کہ عمر ہست دنیا چیست تو ہر گزری
کیسکہ جاوید نیست چو این یک نفسی کہ در تنت عاریت است تو با عاریتی
عاریتے باید زیست ۔ تو بجہد اسکا مدعی۔ یا مدعی علیہ۔ کی حیثیت سے
عدالت کی کرسی تک پہنچانا البتہ سچی گواہی دینے سے اپنی کسر شان سمجھنا
کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ
یعنی سچی گواہی مت چھپاؤ۔ اور جو شخص چھپائیگا وہ گناہگار ہوگا۔

البتہ جھوٹی گواہی نہ دینا۔ اور جھوٹ نہ بولنا کہ دنیا میں جھوٹ بولنے والیکا
رزق کم اور عزت کو نقصان پہونچتا ہے۔ اور آخرت کے عذاب
میں مبتلا ہوتا ہے ۵ دروغ است بیرا و ہرگز نیہار ہو کہ کاذب شود
خوار و بے اعتبار شود ہر وہم آزار بی ہرگز نہ کرنا کیسیکے دل کو نہ دکھانا
۵ بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن اجابت از در حق
بہر استقبال می آید ۵ نیک آدمی کی زبان یا ہاتھ سے کسیکو رنج نہیں
پہونچتا ہے رباعی خواہی کہ ترا رتبت ابرار رسد مپسند کہ کس را
ز تو آزار رسد از مرگ میندیش و غم رزق مخور کین ہر دو بوقت
خویش ناچار رسد خیالات کا نیک رکھنا ہی معرفت الٰہی سے
فقیری چیست تصحیح خیال است۔ اور اعضا کی حفاظت در حقیقت
اطاعت ہے۔ فرائض کا بروقت ادا کرنا فرض ہے۔

اگر ادا کروگے تو جزا پاؤگے۔ نکروگے تو سزا اور خدا کی سزا سخت تر
ہے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَيْهَا۔ اور جسقدر
موقع ملے نوافل بجا لاؤ ورنہ بُرے افعال سے جوارح کو بچاؤ۔ اپنے
فائدہ پر دوسرے کے نقصان کو نظر انداز نکرو ہمیشہ سیر چشم اور کار خیر
مین مصروف رہنا۔ مگر نہ اسقدر کہ خود محتاج اور فقیر ہو جاؤ۔ نوبت
دوسرون سے استمداد اور سوال کی پھونچے۔ کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے
وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا
یعنی نہ اسقدر بخل اور کنجوسی کرو کہ گویا ہاتھ گلے کو باندھ لو۔
اور نہ اسقدر دست کشائی کہ ملامت اور حسرت زدہ ہو بیٹھو۔
سب سے پہلے اپنے اہل و عیال۔ خویش و اقارب۔ کا نان و نفقہ مقدم ہے
اسکے بعد دوسرے رشتہ دار مستحق خیرات ہین۔ اسکے بعد اور دوسرے لوگ

اے جانِ جانانِ من - وے روحِ من - ریحانِ من - میرے بعد
تم اپنی ماں اور بہنوں کے تادمِ زندگی خبرگیران رہنا - بڑی بہنوں کا ادب
چھوٹی بہنوں پر شفقت رکھنا - تم سب کے بالاتفاق بہیئت مجموعی
رہنے مین میری خوشنودی متصور ہے - اگر وہ تکو اچھا نہ سمجھین تو خیر مضایقہ
نہین - مگر تم اون کے حقوق کو سمجھنا - کیونکہ اگر وہ خدانخواستہ اپنی
التجا دوسرے کے پاس لیجاوینگے تو تم خود اوسکو گوارا نکر سکوگے -
دیکھو خبردار بہنوں کو نہایت ہی عزیز رکھنا کہ مین اونکو تم سے کم نہین
جانتا ہون - مکان مسکونہ تمھاری والدہ کے نام کا ہے - اسکی مرمت
ہمیشہ کرتے رہنا - کہ تمھارے بزرگون کے نام کی بقا
ہے - اوسکے اتلاف اور بربادی کیلئے کیسیکو دست اندازی کا
حق نہین - ورنہ بے گھر ہو جاوگے ورنہ کرایہ کا مکان لیکر ذلیل ہوگے

تیسری تجہیز و تکفین مین دخل معقولات نکرنا۔ کسی قسم کے رسوم ناجائز کا ارتکاب نہو۔ تابوت پر چادر کی ضرورت ہے۔ نہ پھولون کی چادر کی بلکہ آل بتول رضی اللہ عنہا مسند نشین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت پیر و مرشدم کو اختیار تامہ حاصل ہے انکی ہدایت پر عمل کرنا ۵ ہاتھ خالی اوس طرف جاتا ہون مین کہ ادر تہی دستی سے شرماتا ہون مین دستگیر دستگیری کیجئے کہ آبرو میری وہان رکھ لیجئے پس جو لوگ میت کے ساتھ رہینگے اونکو حسب مدارج اخلاق سے رخصت کرنا۔ اور وقت موقع کھلانے پلانے سے بھی دریغ نکرنا عمدہ تر جو لوگ لوگون کے ساتھ کھانا کھلانا ہے میرے دوستون کی تعظیم و تکریم اور اونکا ادب نیازمندانہ ملحوظ رکھنا۔ کہ مثل میرے وہ بھی تم پر شفقت بزرگانہ مبذول رکھین۔ اور اپنے دوستون کی

حقارت نکرنا۔ تاکہ تمپر اونکا اعتماد زیادہ ہو۔ جو شخص تم سے مشورہ لے بلا لحاظ نفع
نقصان کے اوسکو نیک مشورہ دینا حتی الامکان کسیکے نزدیک التجا نہ لیجانا
احیاناً ضرورت لاحق ہو تو۔ دل سے پوچھنا۔ استخارہ کرنا۔ خراب نہین ہوا جس نے
استخارہ کیا۔ دیکھو طبرانی در اوسط۔ سعادت اولادِ آدم ہے استخارہ کرنا اللہ تعالی
سے۔ اور بدبختی ابنِ آدم ترکِ استخارہ ہے اللہ تعالی سے۔ دیکھو حصن حصین صفحہ ۱۱۲
حاکم و ترمذی سے ؎ دل را اگر تو صاف کنی ہمچو آینہ ۔ بیشک جمال دوست
نماید معاینہ ۔ او در دلِ منست دل من بدست اوست ۔ چون آینہ بدست من
و من در آینہ ۔ سائل کا سوال بقدرِ امکان رد نکرو۔ اور خود کسی سے کسی قسم کا سوال
نکرنا۔ کہ حرام ہے۔ ؎ اے قناعت تو نگرم گردان ۔ کہ ورائے تو ہیچ نعمت نیست
خدا کے آگے بندگی اور حاجت مندی کا اظہار ہمیشہ کیا کرو مطلب ہے ؎ خدا گر بحکمت
ببندد دری ۔ کشاید بفضل و کرم دیگری ۔ اور یار کا رہ بندہ داند ۔

چون ہیچ وسیلتش نماند ٭ آمد وختہ مین حاسد پیدا ہو جاتے ہین چھوڑ جانے
سے ورثہ مین جھگڑے قائم ہوتے ہین عفو کی جگھہ عفو کرنا۔ اور غصہ کی
جگھہ کمی نکرنا ؎ درشتی و نرمی بہم در بہ است ٭ چو رگ زن کہ جراح و مرہم نہ است
مگر دبتے کو دبانا خلافِ مردانگی جاننا۔ عالم کو صراف اور زبانِ خلق کو نقارۂ
خدا جاننا۔ اور اون سے بہت حذر کرنا۔ حلم کے خوگر رہو۔ اور اوس کی عادت ڈالو
جیسا کہ شیخ سعدی کا قول ہے قطعہ در خاکِ بیلقان چو رسیدم بہ عابدے ٭ گفتم مرا بہ تربیت
از جہل پاک کن ٭ گفتا برو چو خاک تحمل کن اے فقیہ ٭ یا انچہ خواندۂ ہمہ در زیرِ خاک کن
اور سب سے مل جل کے رہنا۔ مدارا کا شیوہ رکھنا کہ اہلِ دین کی متابعت
اور اہلِ دنیا کی موافقت اسی مین متصور ہے ع خوشامد ہر کرا گوئی خوش آمد
؎ شیوۂ عاجزی نہ چھوڑ اے فیض ٭ دیکھہ وہ شئے ہے نہین خدا
کے پاس ٭ ہان مین ہان ملانے سے دشمن بھی دوست ہو جاتا ہے ؎

آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرف است ٭ با دوستان تلطف با دشمنان مدارا

شرافت شریفانہ چلن کا نام ہے۔ اگر کوئی نیکی نہ کر سکو تو کم از کم اپنے نیت ہی کو نیک رکھو۔ صحیح حدیث ہی کہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ مثلاً مکان مین روشندان قائم کرنا چاہو تو۔ اذان کی آواز سُننے کی نیت رکھو۔ ہم خرما و ہم ثواب ہوا و روشنی سے استفادہ ہو جاتا ہی۔ **قرض نہ لینا**۔ وعدہ سے بڑھکر۔ ایفا کا خیال رکھنا۔ ورنہ ساقط الاعتبار ہو جاؤ۔ اور منافق کہلاؤ۔ بساط سے بڑھکر پاؤن نہ پھیلانا

؎ بران عقل و دانش بباید گریست ٭ کہ آمد بود نو زدہ خرچ بیست

نوٹ٭ فخراً نہین بلکہ شکریۃً فقیر کہتا ہی کہ عمر بھر کبھو کسی سے فقیر نے قرض نہین لیا۔ البتہ اکثر خویش و بیگانون کو عند الضرورت قرضہ دیا ہے اسکی وجہ یہی ہے۔ کہ اپنی تنخواہ کے موافق موازنہ تیار کر لیتا۔ عید۔ بقرعید۔ شادی۔ مہمانی بیمار داری۔ سفر۔ وغیرہ روزمرہ کے مصارف کی مدّات سب کچھ اسمین موجود ہوتے۔ اسمین ایک پس انداز کا مد بھی ضرور رہتا۔ اسکی حفاظت و نگاہ داشت مین ضرورت پر بڑی مدد ملتی۔ جب تنخواہ کی کمی زیادتی ہوتی۔ فوراً دوسرا موازنہ مرتب کر لیتا۔ کبھو گنجایش موازنہ سے بڑھکر مصارف نہین کئے۔ شاذ و نادر ایسا ہوا ہے کہ ایک مد کی رقم بچت۔ دوسرے ضروری مد مین صرف ہوی ہے۔ اسی لئے محسود خلائق تھا اخیر مضایقہ نہین۔
الحمد للہ قرض لینے سے خدا تعالیٰ نے ذلیل نہین کیا۔
اکثر دوست احباب اپنا اپنا موازنہ فقیر سے مرتب کرا لیا کرتے۔

کلام مین ہمیشہ اپنے خطاب کے موقع اور انجام کو مدنظر رکھنا۔ نہ ایسے میٹھے ہو
کہ کوئی نگل جاے۔ نہ اتنے کڑوے کہ کوئی تھوک دے۔ نہ ایسے آہستہ چلو
کہ پیچھے رہ جاو۔ نہ ایسے دوڑو کہ ٹھوکر کھاکر گر پڑو۔ بہرحال میانہ روی اختیار کرو
نے سادگی مین لطف نہ کچھ بانکپن مین ہے۔ خیر الامور اوسطہا کے چلن مین ہے
مہمان کی تواضع کو خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث تصور کرنا۔ کہ وہ درحقیقت
اپنے تقدیر کا کھاتا ہی اور تمھارا نام نیک ہوتا ہی۔ شکر بجا لاؤ کہ مہمان تو
روزی خود خور د از خوان تو۔ اگر کوئی مسکین سر پر آوے تو جس حال مین ہو سکے آیا کہ وہ بڑی
دور سے تم تک امید وار ہو کر آیا ہے۔ بقول حدیث شریف اکرموا السائل

نوٹ۔ یہ تو تمہارے روبرو کا واقعہ ہے۔ کہ فقیر کھانا کھا رہا تھا۔ ایک شاہ صاحب نے آکر آواز دی۔ تم نے کہا کہ
ایسے فقیر بھی دو مرتبہ آچکے ہیں۔ مجھے خیال ہوا کہ کھانے سے فارغ ہو کر جا بیٹھینگے۔ دل کی طرف رجوع کیا
مفتی حقیقی نے حکم لگایا۔ کہ تو بڑا عہدہ دار۔ یا عالم نہین۔ اسکو دھوپ مین کیون کھڑا کرتا ہے۔
کھانا جا کر کہا لانا ہے۔ واپس آکر کھانا۔ پس فوری تعمیل کی۔ وہ بیچارے شرم کے مارے
جھوٹا ہاتھ دیکھ کر ازبس خوش ہوے۔ اگر چند روپیہ بھی انکو دیتا۔ اتنے خوش نہوتے۔ اوس روز سے
انکو دو چند عقیدت فقیر سے ہوگئی۔

اُمتی بین السّتین والسّبعین۔ فی زماننا انسان کی زندگی ساٹھ ستر سال کے درمیان معمولاً ہوا کرتی ہے۔ اسکے بعد تو اسکو مجبوراً دنیا سے چلنا پڑتا ہے ۔ بندے ہمت اگر من داری ہوش ۔ از بہر خدا جامۂ تزویر بپوش ۔ عقبیٰ ہمہ روز راست دنیا یکدم ۔ از بہر دمے ملک ابد را مفروش ۔ اس جینے کا بھی کیا یقین ہے۔ کہ ہر دم موت کا خطرہ لگا رہتا ہے ۔ راہ ملک عدم کا بھی ہے کتنا ہموار ۔ آنکھ بند کر کے چلے جاتے ہیں چلنے والے ۔ کوئی آرام تو ہے قبر میں انسان کیلئے ۔ جان سب دیتے ہیں اس خانۂ ویران کیلئے ۔ ہیں الا ہے ہمیں آتے ہی تونے اے قبر ۔ یہی دستور تواضع کا ہے مہمان کیلئے ۔ یہہ ظاہر ہے کہ انگریزی یا قانونی تعلیم محض دنیاوی منافع کے خیال سے ہوتی ہے۔ دین سے اوسکو سر مو تعلق نہیں ہے ۔ حیف ہے یہہ مرنیکے لئے جینا ہے ۔ اس جینے پہ یہہ بغض و حسد کینہ ہے ۔ دارا کا

رہا تخت نہ جامِ جمشید۔ احوال سکندر کا تو آئینہ ہے۔ عربی علم تو ہمارا مذہبی
علم ہے دینداری کا دار و مدار اسی پر ہے جب تک عربی علم پر عبور نہو۔
قرآن و حدیث کے مضامین۔ اور اونکی فصاحت و بلاغت کی دریافت پر
کوئی قادر نہیں ہوسکتا۔ گویا بغیر عربی کے احکام الٰہی سے بیخبری ہے۔ پس
اِس عقل خام پر صد گونہ افسوس ہے کہ خیال محال پچاس ساٹھ سال کی خیالی زندگی
کے آرام سے بسر کرنے کی توقع پر لندن وغیرہ جا کر عمر کا ایک بہت بڑا بھاری حصہ
صرف کر کے بڑی جانفشانی سے ایم۔ اے۔ بی۔ اے۔ ایل ایل بی۔ و ایل ایل
ڈی۔ بیرسٹرایٹ لا وغیرہ کی ڈگریاں حاصل کر کے فخریہ دنیا عیش سے گذرنے کی امید
کرتے ہیں۔ ع آنرا کہ عقل بیش غم روزگار بیش۔ مگر اس سے بیخبر ہیں کہ کس وقت
موت آجائیگی سہ آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں۔ سامان سو برس کا
پل کی خبر نہیں۔ بعض تو انگریزی طالب علمی ہی میں مرجاتے ہیں۔ اور

بعض تعلیم پاکر ملازمت ملنے سے پہلے چل بستے ہین۔ رباعی
تا کے بغم منضج و مسہل خوردن ٭ خود را زِ تردد این ہمہ افسردن ٭ اے درد
اجل چو ہیچکس را نگذاشت ٭ بر زیستن اینقدر نباید مردن ٭ سے غافل تجھے
گھڑیال یہہ دیتی ہے منادی ٭ خالق نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹائی
اور بعض کو اس دنیائے ناپائدار سے فائدہ اوٹھانیکا موقع مل جاتا ہے
آنانکہ غنی تراند محتاج تراند ٭ مگر دارِ آخرت کیلئے جہان ہر شخص کو دوامًا
رہنا ہے۔ اور اوسکے حصول کا ذریعہ علم عربی ہے اوسکی تحصیل کی
کچھ بھی فکر نہین ہے۔ عارضی سکونت کیلئے بڑے بڑے۔ بنگلے
و محل سرائین اور کوٹھیان تیار کیجاتی ہین۔ سے کسری کے سے گر محل
بنائے تو کیا ٭ قارون کے سے گنج ہاتھ آئے تو کیا ٭ جب سر پہ قضا
پکاری انا اللہ ٭ آئے تو کیا وگر نہ آئے تو کیا رباعی غرہ چہ شوی

بسکن و کاشانہ ؎ بر عمر کہ ہست حاصلش افسانہ ؎ ہمخوابہ بادی و ہم فروزی شمع
بر رہگذر سیل چہ سازی خانہ ؎ افسوس ہے کہ جہان ہمکو قیام دوام کرنا ہی
وہان کیلئے سفال پوش یا خس پوش مکان بنانے کی بھی فکر نہین ہے۔ ۵
طفلی نہ رہی کہ تھی وہ جانیوالی ؎ کیا رہتی جوانی کہ جو تھی مٹانیوالی ؎ پیری کو
رشید تم غنیمت جانو ؎ اب فصل نہین ہے کوئی آنیوالی ؎ ایک شخص قوم
بنی اسرائیل سے سات سو برس کی عمر کا بڑکے جھاڑ کے نیچے زندگی
بسر کرتا تھا۔ لوگون نے اُسکو پانی اور دہوپ کی تکلیف بچنے کی غرض سے
مکان بنانے کی راے دی۔ تو جواب دیا کہ سات سو برس ہی تو جینا ہے
اتنی تہوڑی مدت کیلئے مکان کی ضرورت کیا ہے آخر نہ بنایا۔
ساکنانِ دنیا ہنسینگے اور ہم کو دیوانہ کہینگے ہم بھی اُنکو احمق سمجھینگے
اِنْ تَسْخَرُوا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْکُمْ کَمَا تَسْخَرُوْنَ ؎ ای فرزند وقتِ موجود

کو عزیز رکھنے والا شخص درحقیقت نیک کردار و کفایت شعار ہے کیونکہ دوست احباب دنیا کی سب چیزیں تو پھر بھی مل سکتی ہیں۔ مگر وقت جب ہاتھ سے نکل جاتا ہے تو پھر وہ نہیں مل سکتا ہے عزیز با مثال آپ جو آپ رفتہ بارکے آبلہ کیجئے وقت کی پابندی جو اب انگریزوں نے اختیار کرلی ہے۔ فی الحقیقت یہہ قدما اور پیش رو ان مذہب اسلام کا عام دستور تھا۔ اپنا وقت ضائع۔ اور دوسرے کا وقت خراب کرنیوالا۔ بڑا مسرف اور بیدرد شخص ہے۔ دیکھو متقدمین کے کارنامے کہ اونھوں نے اپنے عزیز وقت سے کیا کیا کار آمد نتایج نکالے اور اوسکی کیا کیا یادگاریں دنیا میں چھوڑیں۔ الغرض مشورہ لینے میں عار نکرنا مگر راز اپنے ہی تک رکھنا کہ اسکے بعد فاش ہو جاتا ہے سے خامشی بہ کہ ضمیر دل خویش۔ با کسی گفتن و گفتن کہ مگوی۔ ہر ایک فعل اول ہی سے

ایسا سوچ سمجھکر کرنا چاہئے کہ اوسکے چھپانیکی ضرورت اور نوبت ہی نہ آوے
۵ مرد آخربین مبارک بندہ ایست ؎ در پس ہر گریہ آخر خندہ ایست
فی زماننا - وہ لوگ تو بہت کم ہیں - جو خدا تعالی سے ڈر کر گناہ نہیں کرتے
اکثر لوگ شرماشرمی سے بھی برے کاموں سے بچتے ہیں - اگر تم میں
خدا ترسی ہے - تو چشم ما روشن و دل ما شاد - کیونکہ کَمَا تَعِیشُونَ تَمُوتُونَ
کَمَا تَمُوتُونَ تُبْعَثُونَ - حدیث شریف میں وارد ہے - ورنہ دنیا کی
شرم وحیا کا تو خیال ضرور رکھنا چاہئے - کہ اوسکا ثمرہ آخرت میں بھی
۵ سرخروئی متصور ہے کہ اَلْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِنَ الْاِیْمَانِ - یہی حدیث صحیح ہے
شاد باش و ایمن و فارغ کہ من قرآن کنم با تو کہ یاران ما چنین ؎ مختصر اخلاق
گندہ مذاق - شرمناک رسومات یعنی جلسے - ورزشی - و آتشبازی
و رقص - وغیرہ نے ہماری قومی سلطنتوں کو بیخ و بنیاد سے اکھیڑ دیا

فرمان ایزدی کی خلاف ورزی سے ہمارے قوم پر پھٹکار رہی ہے
جہان رقص طوائف - وناٹک - وغیرہ ہوتا ہے وہان لعنت قہار نازل
ہوتی ہے - ایسے مہمل مجالس کی شرکت سے دواماً نافرو گریزان رہو -
احیاناً وہان موت آجاسے - جہان کا مرنا پسند نہین - اوس مقام کا جانا
بھی پسند نہین جس طرح ہیضہ وطاعون وغیرہ جہان نمودار ہوتا ہے
نہین جاتے - ویسا ہی ایسے مہمل تقاریب سے بچنا بھی لازمی امر ہے
مَنْ جَهِلَ شَيْئًا عَادَاهُ - جن بیوقوفون نے بہشت و دوزخ وعدہ - وعید
رب جلیل کو امر خیالی - و بازیچہ طفلان - تصور کرلیا ہے - اُنسے ہم کو
بحث نہین آیۂ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ
کریہ ... سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ
اور فاسق - و فاجر (کسے باشد) کی تعریف کرنے سے ادر اوسکا تحفہ

وہ پیہ لینے سے حتی الدعوت قبول کرنے سے بھی پرہیز کیا کرو کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (اور وہ رحمت الہی تعالی اشانہ ہین واسطے
جہان والون کے) کہ جس وقت تعریف کیا جاوے فاسق غضبناک ہوتا ہے
یعنی غصہ ہوتا ہے رب العالمین صدق اللہ ورسولہ ربنا اھدنا
الصراط المستقیم ٭ جب کوئی کام تمہارے خاطر خواہ ہو جاوے تو
دو رکعت نفل شکریہ نماز ادا کرنا اور اپنے کل کامون کو اوسی قادر مطلق کے
حوالہ کرنا کہ یہی طریقہ اوسکے راضی رکھنے کا ہے وافوض امری الی اللہ
ان اللہ بصیر بالعباد ٭ باطن سنبھالے رہنا تا ظاہر خود بخود درست
ہو جائے اور ریا کرنیکی ضرورت نہ پڑے اپنی ذاتی حاجتون کو روز مرہ
ایسا کم کرنا کہ اپنا کام آپ ہی پورا کرسکو۔ ملازم یا اولاد سے کام لینے کی
ضرورت ہی نہ پڑے۔ مختصر روزی پر دل حریص کو رضامند کرلینا و

خَیْرُ الرِّزْقِ مَا کَفٰی - کیونکہ بمقابلہ امرا فقرا پانچسو سال پیشتر داخل بہشت ہونگے
کہادی پہننا - کمل اوڑھنا - بوریای بیریا بچھانا - فقیرانہ گذران کرنا ضروری
دینوی حاجتون سے جلد فارغ ہوکر مسجد مین جا بیٹھنا - اولی ہے اور سنت ہے
حرص قانع نیست صائب ورنہ اسباب جہان ؎ آنچہ من درکار دارم بیشتر
درکار نیست - خدایتعالی سے التجا ہے - کہ تمہاری دنیا اتنی کشادہ نہو کہ
وبال جان ہوجاے - اور اوسی مین منہمک رہو ؎ آب در کشتی ہلاک کشتی است
آب زیر کشتی آنرا پشتی است ؎ اور نہ اتنی تنگ ہو کہ دینی کوئی کام خاطر جمعی
سے نہ کرسکو - متوسط درجہ مین رہو - ہان خدانخواستہ جب کوئی مصیبت جان
یا مال - یا آبرو پر آتی ہوئی دیکھو تو بید ریغ سخاوت و خیرات کرنا کہ
اَلصَّدَقَۃُ تَرُدُّ الْبَلَاءَ حدیث شریف مین آیا ہے جب کسی قسم کا
ادبار یا اوسکے آثار دیکھو تو فوراً توبہ کرلینا کہ استغفار سے رحمت برسیگا

شامل حال ہو جاتی ہے - کہ خدا تعالی خود ارشاد فرماتا ہے وَمَا کَانَ اللّٰہُ
مُعَذِّبَہُمْ وَہُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ یعنی جو لوگ کہ توبہ و استغفار کرتے ہون
اونکو خدا تعالی کسی عذاب مین گرفتار نہ کریگا - اور جب نامساعدت زمانہ
دیکھو تو سفر اختیار کر لینا کہ اَلسَّفَرُ وَسِیْلَۃُ الظَّفَرِ بزرگون کا مقولہ ہے
ہر وقت باوضو رہنا کہ دافع نسیان و بلیات ہے اے قرۃ العینین
یاد رکھو کہ علی العموم سب گناہ کبیرہ اور علی الخصوص قتل زنا رشوت
نشہ سرقہ وغیرہ یہہ ایسے گناہ ہین کہ سر چڑھکر بولتے ہین اون کے
چھپ جانیکے خیال محال سے چھپ کر ارتکاب کرنیوالا بڑا ہی احمق ہے
پانچ حواس مین سے چار قوتین یعنی باصرہ - سامعہ - شامہ - و ذائقہ
تمکو دوسرون کے بابت خبر دیتے ہین انسے بعض بعض شرعی جرم بھی
وقوع پذیر ہوتے ہین - جیسے کہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ

آنکهہ کا زنا نظر بد ہے۔ جو غیر عورت پر پڑے۔ کان کا گناہ سماع ناجائز
و غیبت کا سُننا وغیرہ۔ زبان کا گناہ۔ غیبت کرنا۔ مال حرام کا کھانا ہے
حدیث شریف مین وارد ہے کہ جسنے اپنے گلے کے درمیانی چیز یعنے
زبان کی حفاظت کر لی اوسنے اپنا نصف دین سنبہال لیا جرمہٗ صغیرٌ
جُرمُہٗ کبیرٌ۔ علیٰ ہذا شامہ کا گناہ بھی اوس خوشبو کا سونگنا ہے جو ناجایز
طریقہ سے حاصل کی گئی ہو۔ یا غیر عورت کے پاس سے پہونچی ہو وغیرہ
البتہ قوت لامسہ ایسی ہے کہ جسطرح دوسرن کی۔ خبر تمکو پہونچاتی ہے
اسیطرح تمھاری خبر بھی دوسرون کو کردیتی ہے۔ اور اس سے بڑے بڑے
گناہ۔ حرام وغیرہ وغیرہ عمل مین آتے ہین۔ گناہ صغیرہ پر اصرار گناہ کبیرہ
تک پہونچا دیتا ہے۔ پس ہمیشہ ان سب گناہون سے بچنے کی کوشش بلیغ کرنا
فقیر مفاتیح الاعجاز۔ شرح گلشن راز۔ کا ترجمہ کر رہا ہے۔ شاہد حیات مستعار

و دمِ ناپائدار وفا نہ کرے۔ پیر و مرشد کی خدمت مین عند الفرصت
حاضر ہوسکے تم اوسکو انجام دینا ع اگر پدر نتواند پسر تمام کند۔ ؎ العزیز
نصیحت کرنا تو سہل بات ہے۔ مگر قبول کرنا اور اوسپر عمل کرنا ہی
مشکل امر ہے۔ کیونکہ نصیحت کا کڑوا گھونٹ ہوا پرستون کے گلے سے
نہین اوترتا ہے۔ لِسلئے کہ منہیات و ممنوعات پر سبکا دل حریص ہوتا ہے
خصوصاً نوجوان و طالب علم جو علوم رسمی۔ اور ہنر دنیوی مین مشغول ہی
وہ جانتا ہے کہ صرف علم ہی وسیلۂ نجات ہے چندان عمل کی حاجت
نہین ہے تو بہ توبہ یہہ اعتقادِ بد۔ فلاسفہ کا مذہب ہے۔ اتنا تو سمجھو کہ
جب علم حاصل ہوا۔ اور عمل نکیا۔ تو خدا تعالیٰ کی حجت بندہ پر مضبوط
ہوگئی۔ اور جائے عذر باقی نرہی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے
ہین کہ قیامت کے دن بہت سخت عذاب اوس عالم پر ہوگا جسکو علم سے

کچھ فائدہ نہین پہونچا۔ الغرض رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
حدیثون مین جملہ نصیحتین موجود ہین۔ اون مین سے ہر نصیحت بےنظیر ہے
اوسکے فوائد وتاثیر کا کیا کہنا منجملہ نصائح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے ایک نصیحت یہہ بھی ہے کہ "خدا جس بندے سے ناخوش ہوتا ہے
اوسکی پہچان یہی ہے کہ وہ بیہودہ کامون اور لہو ولعب مین مصروف
رہتا ہے" اگر تمام عمر کی ایکساعت فعل عبث وبیکار مین گذر جاے تو
اوسپر حسرت وپشیمانی بیشمار لازم ہے ؎ افسوس نہین خوف
الہی دل مین ٭ ابتک نہین قصد عذر خواہی دل مین ٭ نامہ کی طرح خطا
مین گذری سب عمر ٭ بالون پہ سپیدی ہے سیاہی دل مین ٭ اور حدیث
مین ہے کہ جسکی عمر چالیس برس سے زیادہ کٹ گئی اور اوسکی نیکی
بدی پر غالب نہ آئی تو اوسکو دوزخ کے واسطے تیار رہنا چاہیئے

جہان والون کے واسطے یہہ نصیحت وافی و کافی متصور ہے۔ نظم

بجتے ہوئے جنکے آگے تاشے دیکھے۔ رنگین ذرات تہ نہلاتے ہوے
پہر انکے لاشے دیکھے۔ افسوس ہیہات تہ اب چاہئے خلق ہمکو آکے
دیکھے۔ عبرت پکڑے تہ ہمنے کیا کیا یہان تماشے دیکھے۔ کہو کردن آت

منقول ہے کہ ایک دن جماعت صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو ذکر خیر حضرت عبد اللہ بن عمر کا فرمایا۔ تو آپنے فرمایا کہ وہ تو آدمی بہت ہی اچھا ہے کاش نماز تہجد بھی پڑھتا۔ چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ

رباعی آنراکہ غم یار بود چون خسپد تہ آنکس کہ طلبگار بود چون خسپد تہ
اے دیدہ گنہ میکنی و می خسپی تہ چشمی کہ درو خار بود چون خسپد تہ

حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ کو ایک بزرگ نے خواب مین دیکھا اور

مزاج کا حال دریافت کیا آپنے جواب دیا کہ ہمارا وعظ ونصیحت کچھ کام
نہ آئی۔ مگر وہ چند رکعتین کام آئین جنھین ہم رات کے وقت پڑہتے تھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے "فرمایا کہ رات کو بہت
نہ سونا کہ بہت سونیوالا قیامت کے دن فقیر اور محتاج ہوکر اوٹھیگا"۔
نکتہ۔ دنیا کی محتاجی قلیل عاقبت کی محتاجی کثیر ہے وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ
نَافِلَةً لَّكَ وصایائے لقمان مین لکھا ہے کہ حضرت لقمان علی نبینا و
علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے بیٹے سے وصیت فرماتے تھے کہ اے بیٹا
مرغ سے زیادہ تر بے خبر سونا حیف ہے کہ مرغ تو بانگ دیتا ہے
اور تو پڑا سوتا ہے ایک شاعر کے نظم کا خلاصہ یہہ ہے کہ آدھی
رات کو سرو کی شاخ پر قمری بولی اُس دم مین غافل پڑا سو رہا تھا قسم خانۂ
کعبہ کی مین جھوٹا عاشق ہون اگر سچا ہوتا تو یہہ قمری ہرگز مجھسے سبقت نہ لیجاتی قطعہ

دی شب بچمن بخواب غفلت بودم ؎ تا آنکه سحر شد و نگشتم بیدار ؎ ناگاه

خروش بلبلان سحری ؎ رفت چو بگوش من سیدار گلزار ؎ بر خاستم و

بنجو و ملامت کردم ؎ صد حیف کہ من بخواب مرغان بیدار ؎ وَاِنْ مِنْ

شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ۵ صبح صادق

مرہم کافور دارد در بغل ؎ گر علاج زخم عصیان میکنی ہشیار باش ؎ ۵

ہرکان سعادت کہ خدا داد بہ حافظ ؎ از ورد شب تار و دعا سحری بود ؎

منقول ہے کہ تلاوت قران کی آواز ۔ وقت سحر استغفار کی آواز ۔

خدا تعالی کو خوش آتی ہے ہر شب مین آدھی رات کے بعد سے طلوع

آفتاب تک یہہ ندا ہوتی ہے کہ کیا ہے کوئی سوال کرنے والا کہ مین اُسے

دون اور کیا ہے کوئی توبہ کرنے والا ۔ کیا ہے کوئی مغفرت چاہنے والا

کیونکہ صحیح حدیث مین آیا ہے کہ جب آدھی رات گذرتی ہی اور خلق سو جاتی ہے تو

اوس وقت یہہ ندا خود خدا تعالی فرماتا ہے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ وقت سحر کے خدا ایسی ہوا چلاتا ہے کہ ذکر و استغفار عابدون کا خدا تعالی کی بارگاہ مین پہونچاتی ہے اول شب کو منادی ندا کرتا ہے کہ عرش کے نیچے کے عابدو خبردار اوٹھتے جاؤ۔ تو عابد لوگ اوٹھہ کہڑے ہوتے ہین اور نمازین پڑہتے ہین جسقدر خدا تعالی چاہتا ہے پہر نصف شب کو منادی ندا کرتا ہے کہ ہوشیار ہو جاؤ دعا قنوت پڑھنے والو پس اوٹھتے ہین اور سحر تک پڑھتے ہین اور جب صبح ہوتی ہے تو منادی ندا کرتا ہے کہ بیدار ہو خواب غفلت کے سونے والو۔ تب اپنے اپنے بچھونون سے اسطرح اوٹھتے ہین جسطرح مردے قبرون سے نکل پڑتے ہین

رباعی شب خیز کہ عاشقان بشب راز کنند ٭ گرد در و بام دوست پرواز کنند
ہر جا کہ درے بود بشب بربندند ٭ الا در دوست را کہ شب باز کنند ٭

الغرض صندوقچہ باطن کو سرمایۂ اعمال اور نقد احوال سے خالی نہ رکھنا۔ اور
یقین طور سے تصور کرنا کہ صرف علم کسیکی دستگیری نہین کرتا ہے۔ مثلاً
اگر کوئی سپاہی ہتیار بند جنگل بیابان مین ہو پہنچے اوسکے نزدیک وہان
تلوار تیر کمان بندوق وغیرہ جملہ ہتیار موجود ہون۔ دفعتہً آدم خوار شیر بڑے ڈیل کا
ایا بغیر ہتیار۔ وبدون استعمال آلات مذکور کے خود بخود شیر بھاگ جاویگا
تم کہوگے نہین پس لاکھون مسئلے علم کے تمہین یاد ہونگے اور اسپر عمل کچھ
بھی نہوگا تو محض معلومات سے کیا حاصل۔ نظیر ثانی یہہ کہ اگر کسی شخص کو
صفرادی بخار ہے اور بخوبی سمجھتا ہے کہ سکنجبین اور آش جو اوسکو مفید تر
ہے تو پہر اُس کا مجرد علم موجب صحت اور زوال مرض کا باعث نہو سکیگا
جب تک اوسکو نہ کہائیگا ہرگز اچھا نہوگا۔ پس علم بہت حاصل کرنا
اور بہت کتابون کی اوراق گردانی کرنا بغیر عمل کے بیکار و بیفائدہ ہے

الغرض جب تک اپنے کو اچھے کاموں سے خدا کی رحمت کا مستحق نہ بناؤ گے
تم پر ہرگز رحم نہ کیا جائیگا۔ خدا تعالی قرآن مین فرماتا ہے کہ مَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَاءَ
رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا۔ یعنے جو
اپنے رب کی ملاقات چاہے تو چاہئے کہ اچھے کام کرے اور اپنے رب
کی بندگی مین کسیکو شریک نہ بناوے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
ارشاد ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزون پر قائم ہے پہلا کلمہ توحید
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہنا۔ دوسرا نماز پڑھنا۔ تیسرا زکوۃ دینا
چوتھا رمضان کے روزے رکھنا۔ پانچوان حج خانہ کعبہ کا کرنا۔ دوسری
حدیث کا مضمون یہہ ہے کہ ایمان اقرار کرنا زبان سے اور سچ جاننا دل سے
اور عمل کرنا ہاتھہ پاؤن وغیرہ سے ہے پس اس سے ہر ایک روشن تر دلیل کو
ہوگی۔ اگر تمھین یہہ خطرہ گذرے کہ بندہ اپنے عمل سے بہشت مین جائیگا

نہ خدا کے فضل و رحمت سے۔ تو ہنوز تم نے فقیر کا مطلب نہیں سمجھا یہہ تو
فقیر بھی کہتا ہے کہ بندہ محض خدا تعالی کے فضل و کرم سے بہشت میں جائیگا
مگر جب تک طاعت اور عبادت سے اپنے تئیں خدا تعالی کی رحمت کے
لائق اور مستحق نہ بنائیگا خدا تعالی کی رحمت کا حقدار نہوگا۔ یہہ فقیر کا مقولہ
نہیں بلکہ خدا تعالی خود فرماتا ہے۔ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ؕ
یعنی بیشک خدا کی رحمت نیک آدمیوں سے قریب ہے اور جب خدا کی رحمت
بندہ پر نازل نہوئی تو بہشت ملنا معلوم اگر کوئی کہے کہ صرف ایمان سے
ہی بندہ بہشت میں جائیگا تو یہہ بات فقیر بھی کہتا ہے کہ ہاں مگر کب جب
سے واصل جہنم ہو چکینگے۔ اور بقدر گناہ عذاب ہولیگا۔ جب بہشت ملیگی
اے فرزند جب تک تم محنت نکروگے مزدوری اور نوکری نکروگے
تنخواہ نپاوگے ایسے ہی عبادت سے جی چرانا اور جنت کی طلب تو کا کام

اِس کام پر کس منھہ سے اُجرت کی طلب کو ایک شخص قوم بنی اسرائیل سے
برسوں عبادت الہی تعالی شانہ کرتا رہا خدا تعالی نے اِسکے خلوص نیت کو
ملائکہ پر ظاہر کرنا چاہا۔ ایک فرشتہ بشکل انسان آیا۔ اور کہا کہ بیتک تو
یہہ سعی بیفائدہ کریگا آخر تیرا مقر دوزخ ہے اُسنے جواب دیا کہ مجھکو بندگی
بغیر مفر نہین خدائی اوسکے ہاتھہ ہے خواہ دوزخی کرے یا بہشتی اوسکا
اختیار ہے اُس فرشتہ نے بارگاہِ حضرت احدیت مین عرض کیا کہ الہی
تجھکو روشن ہے جو اس عابد نے جواب دیا۔ حکم ہوا کہ اے فرشتو وہ بندہ
باوجود صفتِ لئیمی کے ہماری عبادت سے باز نہین آتا ہے۔ ہم باوجود
صفتِ کریمی کے کسطرح اُسکے گناہ نہ بخشینگے تم تمام گواہ رہو مین نے
اُسکو بخشدیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین کہ جو آدمی یہہ گمان رکھتا ہے
کہ بے محنت و برداشتِ مشقت جنت ملیگی سو وہ بوالہوس ہے

ایمان چو سلامت بلب گور بریم ٭ احسنت برین چستی و چالاکی ما ٭ اور جیسے یہ خیال
کیا کہ ہر دو بار زو بہشت نصیب ہوگی وہ رحمت کھینچنے والا ہے ٥
گر نباشد بندگی در زندگی ٭ مردنت بہتر ازین بد زندگی ٭ رباعی دائم گنہ
نفس راغب بودہ ٭ قالب عاصی و روح تائب بودہ ٭ مو گشت سفید
رو سیہ ہم نگرد ٭ این پیری من صباح کاذب بودہ ٭ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے ہیں کہ آرزوے بہشت بھی بے عمل ایک گناہ ہے منجملہ گناہوں
کے پس یہ کہنا کہ خدا تعالی ہماری عبادت کا محتاج نہیں وہ غفور رحیم ہے
کتنی حماقت کی بات ہے رباعی دل توبہ نمی کند ز عصیان چکنم ٭ بنیاد
نشستہ طفل نادان چکنم ٭ رخصت گویم اگر تو انصاف کنی ٭ تقصیر است
تا بشیطان چکنم ٭ رباعی اسرار ازل را نہ تو دانی و نہ من ٭ وین حرف
معما نہ تو خوانی و نہ من ٭ ہست از پس پردہ گفتگوے من و تو ٭ چون پردہ

برافشاند تو ما فی و من ٭ الغرض حقیقت کے معنی یہ نہیں کہ عمل نکرے
بلکہ عمل کا لحاظ کرے ؎ چشم اگر بینا شود ہر سو جمال یار ہست ٭ گوش
اگر شنوا بود در ہر سخن اسرار ہست ٭ حقیقت دریا ہے اور شریعت کشتی
پس بغیر کشتی دریا سے پار ہونا محال ہے ؎ نصیحت گوش کن جانا
کہ از جان دوست تر دارند ٭ جوانان سعادتمند پند پیر دانا را ٭ حضرت
علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ دانشمند آدمی وہی ہے جو اپنے نفس پر
غالب آکر اچھے کام کرتا ہے۔ تاکہ بعد موت کام آئیں اور احمق وہ
آدمی ہے جو نفس امارہ کا مرید ہے اور خدا سے بخشایش کی امید رکھتا ہے
؎ آنکھیں بیکار ہیں دیکھیں جو صورت تیری ٭ دل وہ کیا دل ہے نہیں جس میں
محبت تیری ٭ رباعی پاک از عدم آمدیم و ناپاک شدیم ٭ آسودہ درآمدیم
و غمناک شدیم ٭ بودیم ز آب دیدہ در آتش دل ٭ دادیم بباد عمر و در خاک شدیم

ایعزیز علم بے عمل بیگانگی ہے۔ مثل اندھے مشعلچی کے جو علم تمکو گناہون سے نہین بچاتا ہے وہ فرداے قیامت آتش دوزخ سے کب بچائیگا
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ ۔ رباعی دنیا جم را و قیصر و خاقان را ٭ تسبیح ملک را وصفا رضوان را ٭ دوزخ بد را بہشت مر نیکان را ٭ جانان ما را و جان ما جانان را ٭ ایعزیز دل مین ہمت اور نفس مین شکستگی اور تن مین پژمردگی رکھنا چاہئے ۔ یار آمد و گفت خستہ میدار دلت ٭ دائم بامید بستہ میدار دلت ٭ ما را بشکستگان نظرہا باشد ٭ ما را خواہی شکستہ میدار دلت
کیونکہ اپنا گھر تو قبرستان ہے جو اقربا و شناسا وغیرہ وہان مقیم ہین دمبدم تمھارا انتظار کر رہے ہین کہ کب تم اُنسے جا ملوگے ۔ دمبدم میگذرند از نظر ما یاران ٭ ما اینقدر دیدہ نداریم کہ در خود نگریم ٭ ۔ چلو امیر چلو

تا کجا اقامت دہر کو مسافران عدم انتظار کرتے ہیں کہ پر خبر دار ہوشیار بے توشہ نجانا کہو یہہ قافلہ والون سے ہم بھی آتے ہین کہ چلے جاؤ خدارا قدم اٹھائے ہوئے رباعی غافل منشین کہ خوش تماشے نیست ہر دم کہ بر آید از تو جانے ست عزیز کہ عمر ست کہ آید ست خواہد رفتن ضائع مکنش بہ ہیچ ساعت ست عزیز میان طاعت و عبادت سے معنی تو سمجھو عبادت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا نام ہے امر و نہی قول و فعل مین سب مین پیروی آپکی اور آپکے افعال و احکام کی موافقت ضرور ہے۔ خلاف حکم آپکے کوئی عبادت قبول نہین گو بصورت عبادت ہو۔ خواہ نماز ہو۔ یا روزہ۔ مثلاً ایام تشریق کے روزے حرام ہین۔ اُن دنون جو روزہ رکھیگا گنہگار ہوگا۔ حالانکہ روزہ بظاہر عبادت ہے اسیطرح اوقات مکروہ و مقامات غضب مین نماز

پڑھنا گناہ ہے خلاف پیمبر کسے رہ گزید ہرگز بمنزل نخواہد
اور جو کوئی شوہر اپنی بیوی سے ہنسی کرتا ہے تو ثواب پاتا ہے
اگرچہ بظاہر دل لگی ہے اپنی بیوی کے ساتھ مزاح کرنا آنحضرت
علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فعل ہے۔ تو ثابت ہوا کہ عبادت فرمان بری
آنحضرت کی ہے۔ نہ صرف نماز و روزہ اسلئے کہ نماز روزہ جب ہی
عبادت ہوگا جب بہ نیت فرمان برداری کریگا۔ اسواسطے چاہئے کہ
اپنے اقوال و افعال شریعت کے موافق و مطابق رکھو سے گفتن نیکو
بہ نیکوئی نہ چون کردن بود۔ نام حلوا بر زبان بردن نہ چون خوردن بود
ورنہ علم و عمل بے حکم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دوری کا
باعث ہے یہی وجہ ہے کہ آپنے اگلی امتوں کے اعمال منسوخ کردئے
پس چاہئے کہ آنحضرت کے حکم کے سامنے دم نہ مارو۔ اور یقین جانو کہ

خدا کی راہ ان علوم رسمی اور اقوال صوفیانہ سے طے نہیں ہو سکتی ہے۔ بلکہ یہ

راہِ مجاہدات اور ریاضات سے تکمیل پاتی ہے ؎ سہل شیرے دان کہ صفہا

بشکند ؛ شیر آن باشد کہ خود را بشکند ؛ گر برون آئی ز پندار وجود ؛ بر تو گردد در

پرکارِ وجود ؛ پہلے شہوت و حرص کو مشقت ریاضت سے پامال کر دینا چاہیئے

شترِ نفس کو تیغ مخالفت ہوا اور موت اختیاری سے ذبح کرے رباعی

گیرم کہ ہزار مصحف از بر داری ؛ آنرا چہ کنی کہ نفس کافر داری ؛ سر را بزمین

چہ می نہی بہرِ خدا ؛ آنرا بزمین بنہ کہ در سر داری ؛ زبان بے لگام اور

نفسِ مطلق العنان بدبختی کا نشان ہے جب تک نفس امّارہ مغلوب نہوگا

دل نورِ معرفت سے معمور نہوگا رباعی نہ مارا آپ کو جو خاک ہو اکسیر بن جاتا ؛

اگر پارے کو اے اکسیر گر مارا تو کیا مارا ؛ نہنگ اژدہا و شیر نر مارا تو کیا مارا ؛

بڑے موذی کو مارا نفس امّارہ کو گر مارا ؎ ہر کس تا کمال او بود ؛ در قرب

ہر کس حسبِ حالِ او بود تو سالکانِ راہِ خدا پر واجب ہے کہ اول اعتقاد صحیح جو بدعت سے
خالی ہو حاصل کریں۔ دوسرے برے کاموں سے توبہ کرنا اسطرح پر کہ پھر گناہ کے پاس
نجاوے ؏ دنیا خواب است کش عدم تعبیر است تو صید اجل است گر جوان و پیر است تو
ہم روی زمین پر ہست ہم زیر زمین تو این صفحۂ خاک ہر دو رو تصویر است تو تیسرے
حقدار کا حق ادا کرنا اور سکو راضی رکھنا تا حق کسی کا اوسپر باقی نرہے ؏ با خلقِ خدا
سخن بشیرینی کن تو اظہار نیاز و عجز و مسکینی کن تو تا بر سر دیدہ جا دہندت مردم تو
چون مردمِ دیدہ ترک خود بینی کن تو چوتھے علم شریعت بقدر حلال و حرام سیکھنا باقی علوم
صرف اسقدر سیکھے جسمین نجات متصور ہو علمِ کلام اور علمِ مناظرہ اور نظم و نثر و
صرف و نحو و غیرہ ضرورت سے زیادہ پڑھنا کیا فائدہ۔ اور کیا حاصل سواے
تضیعِ اوقات کے ؏ گر ہست ترا اقبال وصلِ یار ہی تو بر جادۂ شرع بایدت
پا داری تو خواہی کہ رہے بخلوتِ خاص افتد تو زین شارعِ عام پا برون نگذاری

انے فرزند تمکو فقیر سے جو تعلق وابستہ ہے اپنے سے بیگانہ سمجھتا ہون تم بھی
فقیر کو باوصف خصوصیت کہ تمھارے ساتھ ہے اپنے سے بیگانہ سمجھو ۵
یاری مخلوق ناید ہیچ کار ٭ سعی کن در یاری پروردگار ٭ آن زمان چون ساز یا بنگ نی بود تو
دامن یاد پناہت کے بود ٭ چشم مروت دوسرون سے بند کرو زمانہ نے ابھی تمہین
کھولکر اچھی طرح سمجھا دیا ہے کہ امید وفا کسی سے نرکھو ۵ آن بہ کہ درین زمانہ
کم گیری دوست ٭ با اہل زمانہ صحبت از دور نکوست ٭ آنکس کہ بیگانگی ترا تکیہ بدوست
چون چشم خرد باز کنی دشمنت اوست ٭ اے دل ز زمانہ رسم احسان مطلب ٭ تو
ور گردش دوران سر و سامان مطلب ٭ درمان طلبی درد تو افزون گردد ٭ با درد
بساز و ہیچ درمان مطلب ٭ اسباب جہان جملہ چو نقش ست در آب ٭ آن آب
نہ آب بلکہ موجے ز سراب ٭ آن موج سراب ہم خیالے در خواب ٭ آن خواب
چہ خواب خواب مستان شراب ٭ میان تمنے امتحان دینے کے لئے

ایک مدت تکرار علم کے واسطے شب بیداری اختیار کی۔ اگر اس سے تمھاری
غرض دنیاوی تحصیل مال و متاع دنیا اور افتخار و اعزاز اپنے ہمسرون مین متصور ہے
تو حیف صد حیف تم پر رباعی مولوی گشتی و آگہ نیستی ٭ خود کجا و از کجا و کیستی ٭
از خود آگہ چون نہٖ ای اے بے شعور ٭ پس نباید بر چنین علمت غرور ٭ اگر تمھارا
مدعا تکمیل دین و تہذیب اخلاق متصور ہے تو مبارکباد و مرحبا و صد آفرین رباعی
دنیا مطلب مخنث میدانند ٭ عقبیٰ مطلب مونث میخوانند ٭ مولا طلب و برائے
مولا میباش ٭ کاین سخت رہست و سالکش مردانند ٭ نقل ہے کہ ایک وقت
حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ٹھنڈا پانی پینے کو لائے آپ پیالہ ہاتھہ مین
لیتے ہی بیہوش ہو گئے اور پیالہ ہاتھہ سے گر گیا لوگون نے وجہ پوچھی تو
فرمایا کہ مجھے دوزخی گنہگارون کی آرزو یاد آئی جب وہ اہل جنت سے کہینگے کہ
تھوڑا پانی ہمین بھی دو رباعی گر از پئے شہوت و ہوا خواہی رفت ٭ از من خبرے کہ

بے نوا خواہی رفت ؛ بنگر چہ کسی واز کجا آمدہ ؛ میدان کہ چہ میکنی کجا خواہی رفت ؛ ۵ چار من آب ست اگر خواہی کنی غسل بدن ؛ قطرہ اشک از برائے غسل دل کافی بود ؛ کتب سابقہ مین لکھا ہے کہ مردہ کا جنازہ جب اوٹھتا ہے تا لب گور اُس سے چالیس سوال کرتے ہین۔ کہ اے بندے تو نے خلق کیلئے خوب صفائی کی۔ میرے واسطے تو نے کیا طہارت کی ہر روز ندا ہوتی ہے کہ اے شخص تو کیا معاملہ کرتا ہے غیر خدا کے ساتھ حالانکہ تو خدا کے ساتھہ نیکی سے محروم ہے وغیرہ وغیرہ تو خود بہرا ہے یہہ آواز نہین سنتا قَدْ جَاءَكُمْ بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ ؛ رباعی کبر و نخوت مکن اے نادان از رہ دور بخاک آمدہ ؛ پرورش یافتی از خون حیض ؛ از رہ بول دو بار آمدہ ؛ پس دانشمند آدمی ہر روز گناہون سے توبہ کرکے سوتا ہے اور نیند کو

برابر موت کے سمجھتا ہے تاکہ روز بروز گناہ معاف ہوتے رہین۔ حدیث شریف مین ہے کہ اپنے اعمال کا خود حساب کرو۔ قبل اسکے کہ تم کو حساب دینا پڑے اور اعمال کو تولو بیشتر وزن ہونے میزان قیامت کے

رباعی امروز ترا دست رس فردا نیست ٭ ضائع مکن اندیشہ اردلت شیدا نیست
واندیشۂ فردات بجز سودا نیست ٭ کین باقی عمر را بہا پیدا نیست ٭ اگر تمھارا

طائر روح حظوظ نفسانی سے بے تعلق ہے۔ تو جب آواز نقارۂ کوچ سنیگا فوراً اوڑکر عرش معلے پر جا بیٹھے گا جسطرح کہ منقول ہے کہ حضرت سعد بن معاذ صحابی کی وفات سے عرش رحمٰن کا ہل گیا تھا معاذ اللہ اگر روح حظوظ نفسانی مین مبتلا ہو کر مویشی اور چارپایون مین سے ہے جن کے حق مین خدا تعالی فرماتا ہے کہ یہہ لوگ مثل چوپایون کے بلکہ اون سے بھی گمراہ ترین تو باور کرنا کہ دنیا سے قدم اوٹھاتے ہی دوزخ کا سامنا ہے رباعی

گر دعوی ہستی ست بہتان ست این ﴿ ور شکوہ نیستی ست کفران است این ﴿

اے حضرت انسان تحیر انجام ﴿ خود را نشناختی چہ عرفان است این ﴿

مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ ؎ پاک کن جامہ ہستی کہ شود او پیدا ﴿

تا گریبان ندرد گل نہ کند بو پیدا ﴿ حکایت حاتم اصم جو شاگرد اور مرید حضرت

شفیق بلخی رحمتہ اللہ تعالی کے تھے انھون نے تینتیس سال مرشد کی خدمت مین

رہکر آٹھہ فوائد حاصل و اختیار کئے جو باعث خلاصی و نجات سمجھے جاتے ہین

وہی ہذہ۔ (۱) کار خیر جو قبر مین مونس و غم خوار ہے اختیار کیا (۲) بر خلاف

نفس مجاہدات اسقدر کئے جن سے نفس مجبوراً عبادت پر راضی ہو گیا

(۳) جو مال و متاع سالہا مشقت سے جمع کیا تھا فقرا کو دیکر خدا کے پاس

جمع کر دیا اور راہ آخرت کا توشہ یہی ہے (۴) پرہیز گاری اختیار کی کیونکہ

خدا یتعالی متقی کو دوست رکھتا ہے (۵) بہ ترک حسد سب سے ملاپ اختیار کیا

اور تقدیر الٰہی پر رضامند ہو گئے (۶) سوائے شیطان اور اوسکے تابعین کے
اور کسی کو اپنا دشمن نسمجھا (۷) خدا کے وعدہ پر پورا بھروسہ کر کے اسیطرح
لو لگائی تلاش رزق حرام و شبہات مین نہ پڑے (۸) دنیا مین کسی چیز پہ
اعتماد نہین کیا۔ وَکَفیٰ بِاللّٰہِ وَکِیلاً ۵ رباعی بت می شکنی کہ سنگ راہ دین است
سے می فگنی کہ اب فسق دکین ست خود را بشکن کہ بت شکستن سہل است
دنیا بفگن کہ می فگندن این است آمی لنور العینین باغ و بہار رغریزی مطبوعہ
۲۹ محرم الحرام ۱۳۲۱ھ ہجری مین مرید کے اداب اور بعض حقائق کے نکات
ہم بیان کر چکے ہین۔ اب پیر کے فرائض قید قلم کرتے ہین کہ ہر سالک کیلئے
ایسا پیر درکار ہے جو مربی اور مرشد ہو۔ یعنی تعلیم و رہنمائی کرے۔ برے
اخلاق کو دور۔ اور اچھے اخلاق کو بجائے اونکے قائم کرے خدا کی راہ
چلنے والے کے لئے ایک پیر مربی درکار ہے۔ اِسلئے کہ خدا تعالیٰ نے

پیغمبرون کو خلق کے طرف بھیجا ہے تا کہ خلق کو راہ راست بتا دین اور جب
رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دنیا سے رحلت فرمائی تو اپنے نائبون کو
اپنی جگہہ پر چھوڑا تا رہنمائی خلق کی تا روز قیامت کرتے رہین ہر کرا دیدم
درین عبرت سرا ئی پیر مردن زندگانی میکند ہوا اسلئے سالک کو خواہی نخواہی
پیر کامل کی ضرورت ہے پیر کے شرائط یہہ ہین کہ عالم ہو لیکن ہر ایک عالم
قابل پیری کے نہین ہے بلکہ لائق پیری کے وہ شخص ہے جسمین نشانیان
مفصلۂ ذیل ہون - اور نشانیون کی تفصیل اسلئے ہم بیان کرتے ہین تا کہ
ہر شخص دعوے پیری نکرے جو شخص کہ محبت جاہ و مال کی نرکھتا ہو اور
بعیت شخص بینا کی کر چکا ہو جسکی بعیت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تک
مسلسل ہو اور اوسنے ہر قسم کی ریاضت اور محنت بھی کی ہو جیسے کم کھانا
کم سونا - کم بولنا اور نماز بہت پڑہنا اور بہت صدقہ دینا اور بکثرت

روزہ رکھنا اور اخلاق حمیدہ کا عادی ہونا جیسے صبر شکر توکل یقین

اطمینان سخاوت قناعت امانت فیاضی حلم تواضع دانائی

صدق وقار حیا سکون وغیرہ اور ایک نور منجملہ انوار محمدی صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے دیکھا ہو۔ اور کبر وغرور بخل وحسد کینہ وحرص وطول

امل وطیش وجلدی وغیرہ بداخلاقی سے پاک ہو اور تعصب تکلف سے مبرا

ومعرا ہو اور سوا علم محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی علم کا عامل نہو یہی

بعض نشانیان پیران طریقت کی ہین۔ ایسے پیر کی پیروی سے منزل مقصود

تک رسائی اور وسیلہ نجات متصور ہے سفر عراق مین ثابت ہوگیا کہ قرۃ

باصرہ فتوت مردم دیدہ مروت ہمارے شیخ پیر جوان مین ان تمام صفات حمیدہ

واخلاق پسندیدہ کو خدا تعالی نے کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے وکفی باللہ

شہیدًا بسبب کور باطنی کے عام لوگ غفلت مین ہین حالانکہ وہ آپ کے

کرامات کا مشاہدہ ہو رہا ہے کہ قلم و زبان اُن کے بیان سے عاجز ہے
سُبحَانَ اللہِ۔ ایسا پیر کم یاب ہے۔ و اکثر حال مدعیانِ زمانۂ حال کھیل
تماشے کے واسطے مرید بناتے ہیں۔ اور بہت سے ملحد بیدین حرفت
پیرزادگی خاندانی کو ذریعۂ معاش قرار دیکر بہت غریب نادانوں کو دام میں
لاتے ہیں خدا انھیں ہدایت دے۔ رباعی ہُشدار کہ روزگار شور انگیز است
ایمن منشین کہ تیغ دوران تیز است در کام تو گر زمانہ لوزینہ نہد زنہار
بادامی حلوہ ۱۲
فرو مبر کہ زہر آمیز است ؎ صیادِ فلک نہادہ دامے بردوش گزارہم
شکارِ ناکسان بیہوش گزاشتے و آبرین شعور و دانائی ما چو او در پئے ما و ما
بخوابِ خرگوش گزاشتے العزیز تصوف دو چیز کا نام ہے ایک تو سچا معاملہ کرنا
خدا تعالیٰ سے دوسرا خلق سے نیکی کرنا۔ پس جو آدمی خدا کے ساتھ سچا
معاملہ کرے۔ اور خلق کے ساتھ نیکخوئی اور بُردباری سے پیش آئے تو

وہی صوفی ہے ۔ ــه یکے آنکہ برخویش خودبین مباش ؛ دگر آنکہ بر غیر بدبین مباش ؛ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا معاملہ یہہ ہے کہ اپنی خوشی اوسکے حکم پر فدا کرے یعنی اُسکے احکام سے خوش رہے ــه اے بندہ چو بندگی نکردی تر از بندگیست کہ کار دارد ؛ چون او تو دگر خدا نداری ؛ او بہ ز تو صد ہزار دارد اور خلق کے ساتھ نیکی و بُردباری یہہ ہے کہ اُنکے کام کو اپنے کام پر مقدم جانے جب تک اُنکی خواہش خلاف شرع نہو۔ اسواسطے کہ جو شخص خلاف شرع پر راضی ہو۔ وہ صوفی نہیں ہے اگر وہ دعوے کرے تو جھوٹا ہے ــه دل سِرّ حیات را کماہی دانست ؛ در موت ہم اسرار الٰہی دانست ؛ امروز کہ با خودی ندانستی ہیچ ؛ فردا کہ ز خود روی چہ خواہی دانست ؛ ای عزیز بندگی تین چیز سے مراد ہے۔ پہلا حکم ماننا شرع کا۔ دوسرا قضا و قدر و قسمت الٰہی تعالیٰ شانہ پر راضی رہنا تیسرا اپنی خوشی چھوڑ دینا اور خدا کی مرضی سے

خوش ہونا ۵ سرمد گلہ اختصار می باید کرد ؎ یک کار ازین دو کار می باید کرد
یا تن بہ رضا دوست می باید داد ؎ یا قطع نظر زیار می باید کرد ؎ الغرض توکل کی
حقیقت یہہ ہے کہ خدا کے وعدون کو پکا اور مضبوط سمجھنا باقی کیفیت
تقدیر کے بیان مین ہم لکھہ چکے ہین۔ الغرض اخلاق کی حقیقت یہہ ہے
کہ تمھارے جملہ کام محض خدا ہی کیواسطے ہون۔ اور جس کام کو کرو اسمین تمھارا
دل خلق کے طرف متوجہ نہو اور یہہ بھی نہ خیال کرو کہ آدمی تمھاری تعریف
اس کام مین کرین اور خلق کی ملامت سے آزردہ بھی نہونا چاہیئے خلق کو
خدا یتعالی کی قدرت کاملہ کے تابع مثل بیجان چیزون کے سمجھنا جیسے پتھر کنکر
زمین وغیرہ کسی کو رنج و راحت نہین دے سکتے ہین اسیطرح تمام خلائق کی
ہرگز مجال نہین ہے کہ بے حکم خدا یتعالی رنج و راحت پھونچا سکین جب خلق کو
صاحب قدرت اور صاحب ارادت سمجھوگے تو خالق کا خیال کہان باقی رہا

شعر — ہر گزندے رسد ز خلق مرنج کہ نہ راحت رسد ز خلق نہ رنج نقل ہے کہ

شیر خدا حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کو کسی جنگ میں ایک مشہور پہلوان سے

مقابلہ ہوا صحابہ لرزاں تھے کہ کافر مقابل کے ہاتھ سے آپ جام شہادت

نوش فرمائینگے کچھ عرصہ تک سخت مقابلہ رہا۔ بارے اسد اللہ الغالب کے

ذو الفقار کے جان کاہ ضرب وصدمہ سے سخت تر مجروح و نیم جان ہوکر گھوڑے

سے وہ کافر زمین پر گر پڑا شیر خدا نے سینہ پر کینہ مخالف پر سوار ہوکر خنجر سے

سر اوسکا بدن سے جدا کر دینا چاہا چونکہ وہ حس و حرکت نہیں کر سکتا تھا

طیش میں آکر چہرۂ مبارک پر تھوک دیا آپ فوراً سینہ سے علیحدہ ہو گئے

اوسکو تعجب گذرا اور پوچھا کہ آپنے باوجود قابو پانیکے موقع کو ہاتھ سے

کیوں دیا اپنی خواہش پوری کیوں نہیں کی آپنے جواب دیا کہ میں نے تجھے

لوجہ اللہ تعالی جنگ جہاد کیا جبکہ تو نے تھوکا مجھکو غصہ آگیا خیال کیا کہ

اگر اب تجھے ذبح کروں تو بعوض للّٰہیت کے نفسانیت ہو جاتی ہے اسلئے
باز آیا ۔ رباعی ۔ یا بر سر وہم و رنج دنیا بردار ۔ یا بر دوش یقین یا غم عقبی بردار
برداشتن بار ضرور افتادہ است ۔ این را بردار خواہ آن بردار الغرض
تا امکان مناظرہ بحث کسی سے نکرنا اسمیں بہت آفات ہیں ۔ اور نفع سے نقصان
زیادہ ہے تمام برے اخلاق اسی سے پیدا ہوتے ہیں یعنی ریا و کینہ
و حسد و تکبر و عداوت و فخر وغیرہ پس اگر کوئی مسئلہ درمیان تمھارے
اور طرف ثانی کے واقع ہو اور تم چاہو کہ حق بات ظاہر ہو جائے تو اُس میں
بحث کرنا جائز ہے اور اس نیتِ خالص کی دو نشانیاں ہیں اول یہ کہ
برابر سمجھو کہ حق تمھارے طرف ثابت ہو یا طرف ثانی کے دوسری یہ کہ
بحث کرنا تنہائی اور گوشہ میں پسند کرو نہ بر ملا لیکن اگر کسی سے مسئلہ بیان کرو
اور جانو کہ حق تمھارے طرف ہے اور وہ نہیں مانتا ہے تو اوس سے

حجت و تکرار نکرو بلکہ زبان بند کرو ورنہ وحشت کے سوا کچھ فائدہ متصور نہوگا

ع اپنا شیوہ ہے امر حق کہنا ۔ گر معاند لڑے تو چپ رہنا ۔ اپنا شیوہ

نہیں ہے جنگ و جدل ۔ کسو ناکس سے کرنا رد و بدل ۔ صلح کی حق نے دی ہے

تو مجکو ۔ مرحبا کہتے ہین عدو مجکو ۔ دیکھو طبیب حاذق ایسے مریض کی دوا

کرتا ہے جسمین صحت کی امید رکھتا ہے ۔ ع رفتم بطبیب و گفتم از درد

نہان ۔ گفتا از غیر دوست بر بند زبان ۔ گفتم کہ غذا گفت ہمین خون جگر ۔

گفتم پرہیز گفت از ہر دو جہان ۔ اور جہان جانتا ہے کہ مرض غالب ہے

اور دوا کارگر نہوگی تو اُستادی طبیب کی یہی ہے کہ وہان ہرگز ہاتھ نہ ڈالے

اور دوا نکرے ع دی گفت طبیب از سر حسرت چو مرا دید ۔ ہیہات

کہ درد تو ز قانون شفا رفت ۔ اسیطرح جہل کی بیماری لا دوا ہے ۔

فرض کرو کسیکا سوال اور اعتراض بسبب حسد اور رشک کے ہو حسد کی

بیماری بھی لا علاج ہے کتنا ہی صاف روشن تقریر سے جواب دو گے
اسکا غصہ بڑہتا ہی جائیگا اور تمھارا دشمن زیادہ تر ہوگا ایسے آدمی کے
جواب مین مشغول و مصروف ہرگز نہونا چاہئیے۔ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ ط
کسی شاعر نے کیا خوب بات کہی ہے کہ ہر طرح کی عداوت دور ہوسکتی ہے
مگر حسد کی دشمنی نہین جاسکتی ہے پس تدبیر یہی مناسب ہے کہ اوسکو اس
بیماری مین چھوڑدو اور درگذر کرو خدا تعالی فرماتا ہے۔ فَاَعْرِضْ عَنْ
مَّنْ تَوَلّٰی عَنْ ذِکْرِنَا وَلَمْ یُرِدْ اِلَّا الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا ط یعنی مُنہ پھیر لو اے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص سے جو پیٹھ پھیرتا ہے ہمارے ذکر سے اور
صرف زندگانی دنیا چاہتا ہے۔ اور حاسد جو کچھہ کرتا ہے اور کہتا ہے گویا
اپنی عمر من کو جلاتا ہے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہین کہ حاسد
کی نیکیون کو حسد اسطرح کہاتا ہے جسطرح لکڑی کو آگ ۵ غمناک نباید بود

از طعن حسود و اے دل * شاید کہ چو وا بینی خیر تو درین باشد * مثنوی ہان و ہان

ترک حسد کن از میان * ور نہ ابلیسے شوی اندر جہان * چوب ہم بود آے برادر

آن ستون * کز فراق مصطفےٰ بگریست خون * اے تو انسان چوب از تو

بہتر است * کو کینہ ہا در سینہ تو مضمر است * کینہ و بغض و حسد ایمان تست

درکشا کشتہا حسرت جانِ تست * اے منافق زین ہمہ داغ نفاق * خیر و شر خوی

از بہار اتفاق * جو نادانی حماقت سے ہو علاج پذیر نہین جیسا حضرت عیسیٰ

علیہ السلام فرماتے ہین کہ مین مُردہ کو زندہ کرنے سے ایسا عاجز نہین

جیسا کہ علاجِ احمق سے تنگ آیا ہون۔ اور یہہ وہ جاہل آدمی ہے جو چند روز

تحصیل علم مین مصروف رہا۔ اور ہنوز علوم عقلی سے کورہے باوجود نادانی

اور بیمایگی کے علما و فضلا پر اعتراض کرے جنھون نے سارے عمر علوم

شریفہ کی تحصیل مین صرف کی ہے اپنی کور باطنی سے اِسقدر بھی نہین جانتا ہے

کہ یہہ اعتراض جو اس عالم بزرگ پر کرتا ہے یہہ بات خود اسکی جہالت اور نادانی کی دلیل ہے۔ اور جو آدمی بزرگون اور عالمون کی بات نہین سمجھتا ہے اور اس ناہفمی کو بھی اپنے قصور فہم کا باعث نہین جانتا ہے۔ وہ کُند ذہن اور غبی ہے۔ اوسکا ذہن دریافت حقائق جواب سے قاصر ہے۔ تو اُسکے جواب سے درگذر کرو ــہ آنکس کہ نداند و بداند کہ بداند ٭ در جهل مرکب ابدالدہر بماند ٭ آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم فرماتے ہین کہ ہم گروہ انبیا اسلئے مامور ہوے ہین کہ سب آدمیون سے موافق اونکی سمجھ اور عقل کے بات کرین۔ جو بات انکی طاقت فہم سے باہر ہے نہین کہتے ہین ہان جو پوچھنے والا عقلمند اور سمجھہ بوجھہ والا ہو اور غصہ شہوت حسد محبت دنیا مین گرفتار نہو اور سیدھی راہ دریافت کیا چاہتا ہے اور سوال بھی بطور طعن وتشنیع کے نہو تو ایسے آدمی کا جواب دینا چاہئے ــہ غافل مشو و دیدۂ

دل کور مکن ؏ کاشانۂ انتباہ بے نور مکن ؏ عیب و ہنرِ خویش ہمہ وقت ببین ؏
آئینہ زپیش روے خود دور مکن ؏ العزیز وعظ و نصیحت سے بھی پرہیز کرو
مگر جبکہ سمجھ لو کہ جو کچھ کہتے ہو خود بھی اوسپر عمل کرتے ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کی نصیحت یاد رکھو کہ خدایتعالیٰ نے اون سے فرمایا۔ اے فرزندِ مریم پہلے
اپنے نفس کو نصیحت کر جب وہ مان لے تب اوروں کو نصیحت کر۔ ورنہ
مجھ سے شرم کرنا مثنوی چشم کشا و نگر احوالِ خویش ؏ خواب گران اجل آمد
بہ پیش ؏ روز تو در فکرِ طعام و شراب ؏ شب ہمہ در خواب روی چین و تاب ؏
ایکہ بخوابی و جرس می زنند ؏ چشم کشا ہمرہیان می روند ؏ قافلہ رفت و تو
بخوابی ہنوز ؏ بیخودی و مستِ شرابی ہنوز ؏ بر سرِ رہ خفتی و ابلہ شدی ؏
قافلہ چون رفت تو گمرہ شدی ؏ نقل ہے کہ ایک جوان نہایت خوش رو
مسجد میں آیا لوگوں کے سامنے نشانہ گفتگو میں قہقہہ مار کر ہنسا۔

صحبتِ زندہ دلی دیدۂ گریان باشد۔ تو شاہدِ مُردگی دل لبِ خندان باشد تو

ایک بزرگ نے جو کہ وہاں رہتے تھے اوس جوان خندہ رو کو نزدیک بلا کر

آخرت کی حقیقت۔ اور سفر آخرت کے مقامات کا اندیشہ۔ دریافت کیا

اور پوچھا کہ قبضۂ ملک الموت وسوال منکر نکیر کی آسانی جواب کا یقین تمکو ہے

جوان مذکور نے کہا نہیں اور قیامت کی ہیبت۔ اور قیام خدا کے

روبرو محاسبہ اور ترازو اعمال کی جانچ پڑتال کی آسانی کی معافی کی

چٹھی تمکو مل چکی ہے جوان نے کہا نہیں پھر پل صراط پر گذرنا اور آتش دوزخ

وغیرہ ہولناک مقامات کی بیخوفی کے اطمینان کی چٹھی ملی ہے جوان نے

کہا نہیں بزرگ نے فرمایا اتنے اندیشے سر پر کھڑے ہیں دنیا سے

باایمان اُٹھنے کا یقین تو ہے نہیں پھر تجھکو ہنسی کسطرح آتی ہے تجھسا

خوبصورت خندان رُو دوزخ مین کیسے جلیگا مجھکو افسوس آتا ہی آنکی

پُراثر تقریر اسکو تیر بہدف ہوئی۔ مرتے دم تک پھر کبھی وہ جوان نہ ہنسا

ہردم باشی زرنج بردن راضی ٭ وز غم زدگی و غصہ خوردن راضی ٭

خواہی کہ شود خاتمہ بالخیر ترا ٭ وقت مردن شوی زمردن راضی ٭ نور العینین

اگر مطالعہ کتاب کرو تو وہ علم پڑھو جو واسطے نجات کے کام آئے

علم نبود غیر علم عاشقی ٭ مابقی تلبیس ابلیس شقی ٭ دل کہ خالی شد زعشق آن نگار ٭

سنگ استنجائے شیطانش شمار ٭ گر بغیر علم عشق از دل نہی ٭ سنگ استنجا

بشیطان میدہی ٭ علم دین فقہ است و تفسیر و حدیث ٭ گر بخوانی غیر ازین

گردی خبیث مثلاً جب تمکو معلوم ہو کہ تمھاری زندگی مین صرف ایک ہفتہ

باقی رہا ہے تو علم صرف و نحو و طب و قانون و انگریزی وغیرہ نہ پڑھو گے

کیونکہ یہہ چیزین تمھاری فریاد کے وقت کام نہ آئینگی بلکہ مراقبۂ دل

اور اپنی صفات کی درستی مین آمادہ و مستعد ہو گے اور دل کو بُری

باتون سے خالی کروگے اور خدا کی محبت کو دل مین جگہہ دوگے اور عبادت مین اپنا وقت تمام صرف کروگے ؎ اللہ اللہ ہرکہ کو بید صبح و شام ٭ آتشِ دوزخ بود بروے حرام ٭ ہر لحظہ نماسعی بپاسِ انفاس ٭ اسرار نفخت فیہ ہردم بشناس ٭ تراایک پند بس در ہر دو عالم ٭ زجا نت برنیاید خبر خدا دم ٭ مثلاً اگر تمکو لوگ خبر دین کہ آیندہ ہفتہ تک بادشاہ تمھاری ملاقات کو آئیگا تو تم یقیناً اوس ہفتہ مین اس امر کا اہتمام ضرور کروگے کہ جس چیز پر بادشاہ کی نظر پڑے اوسکو صاف و پاکیزہ کرو ن جیسے کپڑا مکان وغیرہ اب سوچو تو سہی عقلمند کو اشارہ کافی ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ بیشک تمھارے اعمال اور صورتون کو خدا یتعالی نہین دیکھتا ہے بلکہ تمھارے دل و نیتون کو دیکھتا ہے ؎ پرسید یکے منزل آن مہرگسل ٭ گفتم کہ دل مین است اور امنزل ٭ گفتا کہ دلت کجاست گفتم بر او ٭ پرسید کہ او کجاست

گفتم در دل تو ہیں احوالِ دل کا علم احیاء العلوم وغیرہ کتابوں سے دیکھنا فرضِ عین ہے باقی علوم فرضِ کفایہ ہین ؎ جام جہان نما دل انسان کامل است ۔ مرآۃ حق نما بحقیقت ہمین دل است ۔ دل مخزنِ خزائن سرِّ الٰہی است ۔ مقصود ہر دو کون ز دل جو کہ حاصل است ۔ آگاہ رہو کہ صاحبِ معدنِ نبوت کے ارشاد کے موافق تم اپنی ظاہری خلقت و صورت پر فریفتہ ہو کر موت کو نہ بھول جاؤ بلکہ حیات جاودانی کا سامان اسی دنیائے ناپایدار سے فراہم کرلو ؎

سررشتۂ دولت اے برادر بکف آر ۔ وین عمر گرامی بغفلت مگذار ۔ دائم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ کار ۔ میدار نہفتہ چشم دل جانب یار ۔ عزیز القدر ہر ہر دم منقضی ہو کر موت سے نزدیک کر رہا ہے ۔ خدا کرے ہر ہر دم کے ساتھ تقرب حق تعالیٰ شانہ بھی بڑھتا جاوے رباعی نفس نفس مکن اے بوالہوس ہوس ہوس مشو چو مرغ اسیر قفس بہ قفس ۔ بغیر یاد خدا ہر نفس کہ میگذرد ۔ ندامتے ست [illegible]

ہر نفس بہ نفس ہے سالک کو راہِ سلوک طے کرنیکے لئے اگر عمر نوح بھی ہو تو
کافی نہین لہذا پیر کامل کی تلاش درکار ہے یاوری بخت سے جبکہ مرشد کامل
ملجاتا ہے تو وہ بعد تخلیہ و تزکیۂ نفس مرید صادق کو اپنے رنگ مین رنگ
لیتا ہے جسطرح ڈکوری کیڑے کو اپنے مانند بنالیتی ہے اور عشق حقیقی
کی آگ اسکے قلب مین روشن کردیتا ہے وبس سے سرمد غم عشق بوالہوس
را ندہند ۔ سوزِ دل پروانہ مگس را ندہند ۔ پس سالک اپنے اکساب و اشغال
و ریاضات و مراقبات سے اوس آگ کو بھڑکاتا ہے حتیٰ کہ شمع پر
پروانہ کیطرح جلکر خود شمع بنجاتا ہے سے تا نیست نگردی رہِ ہستت ندہند
وین مرتبہ با ہمت پستت ندہند ۔ چون شمع قرار سوختن تا ندہی ۔ سر رشتۂ
روشنی بدستت ندہند سے بعلم اللہ دو قدم راہست بیرون از دو نیست ۔
یک قدم بر خود نہ دیگر قدم در کوے دوست ۔ آنا فانا یہ راہ طے ہو جاتی

ہو جاتی ہے۔ منزل مقصود تک رسائی ہوتی ہے ع کانراکہ خبر شد خبرش باز نیامد
این مدرسہ نیست جاے آواز ٭ از سینہ بسینہ میرسد راز ٭ جبکہ لکڑی جلکر شعلہ بنتی ہے
اُسکو آگ کہینگے۔ پہر لکڑی کا اطلاق اوسپر عائد نہو سکیگا نظم مرے بعد
نور روح مردم ٭ بزیر نور حق ہو جاے یون گم ٭ کہ جیسے دن مین یہہ نجم و ثوا قب
شعاع شمس سے ہوتے ہین غائب ٭ یہی تو ہے فنا فی اللہ اصلی ٭ اگرچہ
زندگی مین ہے وہ نقلی مُوتُوا قَبْلَ اَنْ تَمُوتُوا شعر تو مے گو یدکہ با خدا
پیوستیم ٭ تو مے گو یدکہ از خود بیہا رستیم ٭ ہر کس خبرے دہد از خود بینی خویش
اغنی غرض انیست کہ ما ہم ستیم ٭ جبکہ وہ خود فرماتا ہے کہ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ
حَبْلِ الْوَرِیْدِ یعنی ہم شہ رگ سے نزدیک ہین پہر کسکو اُسکی معیت مین
کلام ہے لیکن اس معیت کا خیال اور خود کو اُسکے ساتھ ایسا سمجھنا جیسا
دایرہ شعلہ کے ساتھ۔ دیکھو اگر عود بتی کو سلگا کے پہراؤ تو وہ جو حلقہ

پیدا ہوتا ہے شعلہ اُس حلقہ سے زیادہ نزدیک ہے بلکہ شعلہ ہی موجد حلقہ ہے

ے ہمہ از اوہام تست این صورتِ غیر ؛ کہ نقطہ دائرہ است از سرعت سیر

نقطۂ آتش کو جلدی سے پھرائین تو دائرہ کی صورت مین نظر آتا ہے اور حقیقت

مین یہان ایک نقطہ کے سوا دوسری کوئی شے نہین ہے اسی طرح نقطۂ وحدت

ہے کہ بسببِ سرعتِ تجددِ تجلیاتِ غیر متناہیہ دائرۂ موجودات کی صورت

مین ظاہر ہوا ہے ے این نقطہ زگردشکہ دارد ؛ برصورتِ دائرہ برآید

بگذر ز خیال و وہم بنگر ؛ تا دائرہ نقطہ نماید ؛ یا مخلوق کو صفت سمجھو اور خالق

کو موصوف یا عالم کو اعراض سمجھو جو ایک ذات باری کے ساتھ قائم ہے

صوفیہ فرماتے ہین اَلْعَالَمُ کُلُّہٗ اَعْرَاضٌ مَجْمُوْعَۃٌ فِیْ عَیْنٍ وَاحِدَۃٍ - بلکہ خود

کو عدم اور اُسی کو موجود سمجھنے مین تقرب الٰہی تعالیٰ شانہ بڑھتا جاتا ہے ے

ہے خدا موجود باقی سب عدم ؛ فی الحقیقت ہے سو اللہ نے سو ہم

ع نکته سربسته چه گوئی خموش ٭ إنّ في ذلك لذكرى لمن كان له قلب

بدرستی که درین مذکور پندیست اهل دل را غزل روزها فکر من است

این همه شب ها سخنم ٭ که چرا غافل از احوال دل خویشتنم ٭ از کجا آمده ام آمدنم

بهر چه بود ٭ بکجا میروم آخر ننمائی وطنم ٭ نه بخود آمدم اینجا نه بخود باز روم

هر که آورد مرا باز برد در وطنم ٭ مانده ام سخت عجب از چه سبب ساخت مرا

یا چه بوده است مراد وی ازین ساختنم ٭ بشکنم قالب تن تا که مرا کشتی

من همی زاغ و زغن طوطی شکر شکنم ٭ وقت آنست که پرواز کنم تا بر دوست

بهوای سر کویش پر و بالی بزنم ٭ مرغ باغ ملکوتم نیم از عالم خاک ٭ چند روزی

قفسی ساخته اند از بدنم ٭ یا رب این کیست که از پرده برون می نگرد ٭ یا چه شخص است

سخن می نهد اندر دهنم ٭ شمس تبریز اگر روی به ما بنمائی ٭ والله این قالب

افسرده بهم برشکنم ٭ دلم و دیده هر دو خانه تو ٭ سر من خاک آستانهٔ تو

اے ماہِ عالم سوزِ من و شمع شب افروزِ من ٭ دے پیکرِ دل دوزِ من از من

چرا رنجیدۂ ٭ خواہم ترا مہمان کنم تا جان و دل قربان کنم ٭ جا بر تو در چشمان کنم

از من چرا رنجیدۂ ٭ رنجیدۂ رنجیدۂ از من خطا چہ دیدۂ ٭ دوام گنہ بخشیدۂ

از من چرا رنجیدۂ ٭ شنیدہ ام سخن خوش کہ پیر کنعان گفت ٭ فراق یار نہ

آن می‌کند کہ بتوان گفت ٭ مج کسے بکن بکن وصف جمال یارِ من ٭ دل بکسے مدہ

بدہ در غمِ آن نگارِ من ٭ ساغرِ مے مخور بخور خون جگر بعشق او ٭ رو پری

مبین ببین چہرۂ گل عذارِ من ٭ زلفِ سیہ مکش بکش پردہ و چہرہ وانما ٭

مپش کسے میا بیا در دلِ بیقرار من ٭ حرف بدیگران مزن گوش بقول من

جان کمی مہ بہ خسرو دل فگار من ٭ الغرض اکثر بوالہوس با وصف مقدرت

کے حج کو نہیں جاتے اور بعض سست عقیدہ حج کیلئے خانہ کعبہ کو جاتے

ہیں کعبہ کے کعبہ کی زیارت کئے بغیر لوٹ آتے ہیں افسوس ہے

حدیث قدسی حاکم وغیرہ نے روایت کی ہے جو ہم معنی ہے لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ کے یعنی اگر نہوتا تو اے حبیب میرے تو پیدا نہ کرتا میں آسمان کو گویا کعبہ کی پیدائش آپہی کیلئے ہے پس مدینہ منورہ کو تم ضرور بصد خضوع خاص زیارت شریف کی نیت سے جانا کیونکہ مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِیْ مَنْ زَارَنِیْ بَعْدَ مَمَاتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ۔ صَلٰوۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا خَیْرٌ مِنْ اَلْفِ صَلٰوۃٍ فِیْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ھ ان احادیث کے سننے سے دل میں ولولہ پیدا ہوتا اور دل قابو سے جاتا رہتا ہے خدا تعالیٰ زیارت روضۂ مقدس نصیب کرے اور ان عدوں کا مستحق بنائے آمین سے گرمے نخوری طعنہ مزن مستان را گر دست دہد توبہ کنم یزدان را تو فخر بدین کنی کہ من مے نخورم صد کار کنی کہ مے غلام ست آن را جبکہ توفیق ایزدی مددِ سرمدی تم حج کو جاؤ گے

عرفات۔ ومقام ابراہیم۔ وچاہ زمزم۔ وحُفرہ وحطیم۔ ومیزاب رحمت کے نیچے۔ حجر اسود کے روبرو کھڑے ہوکر اور خانہ کعبہ کے اندر جاکر بابِ بیت اللہ شریف کا پردہ پکڑ کر۔ فقیر حقیر کیلئے دعاے مغفرت کرنا کہ یہی مقامات اجابت دعا کے ہین رباعی از مکہ سوے مدینہ چون کردم رفتم بوداع قبلہ انس و ملک آں ازرکن و مقام وحجر و زمزم یکیک آواز آمد لیتنی کُنتُ معک۔ مدینہ منورہ کے راستہ کی تکلیف کو تکلیف نہ خیال کرنا خیر اب تو ریل آرہی ہے تکلیف ہی کیا ہے ؎ درہیچ بلا قدم نہ آزنی تا بُرِ رضا و صبر برہم نہ زنی کور و شن ز تو بزم بندگی چون شمع است ہر چند کہ سوزند ترا دم نہ زنی کو دیکھو دربار شاہی مین خاص خاص عہدہ دار و منصبدار و جاگیرداروں کو خلاف شان تکالیف کا اوٹھانا پڑتا ہے اُف تک نہین کرتے حدیث حُفَّتِ الجَنَّةُ بِالمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ عرض جبکہ

مع الخیر انشاء اللہ تعالیٰ مدینہ طیبہ مین داخل ہوگے۔ اولاً غسل کرنا سفید لباس
پہننا خوشبو لگانا نہایت ادب و تواضع کے ساتھ باب السلام سے
داخل مسجد نبوی ہونا اور منبر کے نیچے دو رکعت نماز پڑھنا۔ اِسطور کہ
منبر کا عمود تمھارے سیدھے کاندھے کے مقابل رہے کیونکہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اِسی جگھہ کھڑے ہوے تھے ؎ دلم در عشق او
آوارہ شد۔ آوارہ تر بادا ۔ تنم از بے دلی بیچارہ شد۔ بیچارہ تر بادا ۔ بعدہ قصد
زیارت منیف کرنا۔ روضۂ مبارک کے طرف رُخ قبلہ کے جانب پشت رکھنا
اور یقین جاننا کہ آپ زندہ ہین ہر ایک کے حالات سے مطلع ہر ایک
سلام کرنیوالیکا جواب عطا فرماتے ہین ؎ آمد نماز شام نیاز گارِ من تو
اے دیدہ پاس دار کہ خوابم حرام شد ۔ اور نہایت ادب سے دست بستہ یہہ سلام پڑھنا
یا نبی اللہ السلام علیک ۔ اِنما الفوز و الفلاح لدیک ۔ بسلام

آمدم جوابم دہ ؎ مرہمے بر دلِ خرابم نہ ؎ بس بود جاہ و احترام مرا ؎ یک علیک

از تو صد سلام مرا ؎ زاری من شنو تکلم کن ؎ گریۂ من نگر تبسم کن ؎ لب بجنبان

پئے شفاعتِ من ؎ منگر در گناہ و طاعتِ من ؎ یا محمد بہ منِ بے سر و سامان مدد

قبلۂ دین مددے کعبۂ ایمان مددے ؎ لَیْسَ لِیْ غَیْرُکَ یَا سَیِّدِ مکی مدنی ؎ سوئیم افگن نظرے

بر منِ حیران مددے ؎ یا نبی کشتی امت بکفِ ہمتِ تست ؎ اندرین ورطۂ غم صدمۂ

طوفان مددے ؎ عاصیم پر گنہ ام سخت غریبِ زارم ؎ رحم فرما بغریبی غریبان مددے

ما گدائیم تو سلطانِ دو عالم شدۂ ؎ شاہِ شاہان مددے شاہِ گدایان مددے

از احد آمدہ زان بعد محمد شدۂ ؎ مظہرِ نورِ خدا مرشدِ پاکان مددے ؎ بارِ عصیان

بسر آوردہ حسامی بدرت ؎ یا رسولِ عربی شافعِ عصیان مددے ؎ اور اس کمترین

امت و ناچیزِ محض کے جانب سے بھی آستان بوسی سلام بصد شوق و

ادب تمام عرض کرنا۔ اور دعاء خیر سے نہ بھولنا۔ حشر ما با رسول کن آمین

دعا را قبول کن یارب۔ تھوڑا آگے بڑھ کے حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
پر سلام پڑھنا کیونکہ آپ بھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خسر و رفیق
شفیق اور ساتھ دفن ہیں فردائے قیامت ساتھ ہی محشور ہونگے۔
مثل اہلبیت مطہرات ان صحابہ کرام کی تکریم و محبت پیروی بھی ہمیشہ واجب ہے
پھر وہان کھڑے رہکر جسقدر اور جو مانگنا ہو دعا مانگو۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي
شَهَادَةً فِي سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِي بِبَلَدِ رَسُوْلِكَ۔ پھر وہان سے
جنت البقیع کو جاؤ اہلبیت ازواج مطہرات و اصحاب کی زیارت کرو
قبلتین وغیرہ مقامات کی زیارت بھی کرو بیت المقدس و شام کی زیارات
سے بھی مستفید و مستفیض ہونا کہ پھر بار بار موقع ملنا دشوار ہے اگر توفیق
شامل حال ہو جاے تو ہمیشہ مدینہ منورہ کی اقامت اختیار کرلو تا زندگی ادب
خشوع ملحوظ رکھو ہزارہا آدمی اسی تمنا مین زیر زمین ہوگئے ہین خدا تم کو

کامیاب کرے ؎ فراق یار اند کیست اندک نیست ٭ میان چشم اگر نیم مو ست
بسیار است ؎ دلم را سوخت داغ شعلہ تاب آہستہ آہستہ ٭ کند صید ترا
آتش کباب آہستہ آہستہ ٭ امام مالک رحمت اللہ علیہ ایک مرتبہ حج سے
فارغ ہوکر مدینہ طیبہ مین اقامت گزین ہو گئے۔ لوگون نے پھر حج کو جانیکی ترغیب
دی تو فرماتے تھے کہ راستہ مین شاید موت آجاے اور مدینہ چھوٹ جاے
اسلیئے دوبارہ حج کو نہین گئے جنت البقیع ہی مین دفن ہوے ؎ یا محمد ترا
در چھوڑ کہان جاے غریب ٭ بادشاہی سے تو بہتر ہے گدائی تیری ؎
عطر را بر تن مزن بر دل بمال ٭ عطر حیہ بود نام پاک ذوالجلال ٭ آیۃ العزیز ابھی
یہہ خیال فقیر کے دل مین گذرا کہ کلام مجید مین کہین یہہ مرقوم نہین کہ خدا تعالی
نماز پڑھتا ہے روزہ رکھتا ہے حج کرتا ہے زکوۃ دیتا ہے تم لوگ بھی
ایسا ہی کیا کرو۔ بخلاف اسکے پارہ (۲۲) سورہ احزاب مین صاف آیۃ موجود ہے

إِنَّ اللهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

یعنی ہر آئینہ خدا اور اوسکے فرشتگان درود بھیجتے ہین نبی پر۔ اے مسلمانو درود بھیجو تم اوپر آنکے اور سلام پس درودِ شریف کی شان آیۂ کریمہ سے مثل روز روشن روشن تر ہے۔ باقی حال درود بہترین موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بکثرت پڑھا کرو کیونکہ خدا تعالی خود بھی درود پڑھتا ہے جسطرح اسکے لائق ہے اور اپنے ملائکہ سے بھی پڑھواتا ہے اور تمکو بھی درود شریف پڑھنے کا تاکیدی حکم فرمایا ہے گویا افضل عبادت بعد فرائض یہی ہے اگرچہ ضعیف عقیدہ والون کے نزدیک تمام عمر مین ایک مرتبہ درود کا پڑھنا کافی ہے ولیکن ہمارے مشرب مین تمام عمر لگاتار پڑھتے رہنا ناکافی ہے جسقدر پڑھے تھوڑا ہے ترمذی نے روایت کی کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ کسقدر درود پڑھون

فرمایا جسقدر تو چاہے آخر مین اُنھون نے عرض کیا تمام اوقات مین دُرود ہی مین مستغرق کر دیتا ہون فرمایا اِذاً یَکْفِی ھَمَّکَ وَیُکَفَّرُ ذَنْبُکَ یعنی اب سب تیرے غم دور کریگا اور گناہون کو مٹادیگا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ دعا مقبول نہین ہوتی جب تک تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھے اِسکو بھی ترمذی نے روایت کیا مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْراً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایک مرتبہ درود مجھپر بھیجے اوسکے معاوضہ مین دس مرتبہ خدا تعالی اُسپر رحمت نازل فرماتا ہے پس اکثر اوقات روح مقدس اول الفکر وآخر العمل ابو الارواح صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود پڑھا کرو اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَآلِہٖ بکثرت دُرود شریف وہی شخص پڑھیگا جو سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہے کیونکہ مَنْ اَحَبَّ شَیْئاً اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ یعنی جو شخص

جس چیز کو محبوب رکھتا ہے ذکر اوسکا بہت کرتا ہے فرماتے ہین کہ ؎

گر در یمنی و با منی نزد منی ٭ گر نزد منی و بے منی در یمنی ٭ جب تک آپ سے

کامل محبت نہو ایمان ناقص رہتا ہے (نکتہ) آپکی مسجد مین ایک نماز پڑھے تو

ہزار نماز کا ثواب اور آپ پر ایک مرتبہ درود پڑھے تو دس مرتبہ رحمت

رحیم و کریم نازل ہوتی ہے ؎ ہر مرض کی دوا درود شریف ٭ دافع ہر بلا

درود شریف ٭ آپکی شان خدا تعالیٰ کے سوا کون جانتا ہے ؎ کیا کوئی

حق کے سوا اُنکی حقیقت جانے ٭ معرفت رکھتے ہین جبریل امین تھوڑی سی

؎ گفتم روم بخواب کہ بینم جمال دوست ٭ بد عہدی زمانہ امانم نمیدہد

؎ محمد سے صفت پوچھو خدا کی ٭ خدا سے پوچھ لو شان محمد ٭ محمد سر وحدت

ہے کوئی رمز اُسکی کیا جانے ٭ شریعت مین تو بندہ ہے حقیقت مین خدا جانے

سچ تو یہی ہے کہ ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ کے نام مبارک پر کامل درود شریف لکھا کرو صلعم یا صرف ۴
لکھدینا کمال بخل ہے اور نا زیبا لعنت ہے اوس بدبخت پر جو نام پاک
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو محمد لکھتا ہے ایعزیز نصائح ثنائی ۲ دو چیز آثار نیک بختی ہین خوف
رب جلیل و قناعت قلیل ۳ دو چیز ایک بہتر اوس سے دوسری بدتر اوس سے
جہان مین نہین دینا مانگنا عبادت و سخاوت کو نہ بھول ۴ دو چیز سے خلل بادشاہی
ہے فقیر کی نفرت وزیر کی غفلت ۵ علما سے رغبت فقرا کی صحبت باعث
سعادت ہے ۶ خلق ملیح و زبان فصیح نعمت ہے ۷ دو چیز بدبختی کی نشانی مین
بزرگون کو بدی سے یاد کرنا اور اپنے کو سب سے بہتر سمجھنا ۸ دو چیز ذلیل احمقی ہین
عورتون کی بات سننا سفلون سے توقع رکھنا ۹ دو چیز باعث روشنی دل ہین
ذکر خدا و کلام انبیا علیہم السلام ۱۰ دو چیز بہتر ہین ماننا نصیحت بزرگون کی اور قبول کرنا
عذر خطا کارون کا ۱۱ دو چیز انسان کیلئے لازم ہین طلب خوشنودی ذو الجلال

سعی معاش حلال ۱۲ دو چیز علامت ایمان ہین بلا پر صبر و نعما پر شکر ۱۳ دو چیز غنیمت جانو
جوانی بوڑھاپے سے آگے صحت بیماری کے پہلے ۱۴ دو چیز دل کو اندھا
بناتی ہین زیادہ باتین کرنا اور بہت سونا ۱۵ دو چیز باعث غیر اطمنانی کے ہین
خادم غیر متدین و مخدوم متلون ۱۶ دو چیز نقصان مین نہین ڈالتی گفتگو سے سنجیدہ
و عمل پسندیدہ ۱۷ دو چیز حماقت سے منسوب ہین ستایش اپنی و اتباع بدکیش کی
۱۸ دو چیز حافظہ کو زیادہ کرتی ہین صبح کے اول اوٹھنا اور ہمیشہ باوضو رہنا
۱۹ دو چیز صداقت دوستی ہین ہاتھ پکڑنا دوست کا پریشانی مین اور مشورت
دینا حیرانی مین ؎ دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست در پریشان حالی و
درماندگی ۲۰ دو چیز علامت نادانی ہین قطع کلام و بے محل گفتگو کرنا ۲۱ دو چیز
انسان کو نامآور کرتی ہین ہوشیاری کام مین بردباری عالم مین ۲۲ دو چیز
فراست کی علامت ہین دریافت کرنا انجام امور کا اور توقف الزام قصور مین

۲۳ دو چیز سب کامون سے بہتر ہین قول موافق آیاتِ قرآن وفعل مطابق
احادیث رسولِ سبحان ۲۴ دو چیز اعنی دنیا مین خدا کی یاد و آخرت مین اُسکا دیدار
۲۵ بہتر ہین دو چیز اعنی اللہ جلشانہ پر ایمان لانے اور اسکے مخلوق کو نفع پہونچانے
سے بہتر نہین ۲۶ لاشریک لہ کا شریک ٹھیرانے اور اسکے مخلوق کو تکلیف دینے
سے بدتر نہین ۲۷ علما کی صحبت حکما کی نصیحت مُردہ دلون کو زندہ کرتی ہے
جسطرح بارش زمین خشک کو ۲۸ قبر مین بے توشہ دفن ہونا دریا مین بے کشتی بیٹھنا
کا لوا حد ہے ۲۹ دُنیا کی عزت مال سے آخرت کی عزت نیک اعمال سے ہوتی ہے
۳۰ دنیا کا غم تیرگی دل اور آخرت کی فکر نور دل پیدا کرتی ہے ۳۱ طالب علم دین
کی جنت طالب گناہ کی دوزخ طالب ہے ۳۲ نیک آدمی گناہ سے خیراندیش
دنیا سے رغبت نہین کرتا ۳۳ قناعت تقوی سے نفع دین متاعِ دنیا سے
خسارۂ دین متصور ہے ۳۴ جسنے گناہ کیا اور ہنستا رہا دوزخ مین روتا رہیگا

جسنے عبادت کی اور روتا رہا جنت مین ہنستا رہیگا عارف کا مقصود خدا [۳۵]
اور اوسکی معرفت زاہد کا مطلوب دعا اور اپنی بھلائی ہے گناہ صغیرہ [۳۶]
تواتر سے کبیرہ گناہ کبیرہ استغفار سے صغیرہ ہوجاتے ہین خدا سے برتر [۳۷]
بہتر کوئی دوست نفس شریر سے بدتر کوئی دشمن نہین جیسے دنیا مین [۳۸]
بحر و بر مقام ظہور فساد ہین اسیطرح انسان مین دل و زبان تمام گناہون [۳۹]
کی جڑ دنیا کی محبت تمام فتنون کی جڑ زبان کی حرکت ہے گناہ جو خواہش نفسانی [۴۰]
سے ہو بخشا جاتا ہے جسطرح لغزش آدم علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام جو گناہ
غرور سے ہو بخشش کی امید نہین دیکھو قصہ شیطان علیہ اللعنتہ رباعی
از راحت چند روزہ خوش دل نشوی ؛ وز خنجر رنج و درد بسمل نشوی ؛ گر غافلی
از حضور ہستی خدا ؛ اے ننگ عدم ز مرگ غافل نشوی ؛ اے عزیز نصائح ثلاثی [۴۱]
تین چیز موجب عزت ہین بڈھون کی خدمت جوانون کو نصیحت

چھوٹون پر شفقت تین ۲ چیز آدمی اختیار کرے استطاعت پر فقر سوگ پر صبر
قضائے الہی پر رضا تین ۳ چیز شومیت کا موجب ہین کینہ دل مین رکھنا -
سر برآور دون سے حسرت کرنا طلوع آفتاب پر سونا تین ۴ چیز کی پایداری
تین چیز سے منصور ہے مال کی تجارت سے اور ملک کی سیاست سے
اور علم کی مباحثہ سے تین ۵ چیز کا دعوی عقلمند نکرے شجاعت سخاوت
شرافت تین ۶ چیز اختیار کرے حفظ قلب سے نماز پڑھنا شب بیداری کرنا
کلام اللہ پڑھنا تین ۷ چیز کفر کی نشانی ہین نفاق دل مین رکھنا دنیا کی
محبت دل مین رکھنا حرام کو حلال جاننا علم ۸ بے عمل و عمل بے اخلاص
و اخلاص نفاق علامت بدبختی ہے دولت ۹ خواہش سے جوانی خضاب سے
زندگی دوا سے حاصل نہین ہو سکتی تدبیر ۱۰ نیک کرنی آدھی گذران ہر امر
کی تحقیق آدھا علم ہر امر مین مآل اندیشی آدھی عقل ہے تارک ۱۱ دنیا کو خدا

[۱۲] تارک گناہ کو فرشتے تارک طمع کو مخلوق دوست رکھتے ہین [۱۳] دنیا کے لئے
نعمت اسلام شغل کیلئے عبادت عبرت کیلئے قبرستان کافی ہے عقلمند
آخرت کیلئے توشہ معاش کیلئے محنت ذریعۂ حلال سے لذت حاصل
کرنیکی کوشش کرتا ہے [۱۴] خودپسندی خواہش نفس بخل ہلاکی کے باعث ہین
[۱۵] ہمیشہ خوف الٰہی دولتمندی مین میانہ روی غصہ مین حفظ مراتب
مدنظر رکھنا باعث نجات ہے [۱۶] زیادتی کلام وطعام ومنام مین ہلاکی
منصور ہے [۱۷] سلام مین پیش قدمی کرنے کھانا کھلانے رات کو نماز پڑھنے
مین مدارج کی ترقی ہے [۱۸] خواہ کتنے ہی برس زندہ رہو آخر مرنا خواہ کسی سے
محبت کرو بچھڑنا خواہ کیسا ہی عمل کرو بدلا پانا ہے [۱۹] سردی مین وضو کرنا
[۲۰] نماز کیلئے پیادہ مسجد کو جانا انتظار جماعت کرنا کفارہ گناہ ہے اللہ
کی یاد اولیا کی ملاقات حکما کے کلمات سے رنج دور ہوتا ہے [۲۱] جو ادب

نہیں رکھتا وہ علم نہیں رکھتا جو صبر نہیں رکھتا وہ دین نہیں رکھتا جو تقوی
نہیں رکھتا اوسکو قرب الٰہی نصیب نہیں ہوتا ہے [۲۱] اللہ قہار سے ڈرو
حلال روزی اختیار کرو زبان کو خلق کی برائی سے روکو [۲۲] دنیا سے محبت
نہ رکھو کہ وہ مومن کا گھر نہیں ہے شیطان کے ساتھی نہ بنو کہ وہ مومن کا رفیق
نہیں ہے کسیکو ایذا نہ دو کہ یہہ مومن کا شیوہ نہیں ہے [۲۳] جسکا دل دانا ہو
بدن صابر ہو شئے موجودہ پر قانع ہو نیک بخت وہی ہے [۲۴] خوش حال
وہی ہے جسنے دنیا کو اسکے چھوٹنے کے آگے چھوڑا قبر میں داخل ہونیکے
پہلے سامان مہیا کیا خدا سے ملنے کے پہلے خدا کو خوش کیا [۲۵] بلا پر صبر کرنا
آرام پر شکر کرنا مصیبت پر راضی رہنا دلیل ایمان ہے [۲۶] مسجد ذکر خدا
قرآن خوانی مومن کا قلعہ ہے جسمیں شیطان داخل نہیں ہوسکتا [۲۷] سب دنوں سے
بہتر جمعہ کا دن سب مہینوں سے بہتر رمضان کا مہینا سب اعمال سے بہتر

پنجگانہ نماز ہے [۲۸] دین کی ہوشیاری دنیا سے بیزاری نفس کی عیب جوئی سے
بہتر کوئی چیز نہین [۲۹] اچھا عمل وہ ہے جو مقبول خدا ہو اچھا جینا وہ ہے
جس مین خالصاً رجوع بخدا ہو اچھا دن وہ ہے جس مین باایمان جاؤ [۳۰] خوشبو عباد
ت دنیا مین پسندیدہ ہین [۳۱] محبت الٰہی معرفت کی بنیاد گناہون سے بچنا
یقین کی علامت یقین کی اصل تقدیر پر رضامندی ہے [۳۲] خود پسند گمراہ مال پر
بھروسہ کرنیوالا حقیر مخلوق سے عزت کا خواہان ذلیل ہے [۳۳] تکبر کو تواضع سے
حرص کو قناعت سے حسد کو خیر خواہی سے بدلنیوالا مومن ہے [۳۴] لڑکپن مین سستی
جوانی مین مستی بڑھاپے مین سستی انسان کا خاصہ ہے [۳۵] فنا کے تین ہی درجے ہین فنا فی الشیخ
فنا فی الرسول فنا فی اللہ [۳۶] بکا کی تین قسم ہین خوف عذاب خوف غضب
خوف جدائی پہلا گناہون کا کفارہ ہے اوسکا ثمرہ نجات دوسرا پاک
کن علیہا ہے اوسکا ثمرہ بلندی درجات ولذات تیسرا باعث قرب و

خوشنودی محبوب ہے اسکا ثمرہ دیدار الٰہی تعالی شانہ کی بشارت ہے رباعی
اے شیفتۂ بہار گلزار جہان ؛ غافل چہ نشستۂ ز اسرار جہان ؛ از سیحہ زمانہ لحظہ لحظہ
سیلاب ؛ ہر لحظہ ہمی رسد بدیوار جہان الیضاً نصائح رباعی چہار چیز
معلم نظر مین صورت بندگی سیرت افگندگی دلجوئی دوستان و نیکوئی با
مردمان چار چیز زیادتی دولت کی ہین بدون سے نفاق نیکون سے
اتفاق دوستون سے تلطف دشمنون سے مدارا چار چیز چار چیز کو یاد
دلاتی مین بیماری تندرستی کو غم راحت کو افلاس دولت کو نامرادی
بہجت کو چار چیز علامت صاحب دلی ہین غصہ کے وقت حفظ مراتب رکھنا
ہر کسیکو کا فر نہ کہنا کسیکے دل کو رنجیدہ نکرنا کسیکا راز فاش نکرنا چار چیز
سے شرمندگی ہوتی ہے بے محل گفتگو سے بدون کی صحبت سے نیکون
کیساتھہ لڑنے سے اور علما و فقرا کی حقارت کرنے سے۔ چار چیز کے

چار دشمن ہین مال کا چور شعور کا جہل علم کا نخوت محبت کا قرض فان
القرض مقراض المحبۃ چار چیز انسان کو ضعیف کر دیتی ہین دشمن بسیار
قرض بیشمار پریشانی روزگار مجامعت بار بار چار چیز پہر واپس نہین آتین
عمر گذری ہوئی بات کہی ہوئی تیر چھوٹا ہوا اور قضا گئی ہوئی ؎
؎ برلبِ جوے نشستہ گزرِ آب ببین کین اشارت ز جہانِ گذران مارا بس
از دستِ رفتہ ہیچ نیاید بہیچ حال ہر چند انکہ او فغان کند و جا بجا درد
۹ چار چیز خلاصہ جمیع عبادات ہین وفا کرنا عہود پر نگاہبانی کرنا حدود پر
صبر کرنا مفقود پر (گم شدہ) خوشنود رہنا موجود پر کشتی نئی بناؤ کیونکہ دریا گہرا ہے
کافی توشہ ساتھ لو کیونکہ سفر دور کا ہے بوجھ ہلکا کرو کیونکہ گھاٹی سخت ہے
خالص عمل کرو کیونکہ پرکھنے والا نگاہ والا ہے ۱۱ شرم مردون کی خوب ہے
مگر عورتون کی خوب تر۔ انصاف ہر ایک کا نیک ہے مگر حاکمون کا

نیک تر توبہ بوڑھون کی نیک ہے گروالون کی نیک تر بخشش غنیون کی
نیک ہے مگر فقیرون کی بہتر ۱۲ ہر روز بارہ رکعت سُنت پڑھنے سے حق نماز
ہر ماہ تین روزے رکھنے سے حق روزہ روزانہ سَو آیۃ پڑھنے سے حق قرآن
ہر جمعہ ایک درہم دینے سے حق صدقہ ادا ہوتا ہے ۱۳ سجدہ سہو سے نماز فطرہ
سے روزہ۔ قربانی سے حج جہاد نفس سے ایمان کامل ہوتا ہے ۱۴ سیری شکم
ظالمون کی خوشامد گناہون کا بھولنا طول امل تاریکی دل ہے ۱۵ روزہ
رکھنا نیکون کی صحبت رکھنا۔ گناہون کو یاد کرنا تھوڑی امید رکھنا روشنی
دل ہے ۱۶ اللہ تعالی سے محبت کا دعوی اور حرام سے نہ بچنا رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا دعوی فقیر و مسکین سے کراہت بہشت کا دعوی
اور خیرات نکرنا خوف دوزخ کا دعوی اور گناہون سے نہ بچنا یہہ محض
جھوٹے دعوے ہین ۱۷ پرہیزگاری شرم شکر صبر علامت ایمان ہے

۱۸ استغنا قناعت مین راحت آزادی مین لذت صحت جسمانی مین رزق

آسمان مین ہے ۱۹ خالق کی موافقت مخلوق کی بہی خواہی نفس کی مخالفت

بقدر ضرورت دنیا پر قناعت پسندیدہ ہوشمند ہے ۲۰ ازروے توریت

تقدیر پر رضامندی وازروے انجیل شہوتون کا توڑنا وازروے زبور تنہائی و

گوشہ نشینی - وازروے فرقان زبان کا نگاہ رکھنا دارین کیلئے بہتر ہے

۲۱ خواہش ابلیس زبان غصہ پر غلبہ دراصل سرداری ہے ۲۲ اغنیا مین

حضرت سلیمان غلامون مین حضرت یوسف بیمارون مین حضرت ایوب

فقرا مین حضرت عیسی علی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام کو خدا دلیل و نظیر فرمائیگا

۲۳ نیند کو قبر پر فخر کو میزان اعمال پر آرام کو طے پلصراط پر خواہشات کو

جنت پر منحصر رکھو ۲۴ درد عداوت افلاس آگ اگرچہ کم ہون زیادہ

تصور کرو ۲۵ جوانی کی قدر بڑھاپے مین آرام کی قدر تکلیف مین صحت

کی قدر بیماری مین زندگی کی قدر مرنے کے بعد معلوم ہوگی ۲۶ ملک الموت
روح کو قبض ورثا مال کو پامال نفس اعمال کو تباہ قبر جسم کو مٹا دیتی ہے
۲۷ خواہشات نفسانی کے دفع کیلئے عورتین جمع مال کیلئے فریب معرفت الہی
کیلئے علم مسلمانون کی بھلائی کیلئے مدارا درکار ہے ۲۸ غضب مین معافی
تنگی مین بخشش تنہائی مین پارسائی خوف مین اظہار حق مشکل ہے ۲۹ پرایا
وعدہ کا نظر رکھنا حدود شرعیہ پر صبر کرنا گذشتہ گم شدہ پر راضی رہنا
سامان موجودہ پر خلاصۂ ریاضت ہے ۳۰ عورت پر اعتقاد نکرے مال پر
غرور نکرے معدہ پر طاقت سے زیادہ بوجھ نڈالے علم لاینفع نہ پڑھے
۳۱ آدم علیہ السلام یعقوب علیہ السلام بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا امام سجاد زین العابدین
رضی اللہ عنہ کے برابر دنیا مین کوئی نہین رویا ۳۲ جو کہ عورت نہین رکھتا
آسایش تن کی نہین رکھتا جو کہ فرزند نیک نہین رکھتا آنکھون کی ٹھنڈک

نہین رکھتا جو کہ برادر ہمرنگ نہین رکھتا قوت بازو نہین رکھتا جو کہ
زر نہین رکھتا دنیا کی عزت نہین رکھتا جو کہ یہہ چار نہین رکھتا کچھ غم نہین رکھتا
قطعہ اسکندر و کیقباد و جمشید رفتند بصد ہزار امید با غم آخرت
آنکس کہ بفکر کار خود مرد نور الغریز نصائح خاموشی علما کی حقارت سے دین کا
اقربا کی حقارت سے دنیا کا ہمسایہ کی مخالفت سے فائدہ کا اپنی حقارت
سے عزت کا بی بی کی حقارت سے عیش کا نقصان ہے شکر کا عوض
ازدیاد نعمت دعا کا اجابت استغفار کا عفو توبہ کا قبول صدقہ کا بہشت
نتیجہ ہے محتاج کرنے والا زوجہ زوج کو راضی رکھنے والی مہر بخشنے والی
اولاد مطیع والدین گناہوں سے توبہ کرنیوالا نیک ہیں زبان و فرج کی
حفاظت کرنا حصول نعمت دنیا کو وبال سمجھنا تھوڑی نیکی بھی غنیمت جاننا
حرام سے پیٹ نہ بھرنا خود کو سب سے بدتر خیال کرنا متقی کی علامت ہے

توںگری قناعت مین سلامتی گوشہ نشینی مین بزرگی ترک خواہشات مین
صبر کا ثمرہ قلیل مدت مین فائدہ کثیر عرصہ مین حاصل ہوتا ہے جوانی کو بڑھاپے
سے پہلے تندرستی کو بیماری سے پہلے تونگری کو محتاجی سے پہلے وقت کو
گذرنے سے پہلے زندگی کو موت سے پہلے غنیمت جانو فقراکو راحت
نفس اطمینان قلب بندگی رب سبکی حساب بلندی درجہ اُمراکو تکلیف
نفس بے چینی دل چاپلوسی اہل دنیا گرانی حساب پستی درجہ نصیب ہے
صحبت نیکان تلاوت قرآن خلوت شکم عبادت شب عاجزی دم صبح
تجلی دہ دل ہین۔ قرآن کی آیتون مین غور کرنے سے توحید و یقین مین ترقی
ہوتی ہے اللہ تعالی کے نعمتون پر شکر کرنے سے محبت پیدا ہوتی ہے
اوسکے وعدون پر بھروسہ کرنے سے عمل صالح کی رغبت ہوتی ہے اوسکی
وعید مین فکر کرنے سے خوف اثر کرتا ہے اوسکے احسانات اور اپنے

تقصیرات دیکھنے سے شرم دامن گیر ہوتی ہے [۱۱] شکر کو نعمت پر محنت کو راحت پر
ذلت کو عزت پر خاموشی کو یاوہ گوئی پر موت کو زندگی پر اختیار کرنا
اتقیا کا کام ہے [۱۱] مال خرچ کرنے مین راحت نفس یاد الٰہی مین فراغت
ڈاکوون سے امن نیک نامی و سخاوت نیکون کی صحبت حاصل ہوتی ہے
[۱۲] جس شخص مین امید طویل پرہیزگاری قلیل بخل کثیر حرص غالب فراموشی آخرت ہو
اوسکے نزدیک مال جمع ہوتا ہے [۱۳] گو تمام کامون مین جلدی شیطان کا کام ہے
ولیکن مہمان کو کھلانے مین میت کی تیاری مین بالغہ کے نکاح مین ادائے قرضہ مین
گناہون سے توبہ مین جلدی کا حکم ہے [۱۴] سرگوشی بھید کو صدقہ مال کو خلوص
عمل کو راستگوئی قول کو مشورہ عقل کو نگاہ رکھتا ہے [۱۵] آدم علیہ السلام نے
گناہ کا اقرار فرمایا قصور پر نادم ہوے نفس پر ملامت کی توبہ مین جلدی کی
رحمت خدا تعالیٰ سے نا امید نہ ہوے [۱۶] ابلیس لعین نے گناہ کا اقرار

نہ کیا نادم نہوا اپنے کو ملامت نہ کی توبہ کا ارادہ نہ کیا رحمت حق سے
ناامید ہوا [۱۷] جسقدر اللہ تعالی سے حاجت ہے عبادت کرو جسقدر
عذاب سہنے کی طاقت ہو اوسیقدر گناہ کرو جتنی عمر ہے اُتنی دُنیا
حاصل کرو اِتنا توشہ ساتھ لو کہ قبر مین کفایت کرے جسقدر مدت
بہشت مین رہنے کا ارادہ ہو اوسیقدر عمل کرو [۱۸] سب محافظون سے بہتر زبان
سب لباسون سے بہتر پرہیزگاری سب باتون سے بہتر قناعت سب
[۱۹] نیکیون سے بہتر نصیحت سب لذتون سے بہتر صبر ہے اللہ تعالی کے
وعدون پر کلی اعتماد خلائق سے کلی نفرت اعمال مین خلوص ظلم پر تحمل
موجود پر قناعت کرنا اعلی درجہ کی صفت ہے [۲۰] ہروقت کلمہ طیب
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ کا ذکر کرنا بلا کے وقت اِنَّا لِلّٰہِ وَ
اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم

کہنا حصول نعمت و فرحت کے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ پڑھنا
ہر کام کا آغاز بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سے کرنا وقوع گناہ کے وقت
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کہنا لازم ہے رات کی خوشی اللہ تعالےٰ
سے راز و نیاز مناجات کے ساتھہ دن کی خوشی بندگی کے ساتھہ دنیا
کی خوشی خوف خدا کے ساتھہ آخرت کی خوشی بخشش کے ساتھہ جنت کی
خوشی دیدار الٰہی کے ساتھہ خوشتر ہے مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات
یوں مانگا کرو کہ الٰہی امید دراز نے فریب دیا محبت دنیا نے ہلاک کیا
شیطان لعین نے گمراہ کیا نفس سرکش نے حق سے روکا برے ہمنشین نے
گناہوں میں اعانت کی بس اے فریاد رس فریاد رسی کر اگر تو رحم و کرم
نکریگا تو سوائے تیرے مجھہ گناہ گار پر کون رحم و فضل کریگا شعر
درحضرت ما دوستی یک دلہ کن ہر چیز کہ غیر ماست آنرا یلہ کن صبح

باخلاص بیا برد رمن * گر کاریتو برنیاید انگہ گلہ کن * سہ زہر غم بدست
خبر شکر نیست * این نیز نصیب ہر جگر نیست * بد کے دہ آن حبیب جانی
شیرین بود انچہ تلخ دانی الغرض النصائح سے ایسی کتاب اللہ میں
افراط و تفریط کرنیوالا تقدیر الہی تعالی شانہ کو جھٹلانیوالا اہلبیت مطہرات
سے بدسلوکی کرنیوالا طریقہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ترک کرنیوالا
حرام کو حلال ٹہرانیوالا زبردستی سے حکومت حاصل کرنیوالا لعنتی ہے
دنیا اپنی دوستی کے طرف نفس گناہون کے طرف خواہش شہوتون کے
طرف موت قبر کے طرف ابلیس لعین ترک دین کے طرف خدا ئے غالب
بخشش کے طرف بلاتا ہے مسجد بے نمازیون مین مصحف بے تلاوتی
گھر مین قرآن فاسق و فاجر کے سینہ مین نیک عورت ظالم شوہر کے
قبضہ مین نیک مرد بدکردار عورت کے پہندے مین عالم نصیحت

ناشنوا قوم مین محض بیکار ہے جسنے ابلیس کا کہا مانا اوس سے دین چھوٹا جسنے نفس کا کہا مانا اوس سے روح گئی جسنے خواہش کا کہا مانا اوس سے عقل گئی جسنے دنیا کا کہا مانا اوس سے آخرت گئی جسنے بدن کا کہا مانا اوس سے جنت گئی جسنے اللہ پاک کا کہا مانا اوس سے کل برائیان گئین

مقبولیت عبادت مین اسم اعظم قران مین غضب الٰہی گناہون مین شب قدر رمضان کی طاق راتون مین صاحب دل عام لوگون مین موت زندگی مین پوشیدہ ہین جسنے اللہ تعالی کو پہچانا اُسکی بندگی کی نفس کو پہچانا خلاف کیا آخرت کو پہچانا اوسکو طلب کیا دنیا پہچانا اُس سے نفرت کی حق کو پہچانا اوسکی پیروی کی عقل پہچانا اوس سے بچا وہ انسان کامل ہے عقل دلیل علم فہم ظرف علم عقل رہبر نیکی خواہش مرکب گناہ مال چادر تکبر دنیا بازار

آخرت ہے غذائے ہاضم فرزند نیک زن موافق سخن راسخ عقل کامل تندرستی جسم سے بڑھکر کوئی نعمت نہین۔ جو لوگ توبہ کی امید پر گناہ ترک نہین کرتے علم کے بعد عمل نہین کرتے عمل مین اخلاص نہین رکھتے رزق کھاکر رازق کا شکر ادا نہین کرتے تقدیر پر رضامند نہین ہوتے مُردون کو دفن کرکے عبرت نہین پکڑتے اُنکے قلوب فساد سے بھرے ہین حاسد کو آرام جھوٹے کو یاد بخیل کو مروت بادشاہ کو وفا بداخلاق کو سروری نوشتۂ تقدیر کارد نہین نفس کو گناہون سے مجتنب رکھنا دل مین خوشی کو غائب اور رنج و ندامت کو حاضر دیکھنا اہل شر سے دور اور اہل خیر سے قریب رکھنا تھوڑی دنیا کو بہت اور بہت عمل کو تھوڑا جاننا اپنے دل کو اوس چیز کی طلب مین مشغول رکھنا جسکا عہد ازل مین کر چکا ہے بےفکری اوس چیز سے رکھنا جسکا ضامن خدا ہو چکا ہے

زبان کا ہمیشہ فکر و غم و ندامت کے ساتھ نگہبان رہنا مقبولیت توبہ کے
علامات ہین ۱۲ بخشش کی امید پر گناہون مین طول دینا بغیر عبادت کے
قرب الہی کی امید رکھنا دوزخ کا تخم بو کر بہشتی ثمر کا انتظار کرنا گناہ گار
ہو کر معصومین کا مرتبہ تلاش کرنا بغیر عمل کے ثواب کا منتظر رہنا حوصلہ سے
زیادہ اللہ جل جلالہ سے تمنا رکھنا درحقیقت فریب حماقت ہے
۱۳ سب سے بہتر عقل خداداد (معرفت الہی) ہے اگر وہ نہو تو طریقہ (نیک
شرع) اگر وہ بھی نہو تو صحبت (مرشد) اگر یہہ بھی نہو تو (اعتکاف
یعنے گوشہ نشینی اگر یہہ بھی نہو تو (بجز نصائح) خاموشی اگر یہہ بھی نہو تو
پھر اس سے خواب موت بہتر ہے رباعی دردا کہ غم زمانہ بس جان کاہ ست
اول قدمش بسوے دوزخ راہ ست تو غافل نشین غم مخور شاد بزی تو این
معنی لا الہ الا اللہ ست ۵ پیرے نیا کم گناہ کر دی صفا آوردہ تو لیے خیمہ

مگذر کہ ماہم جسم و جانے داشتیم ؎ از فریب باغ ہان غافل مشو اے عندلیب

بیشتر ما ہم درین باغ آشیانے داشتیم آئے عزیز نصائح سات ۷ ہی بادشاہ

عادل جوان صالح بخوف خدا تنہائی مین رونیوالا پنجوقتہ مسجد کو جانیکا مشتاق

چھپاکر صدقہ دینے والا للہ دوستی کرنیوالا عورت پر قبضہ و قدرت

رکھتے ہوئے زنا کاری سے انکار کرنیوالا سایہ عرش پائیگا بہت ہنسنے والا

ذلیل ہوتا ہے لوگون کو خفیف کرنے والا خود خفیف ہوتا ہے کسی عادت

یا کام کی کثرت کرنے مین اوسی سے مشہور ہوجاتا ہے کلام فضول سے

بیہودگی بڑھتی ہے بیہودگی بڑھنے سے حیا کم ہوتی ہے بے حیائی سے

پرہیزگاری گھٹتی ہے پرہیزگاری کے انحطاط سے دل مُردہ ہو جاتا ہے

تعجب خیز و حیرت انگیز وہ شخص ہے کہ موت کو پہچانے اور ہنستا ہے

دنیا کو فانی جانے اور رغبت کرے۔ تقدیر کا قائل ہو اور شئے مفقود سے

مغموم ہو روز حساب سے خبردار ہو اور مال جمع کرے عذاب دوزخ سے
خائف ہو اور گناہ کرے وجود واجب الوجود بالیقین جانے اور غیر اللہ
کی پرستش کرے شیطان کو عدو ظاہر سمجھے اور اُسکی اطاعت کرے
دنیا اوسکے لئے گھر ہے جسکو گھر نہین اُسکے لئے مال ہے جسکو مال کی
فکر نہین جمع کرتا ہے وہ جسکو عقل نہین مشغول رہتا ہے وہ جسکو فہم نہین
درپئے رہتا ہے وہ جسکو علم نہین حسد کرتا ہے وہ جسکو نتیجہ کی خبر نہین
کوشش کرتا ہے وہ جسکو کامل یقین نہین فقیری کو امیری پر ذلت دنیا کو
عزت عقبیٰ پر تواضع کو غرور پر بھوک کو سیرشکمی پر غم دین کو خوشی دنیا پر
پستی کو بلندی پر موت کو زندگی پر اختیار کرنیوالیکا دل سمندر سے زیادہ
تونگر ہے اغلام کا فاعل و مفعول حلق لگانیوالا چوپایہ سے جماع کرنیوالا
عورت کے دُبر سے مرتکب ہونیوالا ہمسایہ کو ستانیوالا ہمیشہ شراب کا

پینے والا قیامت مین مردود ہوگا پاک نہوگا جب تک آگ مین جلایا نہ جائیگا

رباعی گر زندہ ام آلودہ بہ افکارِ تنم ٭ ور مُردہ ہمان بہشت و دوزخ وطنم ٭

یارب بگو بذاتِ پاکت سوگند ٭ کز دوش چگونہ بارِ ہستی فگنم ٭

مثنوی بشستی دست و پا و دل نشستی ٭ کدورتہاے آب و گلِ نشستی ٭

دل از ناپاکی باطن چو پاکست ٭ اگر ناپاک شد دستت چہ باکست ٭

ایعزیز نصائح ثمانی آنکھہ دیکھنے سے زمین بارش سے مادہ نر سے

عالم علم سے سائل سوال سے حریص مال جمع کرنے سے دریا پانی سے

آگ لکڑی سے کبھو سیر نہین ہو سکتے نماز بے خشوع جسمین عاجزی نہو روزہ

بے ضعف جس سے نفس کی سرکشی نہ جاے قرات بے فکر جسکا اثر دل پر

نہ پڑے علم بے عمل جسمین تقویٰ حاصل نہ ہو مال بے سخاوت جس سے

لوگون کو نفع نہ پہونچے برادری بے مروت جسمین با یکدیگر محبت نہو

نعمت غیر مترقبہ جسکو بقا نہو دعا بے خلوص جسمین دل بر جوع نہو بیکار ہین
باندی غلام کا آزاد کرنا مسافرون کی مہمانی کرنی محتاجون کی دستگیری
کرنی افسردہ دلون کو خوش کرنا مساکین کے ساتھہ بیٹھنا بادشاہون
کی مجالس سے پرہیز کرنا کمتر کی تواضع کرنا بزرگون کی توقیر کرنا چاہئے
دل مین خوف وامید زبان پر حمد وثنا آنکھہ مین حیا وبکا ترک دنیا طلب
رضائے مولا عارف کے علامات ہین شکر نعمت کیلئے صبر مصیبت کیلئے
حلم عالم کیلئے گریہ خائف کیلئے احسان نہ جتلانا محسن کیلئے خشوع قلب
نماز کیلئے پرہیزگاری فقیری کیلئے عاجزی طالب علم کیلئے زینت ہے
کلام فضول سے حکمت نظارہ بازی سے عاجزی قلب طعام کثیر سے
لذت عبادت ہنسی سے رعب دل لگی سے روشنی عقل محبت دنیا سے
محبت آخرت لوگون کی عیب جوئی چھوڑنے سے اپنے عیوب جاتے رہتے ہین

صفاتِ الٰہی کی جستجو سے درجہ بلند ملتا ہے رباعی نورِ چشم آدمی افزون شود

از ہشت چیز گر میسر میشود بادو نظر کن ہر زمان بر زر و بر مصحف و شیخ

کبار و شاہِ عدل و خطِ خوب حسنِ خوب و سبزہ و آبِ روان رباعی

نے مال مرا باید و نے فوج و سپاہ از قطع تعلقم بود حشمت و جاہ ترکِ اسباب

بہ زجمع اسباب کز دولتِ فقر ہر گدا گردد شاہ العزیز نصائح تسا عی

غرور حسد حرص شکم سیری خواب آسایش جسم محبت مال ثنا پسندی

تحکم دروغ گوئی خطاؤں کی جڑ ہین نماز کی پابندی سے اللہ تعالٰی کی

محبت تندرستی جسم حفاظت فرشتگان نزولِ برکات آثارِ نیکوکاری

نرمیِ قلب گذرِ پل صراط نجات دوزخ ہمسائیگی صالحین متصور ہے

زمین زبان حال سے کہتی ہے کہ اے آدم کے بیٹے تو میری پیٹھ پر قوت

سے دوڑتا اور برے کام کرتا ہے واے تیرے حال پر ایک دن سکس ہو کر

ایسا آئیگا کہ میرے پیٹ مین تجھکو تیرے ہی اقربا و شناسا سب لیکر تا مل گرا دینگے
جسطرح اب گناہ کر رہا ہے اندر عذاب بہگتیگا جسطرح یہان ہنستا ہے
وہان روئیگا یہان خوش ہے وہان مغموم ہوگا یہان مال جمع کرتا ہے
وہان پشیمان ہوگا یہان تو حرام کھاتا ہے وہان تجھکو کیڑے کھائینگے
یہان تکبر کرتا ہے وہان ذلیل ہوگا اوپر روشنی مین پہرتا ہے اندر
اندہیرے مین پڑا رہیگا اوپر جماعتون کے ساتھ پہرتا ہے اندر تنہا دفن ہوگا
تیرے یہہ سب کرشمے میری ہی پیٹھ و پیٹ مین ہونگے رباعی خواہی کہ
درین زمانہ مرد گردی ہُو اندر رہ حق صاحب درد گردی ہُو روزان و شبان
بگرد مردان میگرد ہُو مرد گردی چو گرد مرد گردی العزیز لنصائح عشار ای
مسواک کرنے مین دس فائدے متصور ہین طہارت دہان رضائے رحمان
عداوت شیطان حفظ فرشتگان مسوڑہون کی مضبوطی انقطاع بلغم زوال بدبو

اندفاع صفرا ازدیاد بصر قبولیت نماز جسکو دائما سچائی قناعت کے ساتھ
صبر شکر کے ساتھ فقر زہد کے ساتھ فکر خلوص کے ساتھ غم خوف خدا
کے ساتھ جہد بدن تواضع کے ساتھ ملامت مہربانی کے ساتھ محبت شرم
کے ساتھ علم نافع علم برتر کے ساتھ ایمان عقل کامل کے ساتھ نصیب
ہوتے ہیں وہی بندہ خاص ہے عقل بغیر پرہیزگاری کے بزرگی بغیر علم کے
مطلب بغیر غرض کے بادشاہی بغیر عدل کے خوشی بغیر امن کے تونگری
بغیر جود کے فقیری بغیر قناعت کے رتبہ بغیر تواضع کے جہاد نفس بغیر
توفیق کے دفعیہ تشنگی بغیر آب خنک کے حاصل نہیں ہوتی عالم جو مسئلہ نہ بتلائے
علم جسپر عمل نہ کیا جائے راے جو پسند نہ کیجائے ہتیار جو استعمال میں نہ لایا
جائے مسجد جسمیں نماز نہ پڑہی جائے مصحف جسمیں تلاوت نہ کیجائے مال جسمیں
زکوٰۃ نہ دیجائے گھوڑا جسپر سواری نہ کیجائے۔علم زہد جو دنیا طلب کے پاس ہو

طولِ عمر جسمین زادِ آخرت مہیا نہ ہو نافع نہین علم اچھی میراث ہے ادب اچھا پیشہ ہے۔ تقوی اچھا توشہ ہے عبادت اچھی متاع ہے حسنِ اخلاق اچھا ہمنشین ہے۔ حلم اچھا وزیر ہے قناعت اچھی تونگری ہے توفیق اچھی مدد ہے۔ علم صالح اچھا رہبر ہے۔ موت اچھا ادیب ہے فَاعۡتَبِرُوا یَااُولِی الۡاَبۡصَار جسنے اون صفات کو اختیار کیا دنیا و دین مین کام اپنا بنا لیا حق تعالی کے ساتھ صدق نفس کے ساتھ قہر خلق کے ساتھ انصاف بزرگون کے ساتھ خدمت خوردون کے ساتھ شفقت درویشون کے ساتھ سخاوت دوستون کے ساتھ نصیحت دشمنون کے ساتھ حلم عالمون کے ساتھ تواضع۔ جاہلون کے ساتھ خاموشی ع جوابِ جاہلان باشد خموشی

رباعی غم چند خوری زِ کار نا آمدہ پیش کز رنج ست نصیبِ مردم دور اندیش خوش باش جہان تنگ مکن بر دلِ خویش کز خوردنِ غم قضا نگردد کم و بیش

اے نور العینین ہماری روح کو ہمیشہ ایصال ثواب سے خوشنود رکھنا فقیر کو اپنے
خدائے پاک سے امید قوی ہے کہ تمکو توفیق نیک عطا کریگا اور تمھارے
نیک افعال کا ثواب جو تم فقیر کی روح کو ایصال کروگے وہ فقیر کی روح کو
پہونچاویگا خدا تعالی تم سے راضی و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ
و ذریاتہ وسلم تم سے خوشنود رہیں دیکھو یہہ آخری نصیحت ہے جو فقیر تمکو بکرار
کرتا ہے دنیوی ضرورتیں جہان تک ہوسکے دن بدن کم کئے جانا کیونکہ یہی
جال جنجال بلکہ کنجال ہے جو دنیوی اشغال اور اوسکی محبت کے قید دوام سے
نکلنے نہیں دیتا ورنہ پچتاؤگے پچتاؤگے ؎ یک نکتہ بس است اگر شعور است ترا
ورنہ چو چراغ پیش کور است ؎ خود بینی و خود نمائی ترا دو بند است زاین یک سخن
من بہتر از ہزار پند است فقیر کو اپنی عمر کے لحاظ سے کوئی تمنا ساتھ نہ
لیجانی چاہیئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی حِلْمِہٖ بَعْدَ عِلْمِہٖ وَعَلٰی عَفْوِہٖ بَعْدَ قُدْرَتِہٖ

تمام خواہشات سے دل پاک وصاف ہے اللہ بس باقی ہوس پہر بھی یہی
کہتا ہون کہ ہمیشہ امور مندرجۂ ہذا کی پابندی کا خیال مدنظر رکھکر اسکو اپنے
لئے کارنامۂ ہدایت بناوگے تو انسان کامل بن جاوگے اور دامن مقصد کو
گل کامیابی سے پُر کرلوگے ورنہ تم بھی وہی حسرت ساتھ لیجاؤگے جو
فقیر اس وقت لیجارہا ہے ۵ بدنیا توانی کہ عقبیٰ خری ؛ بخر جان من
ورنہ حسرت بری ۵ یاد داری کہ بوقت زادن تو ؛ ہمہ خندان بدند
تو گریان ؛ آنچنان زی کہ بعد مردن تو ؛ ہمہ گریان بوند تو خندان رباعی
این دنیا کا خانہ ات عقبیٰ ہم ؛ اینجا حکم تو نافذ است آنجا ہم ؛ امروز چو
پردہ پوشی من کردی ؛ یارب ندری پردۂ من فردا ہم ؛ جناب امیر المومنین
حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین کہ اُنظُر الی ما قال ولا تنظُر الی
مَن قال ؛ یعنے جو کہا گیا اسکو دیکھہ کون کہتا ہے اسکو نہ دیکھہ اگر فقیر کی

یہہ تحریر بطور خود ہے تو نظر انداز کرو اور اگر خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے
احکام کی بنیاد پر ہے تو اعلیٰ علی اعلیٰ پر نظر رکھو ۔ تو نگری بمال است
پیش اہل کمال نہ کہ مال تا لب گور است بعد از ان اعمال نہ من آنچہ شرط بلاغ است
با تو میگویم نہ تو خواہی از سخنم پند گیر و خواہ ملال نقل ہے کہ ایک وزیر بہلول
دانا بادشاہ ہارون رشید کے پاس آیا اوسکو متفکر دیکھکر کہا کہ سبب
اتنی فکر کا کیا ہے ہارون رشید نے کہا کہ دنیا کی بیوفائی سے فکرمند ہوں
ہمیشہ بر لب خوارہ این سخن جار است نہ کہ اوج مردم دنیا دولت
نگون سار است نہ بہلول نے کہا کہ تجھکو یہہ اندیشہ نکرنا چاہیئے کیونکہ
دنیا اگر وفادار ہوتی تو یہہ بادشاہت تجھہ تک نہ پہونچتی ۔
اعتبار سے نیست قدسی طائر اقبال را ۔ این کبوتر ہر زمان مشتاق بام دیگر است
ہاں رہی دنیا سچ ہے جو کچھ کہ جناب رسالت مآب خلاصہ موجودات

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تیری تعریف فرمائی کہ اَلدُّنْیَا زُوْرٌ لَا تُحَصِّلُ
اِلَّا بِالزُّوْرِ اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ وَّ طَالِبُوْہَا کِلَابٌ ؎ بدنیا دل
نہ بندد ہر کہ مرد است ؎ کہ دنیا سر بسر اندوہ و درد است ؎ بر دبار بگورستان
نظر کن ؎ کہ دنیا شیر مردان را چہ کرد است ؎ تیری بیوفائی ضرب المثل ہے
حدیث حُبُّ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ ؎ تیرا ہر فعل خواب و خیال ہے
وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ؎ این جہان با کس وفاداری
نکرد ؎ داغ حسرت داد و غم خواری نکرد ؎ تیری ہر گھڑی عمر کی قاطع ہے
تیرا لینا عاقبت کا کھو بیٹھنا ہے اور تیرا چھوڑنا عین سرمایۂ ابدی کا
پیدا کرنا ہے اسمین شک نہین کہ تو رابطے اقامت و ثبات سے استقامت
ہے اسمین ایک ہی بات کے مختلف اور متضاد اثر مترتب ہوتے ہین اور
ایک ہی چیز بعض کی خوشی و شادمانی کا موجب ہوتی ہے اور بعض کو

رنج و ملال کا کوئی تیرا ہزار جان سے خریدار ہے کوئی تجھکو آنکھہ اوٹھا کر دیکھتا نہین تیرے نیش کا زخم بے مرہم ہے تجھپر طلاق ابراہیم بن ادہم ہے تو خانۂ محبت و بیدادی ہے راندۂ جنید بغدادی ہے تو جرعہ جان سوز تلخی ہے مہجورہ شقیق بلخی ہے تو مایۂ غفلت و بدنامی ہے ملعونہ بایزید بسطامی ہے تو چھوڑی ہوئی اتقیا کی ہے لی ہوئی اشقیا کی ہے طالب تیرا ذلیل اور اہل عزت کو یہہ آیہ دلیل قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَّالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقَىٰ تجھین تین قبائح ہین محنت سے ہاتھہ آتی ہے خست سے رکھی جاتی ہے حسرت سے چھوڑی جاتی ہے ع دنیا ہیچ است و کار دنیا ہمہ ہیچ محمد بن محمد غزالی امام الوقت نور اللہ تعالی مرقدہ فرماتے ہین کہ دنیا پانچ ضرور توں سے بڑھکر نہین کھانا^1 پینا^2 پہننا^3 خوشبو^4 جماع^5 اسکے نتائج یہہ ہین کہ کھانے مین شہد پینے مین دودہ لباس مین ریشم خوشبو مین مشک جماع مین عورت

انکی اصلیت یہہ ہے کہ شہد مکھی کی قے ہے دودہ لید و خون کا خلاصہ ہے ریشم کیڑے کی پخال مشک ایک خون کا لوتھڑہ ہے جماع پیشاب گاہ مین پیشاب گاہ کا دخول ہے غذا کا انجام پخال دودہ کا پیشاب ریشم کا تکبر خوشبوئی کا ناپائداری عورت کا بیوفائی تو معلوم ہوا کہ ہر کہ بدیہ نماند دل بستگی را نشاید سے منہ دل بریں سرا ناپائدار کہ زسعدی ہمین یک سخن یاد دار کہ مولانا سے چیست دنیا ہمچو حنظل اے لبیب کہ ظاہرش خوب است و در باطن پلید کہ می نماید ظاہرش گر رنگ و بو کہ زہر دارد لیک اندر باطن او کہ باقی ہر دم خیال موت کا پیش نظر رہے کہ جب تک جئے جب تک آدمی مرے کہ رہرو ہمیشہ چاہئے باندہے کمر رہے کہ دنیا وطن نہیں کسی کے لیے رہے سے از ہر چہ بمردگی جدا خواہی شد کہ زان بہ کہ بزندگی جدا باشی از وہ کہ در صورت وفای حیات مستعار و دم ناپائدار باقی پر آئندہ

زیادہ اللہ معنا والسلام علی من اتبع الہدیٰ اب اس دعا پر اس
کو ختم کرتا ہون کہ الٰہی مین معصیت کرتا ہون تیرے دوست محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اندوہگین ہوتے ہین اور تیرا دشمن ابلیس شاد ہوتا ہے فردائے قیامت اگر تو
عقوبت کرتا ہے پہر تیرے دوست اندوہگین ہوتے ہین اور تیرا دشمن شاد ہوگا
الٰہی وہ دو شادیان اپنے دشمن ابلیس کو اور وہ دو اندوہ اپنے حبیب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو نہ دے آخر مین عفو کریگا اول شرمسار نکر رباعی روزیکہ بود
اذا السماء انشقت وانم کہ بود اذا النجوم انکدرت من دامن تو
بگیرم اندر عرصات گویم صنما بای ذنب قتلت رباعی یارب شدہ ام
تبہ بیامرز مرا شد روی دلم سیہ بیامرز مرا درد اکہ بجز گنہ نکردم کاری
بخشندہ ہر گنہ بیامرز مرا فرد اکہ نصیب نیک بختان بخشند قسمی من
رند پریشان بخشند گر نیک آیم مرا از ایشان شمرند ور بد باشم مرا بدیشان بخشند

يَلُوحُ الخَطُّ فِي القِرطَاسِ دَهراً وَكَاتِبُهُ رَمِيمٌ فِي التُّرَابِ ؎

نوشته بماند سیاه بر سفید ؛ نویسنده را نیست فردا امید ؛ ہر کہ بخواند دعا طمع دارم

زانکه من بندہ گنہگارم ؛ حافظ وظیفہ تو دعا گفتن است وبس ؛ در بند

این مباش کہ نشنید یا شنید ؛ اَللّٰهُمَّ اقْذِفْ فِي قَلْبِي رَجَاكَ وَاقْطَعْ

رَجَائِي عَمَّنْ سِوَاكَ حَتّٰى لَا اَرْجُوْ اَحَدًا غَيْرَكَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي

حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُنِي اِلٰى حُبِّكَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى

خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا وَشَفِيْعِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِرَحْمَتِكَ

يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ؛ تحریر فی التاریخ ۱۵ شعبان المعظم ۱۳۶۲ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

راقم آثم پدر دعا گو

محمد عبد العزیز

عفی عنہ واحسن اللہ احوالہ وعاقبتہ آمین

خاتمۂ نسخہ

مضی ما مضی اس علالتِ پُر ملالت مین وصایا خوبتر سے تمکو خبردار
۱۳۲۶
کرنیکا موقع ملا اور اس فرصت کو بھی مغتنمات سے تصور کیا ﻫ
قصد شہرت نبود جامی را لیکن ہمہ نظم آبدار نوشت بہر احباب بر صحیفۂ دہر
نکتۂ چند یادگار نوشت پہلے تو فقیر جانتا ہی کیا ہے قطع نظر اسکے
ﻫ دماغ ایسا نقاہت سے ہے لرزان بسانِ آسیا آب گردان
غشاء جلد و اعصاب و رگ و پئے ہر اک جنجالِ بد مین مبتلا ہے کسی
کچھہ نہ طاقت ہے نہ قوت مصیبت ہے مصیبت ہے مصیبت
پیر و مرشد کے چندروزہ فیض صحبت مین جو کچھہ سُنا تھا گوش خرد
اثرے دارد تمھارے خاطر قیدِ قلم کیا جو کوئی دوست محب عیادت کو
آتا اسکے طبع پر مجبور کرتا ہے چونکہ عزیز الاخلاق فی نصائح الافاق

اسم بامسمّٰی کے صدہا نسخے غذائے کرم کے لئے دہرے ہین حالانکہ حضرت پیر سید محمود صاحب و سید محی الدین صاحب جیلانی فرماتے تھے کہ جب کبھو طبیعت منغص ہوتی ہے تیری مولفہ عزیز الاخلاق کے مطالعہ سے فوراً قلب منور ہو جاتا ہے بدفعات اسکا تجربہ ہو چکا ہے اسکی وجہ کیا ہوگی عرض کیا گیا کہ آپ کے جدا علی کے حکم سے ہی یہہ لاجواب کتاب لکھی گئی ہے دیگر ہیچ افسوس ہے کہ اِس مقبول کتاب کی کوئی خبر تک نہین لیتا لہذا دل فقیر سرد ہوا متواتر تقاضے ہونے لگے اگرچہ اِسمین کوئی ایسی بات نہین ہے ولیکن سہ یک ہنرداری و ہفتاد عیب ای دوست نہ بیند بجز آن یک ہنر تو اسکے طبع پر اصرار بیشمار ہوتا جاتا ہے فقیر کہتا ہے کہ نہ انکار میکنم و نہ اینکار میکنم چنانچہ ایک دوست صمیمی فقیر نے بھی یہہ رقعہ تحریر و ترسیل کیا وہو ہذا۔

مخدومی زاد مجدکم

تسلیم عیادةً حاضر خدمت ہوا وصیت نامہ موسومہ صاحبزادگان
بلند اقبال الموسوم عزیز الآخرة زیر کتابت کا بہت بڑا حصہ بالاستیعاب
دیکھا فی الواقع اسم بامسمیٰ ہے اسکا مضمون ایک بیش بہا نعمت ہے
ہر ہر نصیحت اسکی موتیون مین تولنے اور آب زر سے لکھنے کے قابل ہے
جو کچھہ اسمین ہے منصوص ہے یا احادیث مین آیا ہے یا اقوال اکابرین
دین سے پایا گیا ہے بڑے چھوٹے سب کیلئے از بس مفید ہے صاف
اردو ہونیکی وجہ سے کم عمر لڑکے اور مستورات بھی اس سے مستفید ہو سکتے ہین
مبتدیون کے واسطے اس مین علمی واخلاقی معاش ومعاد دونون طرح
کے فوائد منصور ہین اس نسخہ کے ذریعہ سے آپ نے قوم اور ملک پر بڑا
احسان کیا ہے اور ایک عمدہ بنیاد اخلاقِ حمیدہ و موعظت حسنہ کی

ڈالی ہے فی زمانناکہ ایک طوفان ناولون کا چل پڑا ہے جو سراسر مخرب
اخلاق و محرک خیالات مفسدہ ہے ایسی کتاب کا ہونا تریاق کا کام
دیگا جو دلچسپی اور عارضی مسرت عشقیہ ناولون مین ہوتی ہے وہ پندو
نصائح کی کتابون مین دھونڈے نہین مل سکتی نصیحت ہمیشہ تلخ معلوم
ہوتی ہے لیکن آل اندیشی اور عاقبت بین ایسی ہی کتابون کے مطالعہ سے
دائمی مسرت حاصل کرتے ہین اور ایسی ہی کتابین بگڑے ہوے لوگون
کو راہ راست پر لاتی ہین اِس قسم کی کتابون کی جسقدر زیادہ ضرورت
ہے افسوس ہے کہ بہت ہی کم ہین میری راے مین ہر شریف شخص کے
نزدیک اِسکا اک نسخہ رہنا اسطرح ضرور ہے جسطرح کہ وبائی امراض کے
دفعیہ کیلئے پیش از پیش دوائین رکھی جاتی ہین جس خلوص نیت اور
مذہبی وثوق اور راسخ الاعتقادی سے اسکو آپ نے لکھا ہے ممکن نہین کہ

سچی بات دل پر کالنقش علی الحجر نہو اس نسخہ کے مطالعہ سے جو فائدہ اور تزکیہ نفس کا
ہوگا دعا ہے کہ خداوند تعالی و تقدس آپ کو اسکا اجر دین و دنیا دونون جہان مین
خاطر خواہ دے اور قوم کے وہ لوگ جو بھٹک رہے ہین دیکھین کہ مذہب اسلام مین کیسی
اعلی درجہ کی تعلیم اخلاق و طرز معاشرت ہے اور کس درجہ سچائی اور راستبازی
اسمین کوٹ کوٹ کر بھری ہے مجھے امید ہے کہ اسکو آپ بالضرور طبع و شائع فرمائینگے
کہ بیشک یہہ (**تواریخ عزیزیہ**) ہے بعد طبع ایک سو نسخہ مہربانی سے دوست احباب
۲۶ ۱۳ھ
کے تقسیم کے لئے نیازمند دیرینہ کے نزدیک لطف ارسال فرمائیگا جو کچھ قیمت ہوگی
گذران دی جائیگی جزاکم اللہ احسن الجزا فقط قطع نظر ان تمام تقاضون کے عالم رویا
خاکسار بشیر الدین احمد دوم ذیقعدہ
مین بھی اسکے طبع و تشہیر کی نسبت آگاہ کیا گیا ہون لہذا بعد ملاحظہ و صوابدید مرجع عالم
پیر و مرشدم مدظلہ تم اسکو طبع و مشتہر کرنا ۵ صبح پیری سید مدا خردمے ہشیار شو
خواب نیکو نیست در وقت سحر بیدار شو ۔ و آخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین ۔ تمت بالخیر و العافیۃ

آفتاب سراپا تنویر سالکِ مسالکِ طریقت ہادی مراحلِ شریعت خلاصۂ دودمانِ مصطفوی چراغِ شبستانِ بزمِ مرتضوی ساریِ اسرارِ وحدۃ الوجود شاربِ مشاربِ شہود عارجِ معارجِ ایقان دارجِ مدارجِ عرفان پیرِ جوان سیدی و سندی مرجعی حافظ حاجی واعظ حضرت سید عمر علی شاہ صاحب قبلہ قادری حسنی الحسینی اید بالتائیدات الغیبیہ آمین

پروردگارا تیری حمد اس طرح مجھسے ادا ہووے کہ تو خود اپنا ہی آپ حامد ہووے اور نعتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں وہ استغراق ہووے کہ میرے وجود فانی میں وہ باعثِ موجودات نظر آئے بلکہ ظرف و مظروف کا بھی خیال اٹھے اور حقیقتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تمام موجودات میں ساری ہے جلوہ گر ہو جاے

؎ گرچہ صد مرحلہ دور است زپیشِ نظرم ٭ وَجْهُهُ فِي نَظَرِي كُلَّ غَدَاةٍ وَعَشِيٍّ ٭ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَعَلٰى

وَارِثِ حَالِہٖ سَیِّدِیْ سُلْطَانِ الْاَوْلِیَاءِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

بعد حمد و نعت کے خیال آیا کہ اس رسالہ کی اور اس کے مصنف کی کچھ مدح وثنا لکھوں لیکن رسالہ ہی خود اپنے مصنف کا مداح ہے کہ ایسا قال اُسی صاحبِ حال کا ہو سکتا ہے کہ غیر حق سے معرض و رُو گردان ہو اور ہمہ محوِ جمال ذوالجلال ہو سُبحان اللہ لڑکوں کو وصیت اسطرح کی کہ اُنھیں محبت الٰہی سے مالا مال کر دیا اُنکے سینوں کو علومِ معرفت سے بھر دیا یہہ وہ خزانہ ہے کہ جسے نہ چور کی چوری کا خوف ہے نہ صرف کرنے سے کم ہوتا ہے ہر ایک شخص کو چاہئے کہ اپنی اولاد کے لئے ایسا ہی خزانہ چھوڑ جائے جو پشت در پشت تک اُن کے کام آئے خداوندِ عالم مصنف کو جزائے خیر دے اور اُنکی اولاد و احفاد کو اس پر عمل نصیب کرے آمین عمر کان اللہ لہ۔

از عالم با عمل جناب مولوی ابو المظفر محمد سعید الدین صاحب انصاری

الحمد للہ وکفی والصلوٰۃ والسلام علی المصطفٰے وعلی آلہ اہل الصدق والصفا اما بعد مجھکو اس کتاب کے مطالعہ کا شرف حاصل ہوا ما شاء اللہ کیا کتاب ہے (مرغوب جملہ) ۱۳۲۶ھ طریقت کا خلاصہ شریعت کا لب لباب ہے مسلمانوں کیلئے ہادی دین کا حکم رکھتی ہے (باغ ابد بہار وصایا) ۱۳۲۶ھ اللہ تعالیٰ اسکو مقبول عام کرے اور مولف کو دارین مین نیک نام فقط

قطعہ تاریخ

طبعزاد جناب سید احمد حسین صاحب بن غوث نواز جنگ

دست عبد العزیز این رسالہ — چون رقم زد عزیز البرایا

سال انیکو چہ بنوشت احمد — دلکشا خوب نامہ وصایا

۱۳۲۶ھ

تقریظِ شاعرِ شیرین زبان جادو بیان صاحبِ طبعِ سلیم منشی تہنیت علیخان صاحب

بے ثباتیِ دارِ فانی کی یہہ دیتی ہے خبر
ایک حالت پہ نہیں رہتا یہہ دورِ آسمان

صبح کو فصلِ بہاری کے چمن میں تھے مزے
شام کو گلشن میں تھی رونق فزا بادِ خزان

بلبلِ شوریدہ سر بیٹھی تھی گل جس شاخ پر
آج اوس میں ایک پتے کا نہیں نام و نشان

جا بجا تھے وجد میں طاؤسِ رقصان جس جگہ
آج دیکھا غور سے جا کر تو تھا ہو کا مکان

خیرہ چشمی نرگسِ شہلا کی سب جاتی رہی
نام کو باقی نہیں اوسکی کہیں سر مستیان

کالی کالی کل جہان گھنگھور چھائی تھی گھٹا
ہلکا ہلکا ابر تھا کل جس جگہ گوہر فشان

بھینی بھینی عطر افشان تھی جہان بادِ بہار
بلبلِ نالان وہان ہے آج سرگرمِ فغان

تشنہ کامی آبِ حیوان پر سکندر کو رہی
خضر کو بخشی گئی رحمت سے عمرِ جاودان

بھولتے تھے جو سلیمانِ زمانہ آپ کو
کر دیا پیرِ فلک نے اونکو مورِ ناتوان

بامِ جم ہے ہائے سے آئینۂ اسکندری
قصرِ کسری پر فقط اک بوم ہے نوحہ کنان

دولتِ طغرل کہان اور شانِ سلجوقی کدہر
اب نہ کچھ اوسکا پتہ ہی اور نہ کچھ اسکا نشان

دیکھی باقی ہین دنیا مین نہ سامانی کہین
موت کے پنجے سے پا سکتا نہین کوئی امان

کارخانہ ہے فنا کا ہستیٔ ناپایدار
ہان مگر رہتی ہین باقی بعد مردن نیکیان

سامنے میرے دہری ہے اک کتابِ لاجواب
نیکیون کا آئینہ ہے اور مجسم خوبیان

ہے مضمون اک نصیحت کا کہ جسکو دیکھکر
کانپنے لگتے ہین لڑکے خوف کھاتے ہین جوان

آخرۃ کا اک ذخیرہ ہے یہہ دار الآخرۃ
اسکے اک اک حرف مین پنہان ہین سو نیرنگیان

مژدہ دیتی ہے گنہگارون کو توبہ کا کبھی
ہی ریاکارون کی طاعت پر کبھی نفرین کنان

پارساؤن سے یہہ کہتی ہے نہ اترانا کبھی
کر نہ دینا عمر بھر کی بندگی کو رایگان

انتخاب بے مثال ایسا کبھی دیکھا نہین
بند کوزہ مین کیا ہے ایک بحر بیکران

اسکے ہر ہر لفظ پر دل نذر دیتے ہین ملک
اسکی ہر ہر سطر پر قربان حوران جنان

انتخاب نسخۂ دین مولوی عبد العزیز
متقی و پارسا و زاہد و معجز بیان

کسقدر تکلیف فرمائی گوارا آپنے
آپنے سر پر جو لیا تالیف کا بارِ گران

کیون نہ مقبولِ خلائق ہو مولف کی کتاب
یا خدا دُنیا مین ہوتے ہین بھلا ایسے کہان

ہین مُخاطب عبدِ رحمٰن احمد عبد اللہ سے
آپکے لختِ جگر دونون ہین اور آرامِ جان

ہے حقیقت مین یہہ منشا اِس وصیت کا کہ قوم
لے سبق عبرت کا اِس سے اسکو سمجھے حرزِ جان

بندہ پرور شاہِ آصف مہربان اوسکا وزیر
شہریار ایسا سخی دستور ایسا قدردان

شاہِ آصف کا ہے سایہ سایۂ فضلِ خدا
شاد کی تدبیر سے ہے مُلک سارا شادمان

علم کا چرچا ہے اور ذی علم پاتے ہین صلہ
رُبعِ مسکون مین کہان ہے آج کل نصفِ جہان

شاہ سے اور شاد سے اُمید ہوتی ہے قوی
ہو نہین سکتی مولف کی یہہ محنت رائگان

داخلِ تعلیم ہوگی یہہ کتابِ دلپذیر
قوم کی جاتی رہیگی غفلتِ خوابِ گران

گرچہ مین کیا اور میری رائے کی وقعت ہے کیا
مین ہون اک بندون مین شہ کے کمترین بندگان

غنچۂ دل بادِ صرصر سے ہے مرجھایا ہوا
ہے زمانہ سب مخالف اور دشمن آسمان

سخت جب یاد نہو تو کام کچھ آتا نہین — فلسفی ہو ہندسی ہو یا ہو بقراطِ زمان

ایک دل اور اوسمین سو آرزؤن کا ہی خون — ایک سر اور اوسمین سو دے ہین ہزارون ہی نہان

بے سبب دشمن بنا ہے آسمانِ کینہ جو — کچھ سمجھ مین ہی نہین آتی ہین اوسکی شوخیان

عمر بھر کی جان فشانی خاک مین سب ملگئی — اوسکے بدلے مین ملی ہین کیڑون رسوائیان

دل کو ہے معلوم میرے یا خدا کو علم ہے — بندگی مین رات دِن جو جو اٹھائین سختیان

کیا خبر تھی انقلابِ آسمان ہو جائیگا — میری محنت کے ثمر ہونگے نصیبِ دشمنان

تجھ سے ہی فریاد میری اے خدائے ذوالجلال — جانتا ہے تو سبھی ہو آشکارا یا نہان

انبیا کے واسطے اور اولیا کے واسطے — اور صحابہ کے تصدق مین جو ہین با عز و شان

آلِ احمد کے طفیل اور سب امامون کے طفیل — شاہ کو مسرور رکھ اور شاد کو رکھ شادمان

ہو کشاکش سے صمیمؔ خستہ دل کو بھی نجات — اور مولف ہون تمناے دلی پر کامران

قوم کو زندہ کیا اور قوم پر احسان کیا — واہ واہ کیا بات ہی اے باکمالِ نکتہ دان

تمت

(بقلم کج مج رقم کمترین محمد حسین عفی عنہ امیدوار دفتر مجلس سرکار عالی)